



مدارس میں غیر نصابی سرگرمیاں

طلباء کے سماجی اور تعلیمی رجحانات کا ایک جائزہ



PAK INSTITUTE FOR PEACE STUDIES (PIPS)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : مدارس میں غیر نصابی سرگرمیاں
طلباء کے سماجی اور تعلیمی رجحانات کا ایک جائزہ
مرتبین : محمد اسماعیل خان، صفدر سیال،
سبوح سید، مجتبیٰ راٹھور، محمد یونس
اشاعت : جنوری 2018ء
ترتیب : زی گرافکس
قیمت : 100 روپے
تعداد : 1000
صفحات : 132
مطبع : بی پی ایچ پرنٹرز، لاہور
ISBN: 978-969-9370-30-4

تقسیم کار

Narratives

پوسٹ بکس نمبر 2110، اسلام آباد

فون: 051-8359475-6

ای میل: pips@pakpips.com

ویب سائٹ: www.pakpips.com

مدارس میں غیر نصابی سرگرمیاں
طلباء کے سماجی اور تعلیمی رجحانات کا ایک جائزہ

مرتبین:

محمد اسماعیل خان (سینئر پروجیکٹ منیجر)

صفدر سیال (جوائنٹ ڈائریکٹر)

سبوح سید (تحقیقی نمائندہ)

مجتبیٰ راٹھور (تحقیقی نمائندہ)

محمد یونس (تحقیقی نمائندہ)

زرغونہ عالم (ڈیٹا آپریٹر)

پاک انسٹی ٹیوٹ فار پیپس سٹڈیز

اسلام آباد

فہرست

| | |
|------------------------------------|-----|
| پیش لفظ | |
| تلخیص | 09 |
| تعارف | 11 |
| منہج تحقیق | 15 |
| کلیدی حاصلات | 19 |
| تجاویز و سفارشات | 25 |
| اعداد و شمار کا جائزہ | 31 |
| طلبہ کے اعداد و شمار کا جائزہ | 31 |
| اساتذہ کے رد عمل کی تریسی نقشہ کشی | 89 |
| تصویر خانہ | 107 |
| ضمیمہ | 111 |
| سوالنامہ برائے طلباء | 111 |
| سوالنامہ برائے اساتذہ | 121 |
| مدارس کی فہرست | 131 |

یہ نتائج مدارس کے ماحول کے سبب طلبہ میں بنیاد پرستی کے رجحانات جنم لینے کے مذکورہ بالا مفروضے پر نظر ثانی اور اس کی اصلاح کا تقاضا کرتے ہیں۔ ان سے نہ صرف نصابی اصلاحات کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے بلکہ یہ بنیاد پرستی، نصاب، فرقہ واریت اور حتیٰ کہ تعلیم جیسے تصورات پر از سر نو غور کے بھی متقاضی ہیں۔ تمام نظام ہائے وفاق اور ان کا نصاب ریاستی تعلیمی پالیسی کا حصہ ہے اور مروجہ نظام تعلیم میں سے کچھ مضامین کو نصاب مدارس میں شامل کرنے سے مدارس کے ماحول میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

اس مطالعے سے مروجہ نظام تعلیم میں مدارس کے مفروضی و مبینہ کردار پر نظر ثانی کی تجویز بھی سامنے آتی ہے۔ یہ زوداد واضح کرتی ہے کہ مدارس کا نصاب تعلیم عامہ کی بجائے مخصوص پیشہ وارانہ سماجی ضروریات کو مد نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔ اس خیال پر بھی از سر نو سوچنے کی ضرورت ہے کہ طلبہ مدارس زمانہ حال کی سماجی ضروریات کا ادراک نہیں رکھتے۔ مدارس کے مروجہ تعلیمی نظام کو تعلیم عامہ کی ذمہ داری نہیں سونپی جاسکتی، یہ ان کے مقصد سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اگر مدارس کو تعلیم عامہ میں اہم کردار ادا کرنا ہے تو یہ مطالعہ دو اہم نکات کی نشاندہی کرتا ہے، اول یہ کہ طلبہ مدارس عام پاکستانی نوجوانوں ہی کی طرح ہیں اور ان کی سماجی دلچسپیاں ایک جیسی ہیں اور دوم یہ کہ مدارس میں اساتذہ زیادہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

یہ مطالعہ اساتذہ مدارس اور دیگر اداروں میں مختلف مضامین کے اساتذہ کے مابین ربط و تعلق کی تجویز پیش کرتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہ طلبہ مدارس اور دیگر عصری اداروں کے طلبہ کے مابین رابطے کے زیادہ مواقع پیدا کرنے چاہئیں۔ اس طرح کے ذاتی تعلقات پاکستان میں دینی و عصری اداروں کے طلبہ و اساتذہ کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوں گے۔ اس تحقیق میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ نصاب، تعلیمی دورانیے اور طلبہ کی عمر کے حوالے سے مدارس کے تعلیمی نظام کا رسمی تعلیمی نظام سے تقابل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ طلبہ مدارس کے دوسرے محکموں اور تعلیمی اداروں میں خدمات سرانجام دینے سے پہلے ان کی فنی تربیت کے لیے

پیش لفظ

پاک انسٹی ٹیوٹ فار پیس سٹڈیز، اسلام آباد کے زیر اہتمام شائع ہونے والی یہ زوداد طلبہ مدارس کی غیر نصابی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتی ہے، جو مدارس کے تعلیمی نظام کا اہم، مگر نظر انداز کیا گیا پہلو ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا مدرسے کے بند ماحول میں طلبہ مدارس کی یہ سرگرمیاں ان میں بنیاد پرستی کی وجہ تو نہیں ہیں؟ یہ مفروضہ قائم کیا گیا ہے کہ مدارس چونکہ رہائشی تعلیمی ادارے ہیں، جہاں رہنے والے طلبہ معاشرے سے الگ تھلگ رہتے ہیں، جس کے باعث مدرسہ کا ماحول پوری طرح ان کو اپنے حصار میں لیے رکھتا ہے۔

اس تحقیق سے ایک طرف تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ طلبہ اپنے اساتذہ کو پسند کرتے ہیں، ان کے علم و عمل کے معترف اور ان کا حد درجہ احترام کرتے ہیں۔ طلبہ اور ان کے اساتذہ اپنے نصاب سے مطمئن ہیں اور ان کے مطابق وہ ان کے سماجی تعلقات پر کوئی قدغن نہیں لگاتا۔ درحقیقت وہ سماجی ذرائع ابلاغ و اخبارات سے بھی جڑے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی پسندیدہ شخصیات یا کالم نگاروں میں مخصوص مذہبی یا مسلکی پہچان رکھنے والی شخصیات شامل نہیں ہیں بلکہ یہ پسندیدگی عوامی رجحانات سے ہم آہنگ ہے۔

یہ مطالعہ مزید وضاحت کرتا ہے کہ طلبہ کی پسندیدہ کتب یا موضوعات میں مسلکی رنگ نہیں جھلکتا اور وہ فقہ یا عقائد کے اسباق کی بجائے قرآن، تفسیر، حدیث اور اصول حدیث کے مضامین میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

متعلقہ مضامین پڑھانے کی ضرورت بھی تجویز کی گئی ہے۔ مدارس سے فارغ التحصیل طلبہ، جو دیگر اداروں میں معلمانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں، تعلیمی اداروں کے طلبہ اور اساتذہ کے مابین فکری تقسیم کا باعث بنے ہیں۔

یہ رُوداد معیاری اور مستند تعلیم کے تصورات سے متعلق اہم سوالات اٹھاتی ہے جو عصری تعلیمی اداروں اور دینی مدارس کے مابین نصاب، مذہبی تعلیم اور طرز تدریس کے حوالے سے مختلف مفاہیم رکھتے ہیں۔ اس تحقیق نے نئی تعلیمی پالیسی کے طور پر تعلیمی نظام کی تشکیل نو میں ریاستی کردار کے حوالے سے نئی بحث کا آغاز کیا ہے، جو مدارس اور دیگر تعلیمی اداروں کے لیے یکساں حیثیت کی حامل ہو اور جو دنیا بھر میں عالمی، سیاسی اور سماجی سطح پر مذہب کے کردار، جدید سماجی ساختہ، ازدیاد و تنوع اور قومی و مذہبی پہچان جیسے اہم سوالات کے بارے میں طلبہ کی فکری رہنمائی اور خواندگی جیسی بنیادی ضروریات کی تکمیل میں اعانت کا فریضہ سرانجام دے سکے۔

ڈاکٹر خالد مسعود

سابق سربراہ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

ہے۔ ایک ہی جیسا نصاب پڑھنے کے باوجود بھی طلبہ مسلکی مدارس سے باہر نہیں نکل سکتے۔ وہ بلاشبہ ایک ہی چیز پڑھتے ہوں، مگر اس چیز کے تفصیلی تجزیے کے لیے وہ اپنے مسلک کے علماء سے رجوع کرتے ہیں اور وہ انہیں علماء کو وہ اپنے لیے قابل عمل نمونہ بھی سمجھتے ہیں۔ ان کے سیاسی نظریات پر بھی مسلکی چھاپ نظر آتی ہے، باوجود اس کے کہ بعض بڑے مسالک میں علاقائی تنوع بھی موجود ہے۔

رسی یا غیر رسی، ہر دو طرح کے مکالموں میں طلبہ کی دلچسپی کے موضوعات میں تعلیمی اور مذہبی مسائل سر فہرست ہیں۔ خاص افراد سے طلبہ کی عقیدت ان کے علم و مرتبے کے سبب ہوتی ہے۔ طلبہ ان کا اس درجے احترام کرتے ہیں کہ چھٹی کے اوقات میں بھی حد ادب کے باعث طلبہ اور اساتذہ کے درمیان فاصلے حائل رہتے ہیں۔

بیشتر معاملات میں طلبہ مدارس کے ذہن میں موجود برائی، اچھائی کے تصورات عام سماج سے مطابقت رکھتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر افراد قومی روزناموں کے قاری اور مقبول کالم نگاروں کے مداح ہیں، اور سماجی ویب سائٹس کا باقاعدگی سے استعمال بھی کرتے ہیں۔ ایک ہی مکتب فکر کے طلبہ کے مابین اس حوالے سے تنوع بھی پایا جاتا ہے۔

یہ مطالعہ طلبہ مدارس میں منطق اور فلسفہ جیسے مضامین میں دلچسپی بڑھانے کی ضرورت پر زور دیتا ہے، جو پہلے ہی مدارس کے نصاب میں شامل ہیں۔ ایسا کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ متنوع تاریخی تشریحات کو ان کے سامنے رکھا جائے، جس سے طلبہ میں تاریخ سے دلچسپی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اساتذہ میں سماجی ہم آہنگی کا شعور بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف مسالک کے طلبہ کو ایک دوسرے سے میل جول کے مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں۔

تلخیص

ضرورت اس بات کی ہے کہ تاریخ کو تنقیدی مگر دلچسپ پیرائے میں طلبہ مدارس کے سامنے رکھا جانا چاہیے جو منطق اور علم الکلام، جو پہلے ہی مدارس میں پڑھائے جاتے ہیں، سے مطابقت پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو۔ یہ عمل انہیں محدود ذہنی حصار سے باہر نکل کر غور و فکر کرنے کی جانب مائل کر سکتا ہے۔ ایسے مضامین، اہل مدارس جنہیں نصاب کا حصہ بنانے پر خود کو آمادہ نہیں کر پار ہے، مدارس میں متعارف کرانے کی ضرورت کے بنا طلبہ کو نہ صرف مدارس کے مخصوص ماحول سے نکالا جاسکتا ہے بلکہ اس عمل سے عقلی و منطقی علوم میں ان کی دلچسپی کو بھی ہمیز مل سکتی ہے۔

مدرسہ ’اصلاحات‘ کی شروعات ہمیشہ اس نکتے سے ہوتی ہیں کہ مدارس کا نصاب بدل دیا جائے۔ پاکستانی حکومتیں طلبہ مدارس میں سائنسی فکر کو پروان چڑھانے کے لیے متعلقہ مضامین کو مدارس کے نصاب کا حصہ بنانے کی لگاتار کوششیں کرتی رہی ہیں۔ 2018 میں بھی یہ کوششیں جاری رہتی نظر آرہی ہیں، مشیر برائے قومی سلامتی کے بقول طلبہ مدارس کو ’قومی دھارے‘ میں لانے کے لیے نوکریوں کے مواقع پیدا کیے جائیں گے۔¹

اگر محض اس بات سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے تو یہ انتہائی خوش آئند ہے۔ اگر طلبہ مدارس کو کسی شے کی ضرورت ہے تو وہ یہ کہ انہیں ایک ہی مسئلے کے مختلف پہلوؤں سے آگاہی فراہم کرنا

1 PIPS انٹرویو: مشیر برائے قومی سلامتی، ایفٹینٹ جنرل (ریٹائرڈ) ناصر خان جموعہ، دسمبر ۲۰۱۷ء، ’پاکستان

سیورٹی رپورٹ، پیپس اینڈ کاتھک سٹڈیز، PIPS، ۲۰۱۸ء

انتہا پسندی کے فروغ میں مدارس کا کردار عرصے سے زیر بحث رہا ہے۔ بیشتر لوگوں کا کہنا ہے کہ مدارس عسکریت پسندانہ سہی، عسکریت پسندانہ اور فرقہ وارانہ اذہان پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اکثر و بیشتر عسکریت پسندی اور دہشت گردی کے واقعات کے بعد مدارس کو فرقہ واریت کو ہوا دینے کی وجہ سے بہت زیادہ تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ 2014 میں آرمی پبلک سکول پر حملے کے بعد بنائے گئے قومی لائحہ عمل (NAP) میں بھی مدرسہ اصلاحات کا تقاضا کیا گیا۔

تاہم اہل مدارس دہشت گردی سے کسی بھی قسم کے ناطے سے ہمیشہ انکار کرتے رہے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ کسی فرد کے عمل کی وجہ سے تمام مدارس کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ بہر حال، عصری جامعات سے فارغ التحصیل طلبہ میں بڑھتے ہوئے بنیاد پرستانہ رجحانات مدارس کے بارے میں عمومی تصور کو شک میں ڈال دیتے ہیں۔ سو یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو فرد ان سرگرمیوں میں ملوث ہے، اس پر گرفت کی جائے نہ کہ باقی ماندہ تمام افراد کو بھی کٹہرے میں کھڑا کر دیا جائے۔ کچھ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ مدارس کے بارے میں حکومتی رویہ دراصل جزوقتی اور رجعت پسندانہ ہے، جیسا کہ مدارس کا اندراج اور نصاب میں کچھ مضامین کی شمولیت کا تقاضا وغیرہ۔ اسی طرح اس مطالعے کے ایک مبصر نے سوال اٹھایا کہ ہمارا موجودہ نظام تعلیم بھی طلبہ میں اچھے اور برے سے متعلق مخصوص تصورات کو فروغ دینے کا باعث ہے، تو کیا یہ بنیاد پرستی کی طرف مائل کرنا نہیں ہے؟

ایک چیز تو بالکل واضح ہے کہ مدارس اور تعلیم کا معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے، اور اس موضوع کو باریک بینی سے سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

اس تحقیق کے دوران بارہا یہ بات مشاہدے میں آئی کہ تمام مدارس میں جو چیز مشترک ہے، وہ یہ کہ ان پر مسلکی چھاپ بہت نمایاں ہے۔ ہر ایک مدرسہ کسی نہ کسی مسلک کے وفاق سے ملحق ہے اور یہ بات زیادہ وضاحت طلب نہیں ہے کہ مدارس کے طلبہ بھی اسی مسلکی رجحان کے ساتھ

تعارف

پاک انسٹی ٹیوٹ فار پیس سٹڈیز (PIPS) کے زیر اہتمام کی گئی اس تحقیق میں طلبہ مدارس کی چھٹی کے اوقات کی دلچسپیوں، بشمول ہم نصابی سرگرمیوں کی عکاسی کرنے اور یہ جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے کہ آیا ان کی یہ سرگرمیاں طلبہ میں بنیاد پرستانہ رجحانات کے فروغ کا باعث ہیں کہ نہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کے عمومی ذہنی رجحانات پر غور کیا گیا ہے تاکہ مدارس کے تعلیمی نظام میں موجود خامیوں، جن کے باعث طلبہ میں فرقہ وارانہ اور بنیاد پرستانہ رجحانات فروغ پاتے ہیں، کی اصلاح کے لیے ٹھوس لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے۔

یہ رُوداد 2016 میں اسلام آباد اور پشاور کے 5 مدارس پر کی گئی آزمائشی تحقیق کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے۔ 2017 میں اس تحقیق کا دائرہ کار پورے ملک تک بڑھا دیا گیا اور ایک سوالنامے کے ذریعے تقریباً ملک بھر سے 43 منتخب مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کی دلچسپیوں اور ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد چھٹی کے اوقات میں طلبہ مدارس کی دلچسپیوں اور ہم نصابی سرگرمیوں سے متعلق آگاہی حاصل کرنا تھا۔ یہ اس مفروضے کی بنا پر کی گئی کہ یہ ضروری نہیں کہ طلبہ مدارس کو پڑھائی گئی کتب کے سبب ان میں بنیاد پرستانہ رجحانات جنم لیتے ہیں، بلکہ یہ ممکن ہے کہ طلبہ کا مذہبی تعلیمات کے بارے میں رویہ اور ان کی ہم نصابی سرگرمیوں کی نوعیت بھی اس حوالے سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۲ مجتبیٰ راٹھور، 'مدرسہ: بحث و مباحثہ'، کانفلکٹ اینڈ پیس سٹڈیز، ۲۰۱۵ء، (۱)

پروان چڑھیں گے۔

ان مباحثوں کے پیش نظر اس تحقیق کا ڈول ڈالا گیا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ چھٹی کے اوقات میں طلبہ مدارس کی دلچسپیاں کس نوعیت کی ہوتی ہیں اور ان سرگرمیوں کا طلبہ میں بنیاد پرستانہ رجحانات کے فروغ میں کس قدر کردار ہے۔

| | |
|-----|----------|
| 3 | لودھراں |
| 3 | مانسہرہ |
| 3 | مستونگ |
| 9 | میرپور |
| 17 | ملتان |
| 4 | نوشہرہ |
| 15 | پشاور |
| 12 | کوئٹہ |
| 7 | راولپنڈی |
| 1 | شکارپور |
| 135 | کل: |

صوبائی بنیادوں پر طلبہ کی تقسیم:

| تعداد | صوبہ |
|-------|-------------------|
| 29 | خیبر پختونخوا |
| 43 | پنجاب |
| 29 | سندھ |
| 15 | بلوچستان |
| 9 | آزاد جموں و کشمیر |
| 6 | گلگت بلتستان |
| 4 | اسلام آباد |
| 135 | کل: |

منہج تحقیق

ہمہ قسم سرگرمیوں کا احاطہ کرنے کے لیے ادارے نے ملک بھر کے مختلف مسالک سے وابستہ 43 مدارس کے تقریباً 135 طلبہ اور 89 اساتذہ کار دو میں تحریر شدہ سوالنامے کے ذریعے مفصل مطالعہ کیا۔ (دیکھیے: ضمیمہ A، ضمیمہ B)

ملک بھر کے 18 اضلاع میں قائم تمام مسالک سے منسلک مدارس کے اساتذہ اور طلبہ نے اس سوالنامے کو پُر کیا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: ضمیمہ C) نیچے ضلعی، صوبائی اور مسلکی بنیادوں پر جائزے میں شریک طلبہ کے اعداد و شمار دیے گئے ہیں:

ضلعی بنیادوں پر طلبہ کی تقسیم:

| ضلع | تعداد |
|-----------------------|-------|
| ایبٹ آباد | 3 |
| اسلام آباد (بارہ کوہ) | 4 |
| ڈیرہ اسماعیل خان | 4 |
| گلگت (گلگت بلتستان) | 6 |
| کراچی | 24 |
| خیبر پور | 4 |
| لاہور | 16 |

مسلكى بنيادوں پر طلبہ كى تقسيم:

| تعداد | مسلك |
|-------|--------------|
| 49 | ديوبندى |
| 41 | بريلوى |
| 23 | شيعه |
| 16 | اہل حدیث |
| 6 | جماعت اسلامى |
| 135 | كل: |

مدرسے کے طلبہ لاہور کے علاوہ پنجاب کے دیگر علاقوں، جیسا کہ فیصل آباد اور قصور سے بھی تعلق رکھتے تھے۔

بیشتر طلبہ اپنے ہی اضلاع یا پھر متصل اضلاع میں قائم مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ترقیاتی حوالے سے قصور اور فیصل آباد لاہور سے کئی درجے نیچے ہیں اور یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ زیادہ تر طلبہ نسبتاً پسماندہ علاقوں سے سفر کر کے ترقیاتی حوالے سے مستحکم شہروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

لیکن ایک قابل ذکر تعداد ایسے طلبہ کی بھی ہے جو نسبتاً مستحکم اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں، مگر تعلیم کے حصول کے لیے پسماندہ علاقوں کا رخ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ڈیرہ اسماعیل خان میں قائم جامعہ سراج، جہاں جنوبی پنجاب کے متصل اضلاع کے طلبہ زیر تعلیم ہیں، جبکہ جنوبی پنجاب کے یہ اضلاع ڈیرہ اسماعیل خان کی نسبت مستحکم اور بہتر ہیں۔

ایک حد تک طلبہ کے آبائی صوبوں کا بھی عمل دخل رہتا ہے۔ سماجی ذرائع ابلاغ سے واسطہ نہ رکھنے والے زیادہ تر طلبہ، بہاولنگر، بنگلہرام، گلگت، اور قصور کے چھوٹے قصبوں اور درواز علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

نصابی، ہم نصابی وغیر نصابی سرگرمیاں

بیشتر طلبہ کا کہنا تھا کہ ان کے نصاب میں کوئی ایسا مواد موجود نہیں جو انہیں مخالف مسلک یا عقیدے کے افراد سے میل جول سے منع کرتا ہے۔ بہت قلیل تعداد ایسی بھی تھی، جن کا جواب ہاں میں تھا اور انہوں نے اپنے جواب کی توثیق کے لیے اقلیتوں کے عقائد کا حوالہ دیا۔

طلبہ کی کثیر تعداد اپنے نصاب سے انتہائی مطمئن تھی اور انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہمارا نصاب ہماری فکری نمو کرنے کے ساتھ ساتھ ہماری مذہبی اور تعلیمی ضروریات پوری کرتا ہے۔ یقیناً کچھ طلبہ نے اس سے مختلف آراء کا اظہار کیا تاہم وہ اس کی کوئی وجہ بتانے سے قاصر رہے اور ایسے طلبہ میں سے بیشتر کی عمر 20 سال سے کم تھی۔

کلیدی حاصلات

ذیل میں ملک بھر سے تمام مسالک کے نمائندہ 43 مدارس کے 135 طلبہ کے مطالعے کے نتائج دیے گئے ہیں۔

شخصی پس منظر

جن طلبہ کا جائزہ لیا گیا، ان کی عمریں 18 سے 25 سال کے درمیان تھیں۔ بیشتر طلبہ اپنے پیدائشی صوبوں یا انتظامی اکائیوں میں قائم دینی اداروں میں ہی زیر تعلیم تھے۔ مثلاً پنجاب سے تعلق رکھنے والے طلبہ پنجاب اور خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے طلبہ خیبر پختونخوا میں قائم مدارس میں زیر تعلیم تھے۔

تاہم کچھ طلبہ دیگر صوبوں میں بھی زیر تعلیم تھے، مگر قریبی صوبوں میں جیسا کہ سندھ کے طلبہ بلوچستان، پنجاب کے خیبر پختونخوا اور خیبر پختونخوا کے پنجاب کے مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ لیکن زیادہ تر یہ طلبہ دوسرے صوبے کے متصل اضلاع سے تعلق رکھتے تھے۔

ایسے طلبہ بھی تھے جو اپنے آبائی صوبے سے بہت دور تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جیسا کہ گلگت بلتستان کے طلبہ کراچی جیسے دور افتادہ شہر کے مدارس میں داخلہ لیے ہوئے تھے۔ تاہم اس بارے کچھ کہنا مشکل ہے کہ ان طلبہ کے خاندان گلگت بلتستان میں رہائش پذیر ہیں یا وہ بھی کراچی میں مقیم ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی دیکھنے میں آئی کہ اپنے ہی صوبے میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ ضروری نہیں اسی شہر کے رہائشی ہوں، جہاں ان کی مادر علمی قائم ہے۔ لاہور میں قائم ایک

باوجود اس کے کہ مدارس کا تعلیمی نصاب دوسرے مسالک سے تعلق نہ رکھنے پر مجبور نہیں کرتا لیکن طلبہ کی اکثریت بین المسالک تعلقات رکھنے سے اجتناب کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد ایسے طلبہ کی تھی جو سماجی ویب سائٹس پر اپنے ہم مدرسہ اور ہم جماعت ساتھیوں سے دوستی رکھتے ہیں اور پھر بالترتیب دوسرے مدارس کے طلبہ و اساتذہ، دوسرے مسالک اور دیگر عقائد رکھنے والے افراد سے دوستی کی شرح خاطر خواہ کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

مدارس کے نصاب میں شامل مضامین میں طلبہ کا اکثریتی رجحان منطق، فلسفہ، علم الکلام اور مطالب و مفہم کے بجائے قرآن، حدیث اور اصول حدیث کی جانب دیکھا گیا ہے۔ جبکہ شیعہ مکتب فکر میں یہ رجحان باقی ماندہ مکاتب فکر کے طلبہ سے مختلف نظر آتا ہے۔

نصابی مضامین کے علاوہ زیادہ تر طلبہ کی دلچسپی تاریخ کے مضمون میں دیکھنے کو ملی، جبکہ کچھ طلبہ نے کمپیوٹر میں بھی دلچسپی ظاہر کی۔

20 فیصد طلبہ کا کہنا تھا کہ ان کے مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں میں انھیں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ استعمال کرنے کی اجازت میسر ہے۔ جبکہ بیشتر نے اس حوالے سے کھیلوں کا ذکر کیا۔ طلبہ کی اکثریت نے کہا کہ ان کے مدارس میں مکالموں اور مباحثوں کا باقاعدہ اہتمام کیا جاتا ہے۔ تمام مکاتب فکر کے بیشتر طلبہ تقریر و وعظ کو اظہار رائے کا پسندیدہ ذریعہ کہتے ہیں۔

جن موضوعات پر مباحثے یا مکالمے منعقد ہوتے ہیں، وہ زیادہ تر تعلیم اور مذہب سے متعلق ہوتے ہیں۔ یہی موضوعات طلبہ کے مابین اور طلبہ اور ان کے اساتذہ کے مابین زیادہ زیر بحث لائے جاتے ہیں اور ان دونوں موضوعات میں بھی مذہب کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جبکہ تعلیم کا موضوع ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ جماعت اسلامی کے زیر اہتمام چلنے والے مدارس میں یہ رجحان قدرے مختلف ہے جہاں سیاست بھی ایک اہم موضوع کے طور پر زیر بحث لایا جاتا ہے۔

طلبہ کی انتہائی قلیل تعداد نے کہا کہ وہ غیر نصابی سرگرمیوں، جس کا مطلب مدرسہ کی حدود سے باہر ہے، کے طور پر باہمی محافل میں مسلکی موضوعات کو زیر بحث لاتے ہیں۔ جبکہ بیشتر طلبہ

نے کہا کہ اس دوران وہ مذہبی مجالس اور کانفرنسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ طلبہ کی ایک قابل ذکر تعداد نے کہا کہ وہ کھیلوں، سیر و سیاحت اور تفریح میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ جماعت اسلامی اور اہل حدیث طلبہ کی اکثریت فلاحی کاموں کا انتخاب کرتی ہے۔

نقطہ نظر

تمام طلبہ اپنے ہی مکتب فکر کی سیاسی مذہبی جماعتوں سے متاثر نظر آئے۔ دیوبندی مدارس کے طلبہ نے بطور پسندیدہ سیاسی جماعت جمعیت علمائے اسلام اور بریلوی مدارس کے طلبہ نے جمعیت علمائے پاکستان کا انتخاب کیا۔ بیشتر طلبہ نے کہا کہ انھیں اپنے قائدین سے ملاقات کے مواقع مل چکے ہیں اور وہ ان جماعتوں کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ کچھ طلبہ نے قومی دھارے کی سیاسی جماعتوں کی پسندیدگی کا اظہار بھی کیا۔ زیادہ تر طلبہ کا کہنا تھا کہ وہ اپنے جماعتی قائدین سے نہیں مل پاتے اور نہ ہی ان جماعتوں کی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔

طلبہ کی کثیر تعداد اردو زبان میں چھپنے والے معروف قومی و صوبائی روزنامے پڑھتی ہے۔ ان کے پسندیدہ کالم نگاروں میں مذہبی شخصیات کی بجائے معروف اردو لکھاری شامل ہیں۔

طلبہ اپنے مکاتب فکر سے وابستہ متنوع اردو جریدوں کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ نسبتاً معتدل فکر کے حامل ہیں۔ تاہم یہ جریدے اپنے مخالف مکاتب فکر سے پسندیدگی کی سند حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی رجحان پسندیدہ جریدہ لکھاریوں کے حوالے سے بھی سامنے آتا ہے۔ حتیٰ کہ طلبہ کی پسندیدہ شخصیات میں بھی مسلکی رنگ نمایاں ہے اور کسی ایک مسلک کی شخصیت کسی دوسرے مسلک کے طلبہ مدارس کی پسندیدہ شخصیات میں شامل نہیں ہے۔ یہ شخصیات مذہبی، سیاسی اور سماجی مقام و مرتبے کے لحاظ سے پسندیدہ منتخب کی گئی تھیں۔

مسلمکی جھکاؤ

طلبہ مدارس کے زیادہ تر رجحانات میں فطری طور پر مسلمکی رنگ نظر آتا ہے۔ ایک حد تک یہ قابل فہم ہے، کیونکہ ہر مدرسہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسلمکی بنیادوں پر قائم وفاق سے ملحق ہوں، جن کی تعداد پانچ ہے اور وہ دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ اور جماعت اسلامی مکاتب فکر سے منسلک ہیں۔ تاہم اس جائزے کے دوران تمام مکاتب فکر کے طلبہ میں متنوع رجحانات دیکھنے میں آئے ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

☆ دیوبندی طلبہ صوبائی اور نظریاتی سطح پر باہم مختلف رجحانات رکھتے ہیں۔ دوسرے طلبہ کی طرح ان کا جھکاؤ بھی مسلمکی سیاسی جماعتوں کی طرف دکھائی دیتا ہے۔ تاہم زیادہ تر طلبہ، بالخصوص خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان میں جمعیت علمائے اسلام کی پیروی کرتے ہیں، دوسرے نمبر پر بالخصوص پنجاب اور آزاد جموں و کشمیر میں، اہلسنت والجماعت پاکستان کی جانب جھکاؤ رکھتے ہیں۔ باقی مکاتب فکر سے وابستہ طلبہ کے برعکس دیوبندی طلبہ سماجی ویب سائٹس پر سماجی و سیاسی رجحانوں کو اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل کرنے میں پیش پیش ہیں۔

☆ بریلوی طلبہ میں بھی اسی طرح سیاسی حوالے سے مختلف رجحانات دیکھنے میں آئے ہیں۔ وہ پہلے نمبر پر جمعیت علمائے پاکستان اور دوسرے نمبر پر جماعت اہل سنت کی طرف مائل ہیں، جبکہ دونوں جماعتیں ایک ہی طرح کے سیاسی فکر کی حامل ہیں۔ اپنے اساتذہ کے ساتھ چار گھنٹوں سے زیادہ وقت گزارنے والے طلبہ کی اکثریت بریلوی مکتب فکر سے وابستہ ہے۔

☆ شیعہ طلبہ باقی ماندہ تمام مکاتب فکر کے برعکس مختلف رجحانات کے حامل ہیں۔ شیعہ طلبہ کی کثیر تعداد نے منطق اور فلسفہ کو اپنا پسندیدہ مضمون قرار دیا۔ کسی ایک شیعہ طالب علم نے بھی یہ نہیں کہا کہ ان کے مدرسے میں مباحثوں کا انتظام نہیں کیا جاتا۔

☆ جبکہ طلبہ کی اکثریت تاریخ میں دلچسپی رکھتی ہے، اہل حدیث طلبہ مطالعہ پاکستان کو حد درجے پسند کرتے ہیں۔ ان میں سیاسی رجحانات کا تنوع نہیں پایا جاتا، اکثر طلبہ نے جماعت الدعویہ کو اپنی پسندیدہ جماعت کے طور پر منتخب کیا۔

☆ جماعت اسلامی کے طلبہ بھی دیگر جماعتوں کے بارے میں زیادہ وسعت نہیں رکھتے۔ دیگر مکاتب فکر کے برعکس جماعت اسلامی سے وابستہ مدارس کے طلبہ اپنے رسمی و غیر رسمی مباحثوں میں مذہبی موضوعات کو شاذ ہی زیر بحث لاتے ہیں۔

یقینی طور پر اس پر قابل ذکر بحث کی جاسکتی ہے کہ آیا طلبہ مدارس کو قومی دھارے میں لانے کے لیے رسمی تعلیم دی جانی چاہیے یا نہیں۔ تاہم ایک بات مد نظر رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ ان طلبہ کو وسیع بنیادوں پر روزگار فراہم کرنے کی کوششوں میں طلبہ میں انتہا پسندانہ سوچ کی بیخ کنی، جو اس ساری جدوجہد کا اصل مقصد ہے، بجائے خود موقوف نہ ہو جائے۔

☆ مسئلہ دراصل مدارس میں پڑھائے جانے والے نصاب کا نہیں ہے، سائنسی مضامین پڑھانے سے طلبہ کے لیے روزگار کے مواقع تو پیدا ہوں گے، مگر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اس عمل سے ان طلبہ میں بنیاد پرستانہ رجحانات باقی نہیں رہیں گے۔ جبکہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان، جو شدت پسندانہ بنیاد پرستی کی جانب کھینچے چلے گئے، وہ انجینئرنگ اور طب کے شعبوں سے وابستہ تھے۔

☆ مسئلہ یہ ہے کہ ایسے مضامین میں طلبہ کی دلچسپی پیدا کی جائے، جس سے ان میں باریک بینی سے غور و فکر کی عادت پروان چڑھے۔ فقہ، منطق اور فلسفہ جیسے مضامین پہلے ہی مدارس کے نصاب کا حصہ ہیں۔ بیشتر اساتذہ کے مطابق یہ ان کے پسندیدہ مضامین سے ہیں، مگر طلبہ کی طرف سے ان مضامین میں کوئی دلچسپی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اگر ان مضامین کے تازہ و جامع نئے پڑھائے جائیں اور ان میں طلبہ کی دلچسپی پیدا کرنے کی کوششیں کی جائیں تو یہ مضامین طلبہ میں آزادانہ فکری روش کو بڑھاوا دے سکتے ہیں۔ طلبہ میں ہمہ جہت سوچ پروان چڑھانے کے لیے غیر معمولی اقدامات کیے جانے چاہئیں۔

☆ ایک راستہ یہ بھی ہے کہ طلبہ مدارس کے سامنے متنوع تاریخی پہلو رکھے جائیں، یہ اس لیے بھی بہتر ہے کہ انھوں نے غیر نصابی مضامین میں سے تاریخ کو ہی اپنا پسندیدہ مضمون منتخب کیا تھا۔ یقیناً ایسی مذہبی کتابیں ان کے زیر مطالعہ رہتی ہوں گی جن میں جابجا تاریخی حوالے دیے گئے ہوں، یا پھر مذہبی تاریخ کی کتابیں، جن میں مذہب کے مختلف ادوار کا تذکرہ کیا گیا ہو۔ اس کے باوجود اگر معاشرتی موضوعات میں ان کی دلچسپی پیدا کر دی

تجاویز و سفارشات

جن طلبہ سے اس مطالعے کے دوران سوالات کیے گئے، وہ کالج اور یونیورسٹی سے فارغ التحصیل طلبہ کے ہم عمر ہیں اور ان برسوں میں طلبہ اپنی عملی زندگی کے آغاز کے بارے میں سوچ بچار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ تاہم مدارس کے طلبہ کے لیے انتخاب کے مواقع محض مدارس اور مساجد تک محدود ہیں۔

یہ ان وجوہات میں سے ایک ہے جن کے باعث طلبہ کی اکثریت کا رجحان قرآن اور حدیث کی جانب دکھائی دیتا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے سربراہ ڈاکٹر قبلہ ایاز، جنہوں نے اس مطالعے کا آزمائشی آغاز کیا تھا، کے مطابق یہ مضامین طلبہ مدارس کی فراغت کے بعد ان کے بہتر مستقبل کی امید بن تو سکتے ہیں، مگر محدود پیمانے پر، جیسا کہ ایک قاری قرآن کو آسانی سے امام مسجد مقرر کیا جاسکتا ہے۔

پیہم حکومتیں مدارس میں کچھ مضامین شامل کرنے کی کوشش کرتی رہی ہیں تاکہ مدارس کے طلبہ کو دیگر اداروں میں نوکریوں کے قابل بنایا جاسکے، پاک انسٹی ٹیوٹ فار پیس سٹڈیز اسلام آباد کی جانب سے 2017 کی سالانہ سیورٹی رپورٹ کے لیے نیشنل ایکشن پلان کی کارکردگی کے جائزے کے دوران یہ بات سامنے آئی تھی کہ اگر طلبہ مدارس کو سائنس، انگریزی اور ریاضی کے مضامین کے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے پر ضمنی اسناد جاری کی جائیں تو اس طرح قومی دھارے میں ان طلبہ کی شمولیت کو یقینی بنایا جاسکے گا۔

جائے تو اسی مضمون کے ذریعے انھیں مختلف تاریخی پہلوؤں سے روشناس کروایا جاسکتا ہے۔ مختلف نقطہ ہائے نظر پیش کر کے دنیا بھر میں تاریخی مندرجات کو دلچسپ اور فکر انگیز انداز میں سامنے لانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ اس طرح طلبہ اپنے دائرے سے باہر کی دنیا سے واقفیت حاصل کر پائیں گے جو بصورت دیگر ممکن نہیں ہے۔

☆ اسی طرح طلبہ کو دیگر مدارس کے طلبہ سے میل جول رکھنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر ہونے چاہئیں۔ طلبہ مدارس خاص مسلکی فکر کے ساتھ پروان چڑھتے ہیں، جس کے سبب ان میں مسلکی رجحانات کا پایا جانا فطری عمل ہے۔ انھیں دیگر مسالک کے طلبہ سے میل ملاقات کے مواقع میسر نہیں ہو پاتے، یہی وجہ ہے کہ ان کے پسندیدہ افراد میں محض اپنے مسلک کی نمائندہ شخصیات شامل ہوتی ہیں۔ یہ مسلکی وابستگی بعض اوقات اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے، جب ایک مدرسے کے طلبہ کسی دوسرے مسلک کے طلبہ کے بارے میں خالصتاً مسلکی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہ تجویز دی جاتی ہے کہ مختلف مسالک کے طلبہ کو باہم میل جول کے مواقع فراہم کرنے چاہئیں، لیکن مذہبی موضوعات پر بحث مباحثے کے لیے نہیں، بلکہ سماجی اکٹھ اور ہلکی پھلکی غیر رسمی بات چیت کے لیے ان مجالس کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔

☆ اس مقصد کے لیے بین المدارس (بین المسالک) ہم نصابی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ جب اساتذہ و طلبہ سے ہم نصابی سرگرمیوں کی بابت استفسار کیا گیا تو انہوں نے ایسی سرگرمیوں کا انتخاب کیا، جو طلبہ میں پڑھنے اور مطالعہ کی نمونہ کرتی ہوں، اور ان کے اسباق میں بھی ممد و معاون ثابت ہوں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ باقی ماندہ سکولوں اور کالجوں کی طرح مدارس بھی غیر تعلیمی ہم نصابی سرگرمیوں کی بجائے علمی و ادبی سرگرمیوں پر زیادہ توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔

☆ ان میں سے بیشتر طلبہ روزمرہ واقعات سے باخبر رہنے کے لیے قومی روزنامے پڑھتے ہیں۔ تاہم وہ کسی بھی واقعے کی تفصیل اور اس کی وضاحت کے لیے اپنے مسلک کے

نمائندہ جریڈوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں ایک علمی طلب ہے، جو انہیں حالات و واقعات کو سمجھنے اور ان سے مکمل شناسائی حاصل کرنے کی جانب مائل کرتی ہے۔ اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے مدارس کے نصاب میں موجود سماجی مضامین میں طلبہ کی دلچسپی بڑھائی جاسکتی ہے۔

☆ مسئلہ یہ ہے کہ مدارس کا تمام تر تعلیمی نظام مذہبی تشریحات کے گرد گھومتا ہے۔ کسی بھی نوعیت کی میل ملاقات میں سب سے زیادہ اور بار بار زیر بحث لائے گئے موضوعات میں مذہب اور تعلیم سرفہرست ہیں۔ وہ باہمی مجالس میں، اساتذہ کے ساتھ اور سماجی ویب سائٹس کے دوستوں سے انہی موضوعات پر بات چیت کرتے ہیں۔

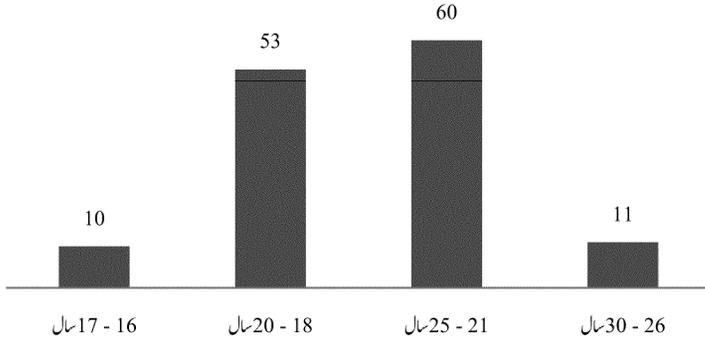
☆ طلبہ مدارس کی جانب سے اپنے اساتذہ اور نصاب پر حد درجے اطمینان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ طلبہ اور اساتذہ کے مابین مضبوط تعلق قائم ہوتا ہے۔ طلبہ پر اپنے اساتذہ کا اتنا گہرا اثر ہے کہ جائزے کے دوران طلبہ کے جوابات اپنے اساتذہ کے جوابات سے تقریباً ملتے جلتے تھے۔ عصری جامعات کے طلبہ کے برعکس طلبہ مدارس اپنے اساتذہ کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہتے ہیں۔ اساتذہ کے کردار کی اہمیت کے سبب اساتذہ کو اس بات کی ترغیب دینی چاہیے کہ وہ طلبہ میں سماجی ہم آہنگی کا باعث بننے والی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

☆ طلبہ مدارس حاصل کی گئی تعلیم کے حوالے سے جس قدر تقلیدی رویہ کے حامل ہیں، اس کے برعکس وہ لوگوں کا ایک متنوع گروہ تشکیل دیتے ہیں، جو کم از کم مدارس کی فکر سے باہر نکل کر سوچتا ہے۔ جن لکھاریوں کو وہ پڑھتے ہیں یا جن جریڈوں کا وہ مطالعہ کرتے ہیں، وہ ایک ہی نوعیت کے نہیں ہیں۔ کچھ طلبہ بنیاد پرست لکھاریوں کو پڑھتے ہیں، جبکہ ایسے بھی طلبہ ہیں، جو نسبتاً معتدل فکر کے حامل لوگوں کی تحریروں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان کے سوچنے کا انداز ایک سا ہے، لیکن کسی حد تک ان کے نظریات میں تنوع پایا جاتا ہے۔ ان میں کچھ طلبہ

قومی سیاسی جماعتوں کو پسند کرتے ہیں لیکن وہ ان سے بمشکل تعلق رکھ سکتے ہیں۔ ایسے طلبہ کو اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کے قائدین و کارکنان سے میل جول کے مواقع فراہم کرنے سے ان کی قومی سیاسی جماعتوں اور سیاسی شخصیات میں دلچسپی کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

☆ سب سے اہم بات یہ ہے کہ طلبہ مدارس، بالخصوص ان کے عمرانی پس منظر کے بارے میں مزید تحقیق و مطالعے کی ضرورت ہے۔

طلباء کی عمریں



2- مقامات، جہاں مدارس واقع ہیں اور ان کے طلبہ

سروے میں 135 طلبہ کی اکثریت اپنے ہی صوبوں یا انتظامی علاقوں میں واقع مدارس میں زیر تعلیم ہے۔ مثال کے طور پر پنجاب سے تعلق رکھنے والے طلبہ پنجاب ہی میں واقع مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے طلبہ گلگت بلتستان ہی میں واقع مدارس میں زیر تعلیم ہیں۔ اسی طرح دیگر صوبوں میں بھی یہی معاملہ ہے۔

- لہذا سروے میں شامل 135 طلبہ میں سے 29 کا تعلق خیبر پختونخوا سے تھا اور یہ اسی صوبے کے رہائشی تھے۔

- گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے سروے میں شامل 10 طلبہ میں سے 6 وہیں اپنے علاقے میں واقع مدارس میں تھے جبکہ 3 سندھ اور 1 خیبر پختونخوا میں زیر تعلیم تھا۔

- بعض طلبہ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے صوبوں کے علاوہ دیگر صوبوں میں داخلہ لیا مگر یہ بھی اپنے صوبے سے ملحقہ صوبوں میں داخل ہوئے۔ کے پی کے 2 طلبہ نے پنجاب میں تعلیم حاصل کی، پنجاب کے 4 طلبہ کے پی میں پڑھتے رہے جبکہ صوبہ سندھ کے 4 طلبہ بلوچستان میں زیر تعلیم تھے۔

- گلگت بلتستان کے طلبہ نے تعلیم کے لیے سب سے زیادہ لمبا سفر کیا۔ یہاں سے تعلق رکھنے

اعداد و شمار کا تجزیہ

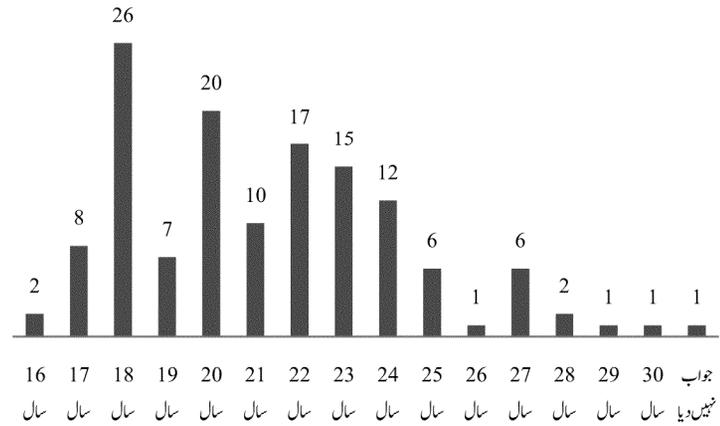
1- عمر کے حساب سے طلبہ کا گوشوارہ

135 طلبہ جو اس سروے میں شامل ہوئے ان میں سے 134 نے اپنی عمر بتائی اور ان میں اکثریت نوعمر بالغان کی تھی۔

- 113 طلبہ کی عمریں 18 سے 26 سال کے درمیان تھیں۔ 18 سے 26 سال کی عمر رکھنے والے طلبہ بھی اس میں شامل ہیں۔ اس طرح وہ طلبہ جنہوں نے اپنی عمر بتائی، ان کا 84 فیصد اس بریکٹ میں آتا ہے۔ اس بریکٹ میں 53 طلبہ ایسے تھے جو 18 سے 20 سال کی عمر کے تھے جبکہ 60 طلبہ کی عمر 21 سے 25 سال کے درمیان تھی۔

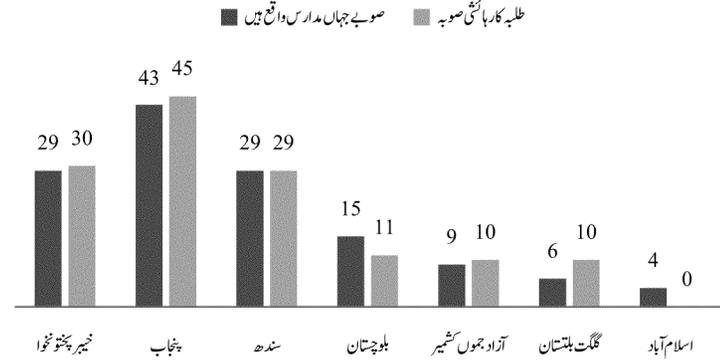
- 18 سال سے کم عمر اور 26 سال سے زائد عمر کے طلبہ کی کل تعداد 21 تھی۔ اس طرح یہ جواب دینے والے طلبہ، کل تعداد کا 15.6 فیصد بنتے ہیں۔

طلباء کی عمریں



والے 3 طلبہ صوبہ سندھ کے صوبائی دارالحکومت کراچی میں زیر تعلیم تھے۔

- بلوچستان سے تعلق رکھنے والے 11 طالب جو سروے میں شامل تھے وہ اسی صوبے میں ہی واقع مدارس میں زیر تعلیم تھے۔



وہ اضلاع جہاں مدارس واقع ہیں، ضروری نہیں کہ وہ طلبہ کے آبائی اضلاع بھی ہوں۔

- جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ سروے میں شامل طلبہ کی اکثریت اپنے آبائی اضلاع یا اپنے آبائی ضلع کے قریبی ضلع میں زیر تعلیم تھی۔ یہ بات چھوٹے شہروں سے تعلق رکھنے والے طلبہ کے بارے میں خاص طور پر درست ہے۔ جیسا کہ ایبٹ آباد میں واقع مدرسے کے طلبہ کی اکثریت ایبٹ آباد سے ہی تھی یا وہ ملحقہ علاقوں جیسا کہ بنگرام یا ہری پور سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی طرح جنوبی پنجاب میں واقع لودھراں میں زیر تعلیم طلبہ لودھراں ہی کے رہائشی تھے یا قریبی اضلاع مظفر گڑھ اور بہاولپور سے تعلق رکھنے والے تھے۔ دیگر اضلاع میں بھی ایسا ہی معاملہ تھا۔

- بعض طلبہ نے اپنے قریبی اضلاع میں داخلہ لیا ہوا تھا اگرچہ وہ دوسرے صوبے کی حدود میں آتے تھے جیسا کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں واقع مدرسے میں پنجاب کے اضلاع ڈیرہ غازی خان اور بھکر کے طلبہ زیر تعلیم تھے۔

- بڑے شہروں جیسا کہ ملتان، لاہور، کراچی اور پشاور میں واقع مدارس میں طلبہ اپنے صوبوں کے مختلف شہروں سے تعلق رکھتے تھے یا دیگر صوبوں کے رہائشی تھے۔ مثال کے طور پر گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے طلبہ کراچی میں داخلہ لیے ہوئے تھے۔

- طلبہ کی اکثریت اپنے ہی رہائشی اضلاع میں زیر تعلیم تھی یا وہ ایسے اضلاع میں پڑھ رہے تھے جہاں ترقیاتی سہولیات بہتر تھیں۔ قصور اور فیصل آباد کے ترقیاتی اشاریے لاہور سے یقیناً کم تر ہیں۔ اکثر صورتوں میں طلبہ کے آبائی شہروں میں ترقیاتی اشاریے ان کے تعلیم حاصل کرنے کے شہر سے نسبتاً بہتر تھے۔

(تفصیلات کے لیے دیکھئے ضمیمہ 'ڈی')

- ایسا یقینی طور پر تھا کہ بعض طلبہ ایسے شہروں میں موجود مدارس میں زیر تعلیم تھے جو ان کے آبائی شہروں سے زیادہ پسماندہ تھے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں واقع جامعہ سراج العلوم ایک ایسی ہی

نیچے سے اوپر: صوبے جہاں مدارس واقع ہیں
بائیں سے دائیں: طلبہ کارہائشی صوبہ

| | گلگت بلتستان کے رہائشی | آزاد کشمیر کے رہائشی | بلوچستان کے رہائشی | سندھ کے رہائشی | پنجاب کے رہائشی | کے پی کے رہائشی | |
|---------------|------------------------|----------------------|--------------------|----------------|-----------------|-----------------|--|
| خیبر پختونخوا | 1 | 0 | 0 | 0 | 2 | 26 | |
| پنجاب | 0 | 1 | 0 | 0 | 38 | 4 | |
| سندھ | 3 | 1 | 0 | 25 | 0 | 0 | |
| بلوچستان | 0 | 0 | 11 | 4 | 0 | 0 | |
| آزاد کشمیر | 0 | 8 | 0 | 0 | 1 | 0 | |
| گلگت بلتستان | 6 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | |
| اسلام آباد | 0 | 0 | 0 | 0 | 4 | 0 | |

| | | |
|---------|----|--|
| لاہور | 16 | فیصل آباد 1 گجرات 1 قصور 2 خانیوال 1 لاہور 10 سیالکوٹ 1 |
| لودھراں | 3 | بہاولپور 1 لودھراں 1 مظفرگڑھ 1 |
| مانسہرہ | 3 | بٹگرام 1 مانسہرہ 1 گلگت 1 |
| مستونگ | 3 | چمن 1 مستونگ 2 |
| میرپور | 9 | جہلم 1 کوٹلی 3 میرپور 2 نیلیم 1 پونچھ 2 |
| ملتان | 17 | بہاولنگر 1 بھکر 1 ڈیرہ غازی خان 2 جھنگ 3 خانیوال 2 مظفرگڑھ 2 وہاڑی 1 |

مثال ہے جہاں سروے میں شامل تمام طلبہ ملحقہ جنوبی پنجاب کے نسبتاً ترقی یافتہ اضلاع سے تعلق رکھتے تھے۔

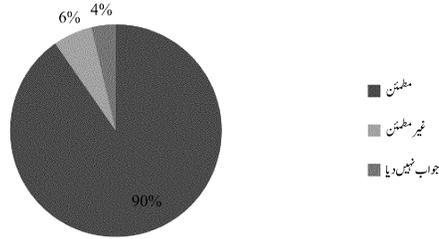
| مدارس کے اضلاع | تعداد | طلبہ کے آبائی اضلاع |
|-----------------------|-------|---|
| ایبٹ آباد | 3 | ایبٹ آباد 1 بٹگرام 1 ہری پور 1 |
| اسلام آباد (بارہ کھو) | 4 | چکوال 1 فیصل آباد 1 راجن پور 1 سرگودھا 1 |
| ڈیرہ اسماعیل خان | 4 | بنوں 1 بھکر 1 ڈیرہ غازی خان 1 ڈیرہ اسماعیل خان 1 |
| گلگت | 6 | دیامیر 3 گلگت 3 |
| کراچی | 24 | حیدرآباد 2 کراچی 18 سکر دو 1 |
| خیبر پور | 4 | خیبر پور 3 سکھر 1 |

3- تعلیمی اور مذہبی ضرورت کے پیش نظر مضامین پر اطمینان کی شرح طلبہ کی اکثریت پڑھائے جانے والے مضامین سے مطمئن تھی کہ یہ ان کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

- سروے میں شامل 135 طلبہ میں سے 121 کے مطابق ان کے نصاب میں شامل مضامین ان کی تعلیمی اور مذہبی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ اس طرح یہ شرح طلبہ کی کل تعداد کا 90 فیصد ہے۔

- صرف 6 فیصد نے یہ کہا کہ وہ اپنے مضامین سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ جواب دینے والے طلبہ کی تعداد 8 تھی۔ جبکہ 4 فیصد طلبہ نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔

- وہ 8 طلبہ جن کے مطابق وہ اپنے نصاب میں شامل مضامین سے مطمئن نہیں تھے، ان میں 6 کی عمریں 20 سے 25 سال کے درمیان تھیں جبکہ 1 کی عمر 27 سال تھی اور ان میں سے 1 نے اپنی عمر کا جواب نہیں دیا۔ 20 سال سے کم عمر 40 طلبہ میں سے کسی نے بھی نصاب سے بے اطمینانی ظاہر نہیں کی۔



- وہ 8 طلبہ جو اپنے نصاب سے مطمئن نہیں تھے، ان میں سے آدھے دیوبند مسلک کے مدارس سے تعلق رکھتے تھے جبکہ شیعہ مسلک اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے مدارس کے 23 طلبہ میں سے کسی نے بھی اپنے نصاب سے بے اطمینانی ظاہر نہیں کیا۔

- بے اطمینانی ظاہر کرنے والے 8 طلبہ چاروں صوبوں کے صوبائی دارالحکومتوں میں موجود مدارس کے طلبہ تھے، 3 کراچی سے، 2 لاہور سے، 2 پشاور سے جبکہ 1 کا تعلق کوئٹہ سے تھا۔

| | | |
|----------|----|--|
| نو شہرہ | 4 | کوہاٹ 1 مردان 1 صوابی 1 ٹانک 1 |
| پشاور | 15 | ایبٹ آباد 3 بشام 1 دیر 1 مالاکنڈ 1 مردان 2 نو شہرہ 1 پاراچنار 1 پشاور 5 |
| کوئٹہ | 12 | آواران 2 جیکب آباد 1 خیرپور 1 خضدار 1 لورالائی 1 قلات 1 قنبر 2 کوئٹہ 3 |
| راولپنڈی | 7 | ایبٹ آباد 1 انک 1 ہری پور 1 مانسہرہ 2 راولپنڈی 1 سدھانوتی 1 |
| شکارپور | 1 | شکارپور 1 |

- لاہور کے مدرسے میں نصاب کو غیر تسلی بخش کہنے والے 2 طلبہ کا تعلق لاہور سے نہیں تھا۔

4- طلبہ کے پسندیدہ مضامین

- مجموعی طور پر 95 طلبہ نے قرآن اور تفسیر کو اپنا پسندیدہ مضمون قرار دیا۔ اس کے بعد حدیث اور اصول حدیث کا مضمون تھا جسے 87 طالب علموں نے اپنا پسندیدہ مضمون بتایا۔
- صرف 21 طلبہ نے علم الکلام اور 20 طلبہ نے علم المعنی اور علم البیان کے لیے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔
- قرآن و تفسیر اور حدیث و اصول حدیث کے مضامین دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی اور اہلحدیث مدارس کے طلبہ کے پسندیدہ مضامین تھے۔
- اکثر بریلوی طلبہ (تعداد 32) نے فقہ اور اصول فقہ کو پسندیدہ مضمون قرار دیا۔ اس کے بعد قرآن و تفسیر (تعداد 30) کی پسندیدگی کا اظہار تھا۔
- صرف 1 بریلوی طالب علم نے علم الکلام کو اپنا پسندیدہ مضمون قرار دیا جبکہ اہلحدیث مدارس کے کسی بھی طالب علم نے علم الکلام کے لیے ایسا اظہار نہیں کیا۔
- تمام مسالک کے طلبہ کی بہت کم تعداد نے علم المعنی اور علم البیان کے لیے پسندیدگی کا اظہار کیا۔
- شیعہ طلبہ نے مختلف مضامین کے لیے اپنی اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ ان میں اکثر (تعداد 14) نے صرف و نحو کو اپنا پسندیدہ مضمون قرار دیا جبکہ 11 طلبہ نے منطق اور فلسفہ کو جبکہ 10 نے قرآن اور حدیث کو اپنا پسندیدہ مضمون قرار دیا۔

۳ علم الکلام مذہب پر تفکر و تدبر کا نام ہے۔ اس کے ذریعے مذہبی عقائد کی منطقی تشریح کی جاتی ہے۔ اسے جدلیات کی سائنس بھی کہا جاتا ہے۔

۴ اصول فقہ یا اصول الفقہ ماخذات، حوالہ جات اور ان اصولوں کا علم ہے جس پر اسلامی فقہ قائم ہے۔

۵ عربی گرامر کا علم بڑے حصوں پر مشتمل ہے اسے صرف اور نحو کہتے ہیں۔ علم صرف میں عربی صیغوں کو مختلف حالتوں میں ڈھالا جاتا ہے جس سے مختلف معنی حاصل ہوتے ہیں۔ علم نحو میں مہارت عربی عبارت میں اعراب کی غلطی سے محفوظ رکھتی ہے۔

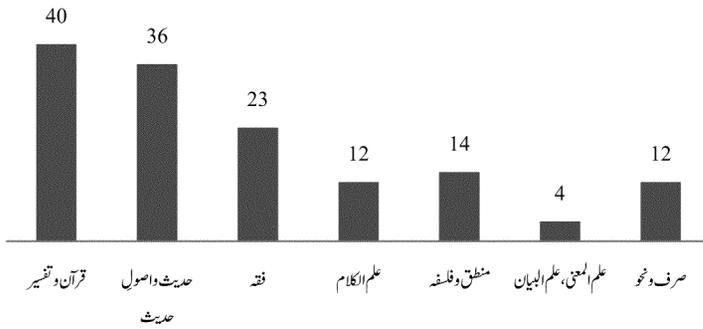
تمام مدارس



بریلوی



دیوبندی



5- فہم ودانش میں اضافے کے لیے مضامین سے اطمینان

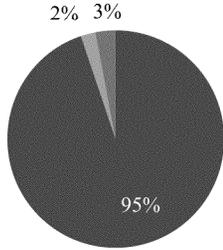
131 طلبہ نے اس سوال کا جواب دیا کہ کیا وہ نصاب جو انھیں مدارس میں پڑھایا جا رہا ہے وہ ان کے فہم ودانش میں اضافے کا باعث بن رہا ہے۔

128 نے اپنے نصاب سے اطمینان کا اظہار کیا اور مضامین کے حوالے سے مثبت رائے دی۔ یہ کل طلبہ کی تعداد کا 96 فیصد بنتا ہے۔

صرف 3 طلبہ نے اس سے اتفاق نہیں کیا کہ نصاب میں شامل مضامین ان کے فہم ودانش میں اضافے کا سبب ہیں۔ یہی 3 طلبہ اس سوال پر بھی نامطمئن تھے کہ ان کے نصاب میں شامل مضامین ان کی تعلیمی اور مذہبی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ (اوپر دیکھیے)

طلبہ: فکری اطمینان

جواب نہیں دیا ■ نہیں ■ ہاں ■

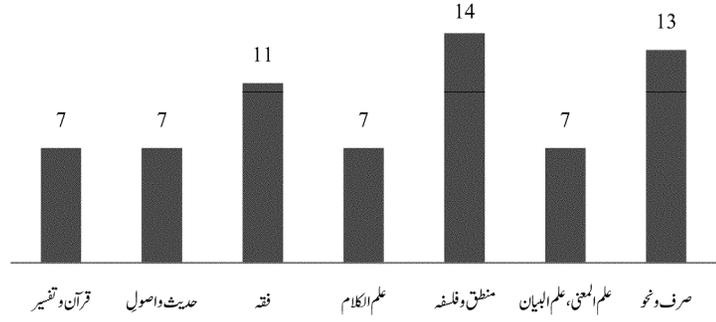


6- پڑھائی کا دورانیہ

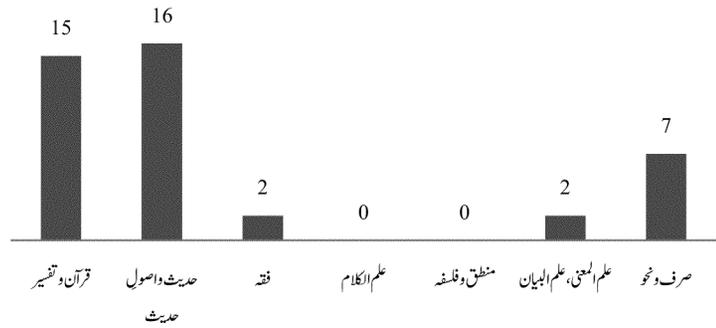
طلبہ کی اکثریت اپنے پورے دن کا ایک تہائی وقت کمرہ جماعت میں گزارتے ہیں۔

89 طلبہ اپنے دن کے 5 تا 7 گھنٹے کمرہ جماعت میں گزارتے تھے۔ یہ تعداد جواب دینے والے طلبہ کی کل تعداد کا 67 فیصد ہے۔ 53 طلبہ نے جو کہ رائے دہندہ طلبہ کی تعداد کا 39.3 فیصد ہیں نے بتایا کہ وہ اپنے دن کے 5 تا 6 گھنٹے کمرہ جماعت میں گزارتے ہیں۔ جبکہ 36 طلبہ نے جو کہ کل تعداد کا 26.7 فیصد ہیں نے بتایا کہ وہ اپنے دن کے 6 تا 7 گھنٹے کمرہ

شیعہ



اہلحدیث

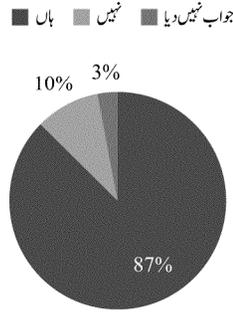


جماعت اسلامی



- تاہم 13 طلبہ نے کہا کہ وہ پڑھائی کے اوقات سے نامطمئن ہیں۔
- جن 13 طلبہ نے پڑھائی کے اوقات سے عدم اطمینان کا بتایا ان میں 6 کراچی سے، 2 لاہور سے تھے جبکہ 4 کا تعلق پشاور سے تھا۔

طلبہ: پڑھائی کے اوقات سے اطمینان



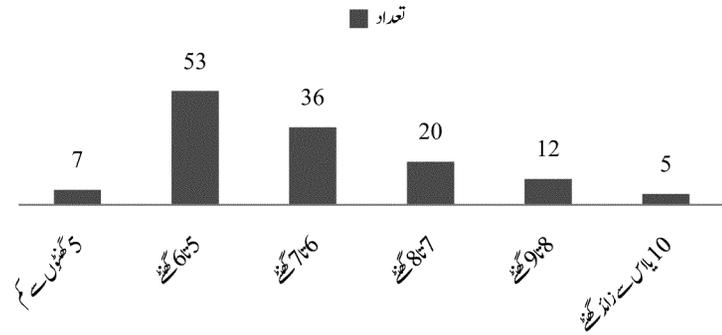
8- مضامین اور سماجی تعلقات

- طلبہ کی اکثریت کا خیال تھا کہ ان کے نصاب میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو انہیں دیگر مسالک اور عقائد کے لوگوں سے رابطہ کرنے میں مانع ہو۔
- 124 طلبہ کے خیال میں ایسا کچھ بھی نصاب میں درج نہیں ہے۔
- 6 طلبہ نے کہا کہ ان کے نصاب میں شامل مضامین انہیں دیگر مسالک اور عقائد سے بات چیت سے منع کرتے ہیں۔
- ان 6 طالب علموں میں سے جنہوں نے یہ بتایا کہ ان کے نصاب میں مسلکی بنیادوں پر کچھ مضامین موجود ہیں ان میں سے 3 کا تعلق دیوبند مسلک کے مدارس سے 2 کا تعلق بریلوی مسلک سے جبکہ 1 کا تعلق اہلحدیث مسلک سے تھا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کون سے ایسے مضامین ہیں جو انہیں دوسروں سے تفریق کرنے کا کہتے ہیں تو دیوبندی طالب علموں

جماعت میں گزارتے ہیں۔

- 20 طلبہ نے کہا کہ وہ اپنے دن کے 7 تا 8 گھنٹے کمرہ جماعت میں گزارتے ہیں۔ اگر ان 20 طلبہ کی تعداد کو ان طلبہ کے گروپ میں شامل کیا جائے جو اپنے دن کے 5 تا 7 گھنٹے کمرہ جماعت میں گزارتے ہیں تو ان کی کل تعداد 109 ہو جاتی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ان طلبہ کے پورے دن کا ایک تہائی یا اس سے ذرا کم وقت کمرہ جماعت میں گزارتا ہے۔
- بہت کم طلبہ نے یہ کہا کہ ان کی کلاسوں کا دورانیہ 5 سے 10 گھنٹے تک ہے۔ یہ جوابات ایک ہی مدرسے یا ایک ہی ضلع کے طلبہ نے دیے جیسا کہ ان 7 میں سے 4 جنہوں نے یہ کہا کہ وہ ایک دن میں 5 گھنٹے سے کم وقت پڑھتے ہیں، وہ کوئٹہ سے تھے۔ اور ان 5 میں سے 3 جنہوں نے کہا کہ وہ دن کے 10 گھنٹے سے زیادہ پڑھتے ہیں ان کا تعلق لاہور سے تھا۔

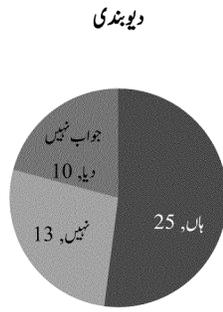
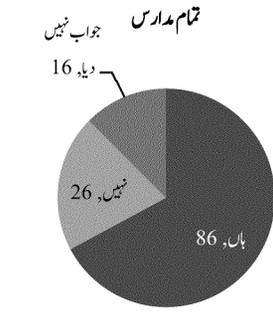
طلبہ: جو وقت پڑھائی میں صرف کرتے ہیں



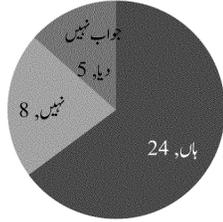
7- پڑھائی کے دورانیے سے اطمینان

- اکثر طلبہ نے ان اوقات سے اطمینان کا اظہار کیا جو پڑھنے کے لیے مختص کیے تھے۔
- 133 طلبہ میں سے جنہوں نے جواب دیے، 118 طلبہ اپنے تعلیمی دورانیے سے مطمئن تھے۔ یہ کل تعداد کا 90 فیصد ہے۔

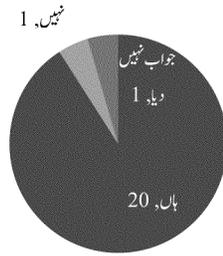
مسالک کے افراد سے رابطہ نہیں رکھنا چاہتے۔ ان کی تعداد 6 تھی ان میں سے 3 نے کہا کہ



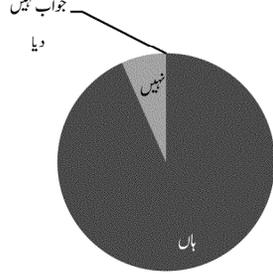
بریلوی



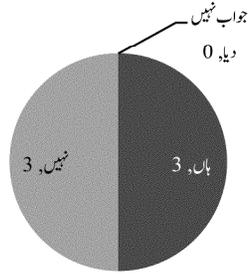
شیعہ



الاحدیث



جماعت اسلامی



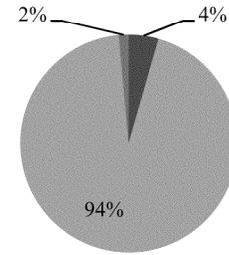
وہ دیگر مسالک و عقائد سے رابطہ نہیں رکھنا چاہتے جبکہ بقیہ 3 نے کہا کہ وہ دیگر مسالک و عقائد کے لوگوں سے رابطہ رکھنا چاہتے ہیں۔

نے اقلیتوں سے متعلق مضامین کا بتایا۔ بریلوی مسلک سے وابستہ طلبہ کے خیال میں یہ اسلامی تعلیمات پر مبنی مضامین میں تھا۔ اہلحدیث مسلک کے طالب علم کے مطابق ان کے اساتذہ میں سے کچھ ایسی تقاریر کرتے ہیں جو دیگر مسالک سے مخالفت پر مبنی ہیں۔

شیعہ اور جماعت اسلامی سے وابستہ مدارس کے طلبہ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس نے ایسا کوئی معاملہ بتایا ہو۔

طلبہ: ایسا کوئی مضمون جو دیگر عقائد کے لوگوں سے بات چیت سے منع کرتا ہو؟

■ ہاں ■ نہیں ■ جواب نہیں دیا



جن 124 طلبہ کے مطابق ان کے نصاب میں ایسا کچھ درج نہیں تھا جو انہیں دیگر مسالک اور عقائد سے رابطہ کرنے سے باز رکھے تو جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ دیگر مسالک اور عقائد کے لوگوں سے بات چیت کریں گے تو 26 طالب علموں نے ”نہیں“ میں جواب دیا۔ یہ کل طلبہ کی تعداد کا 20 فیصد بنتا ہے۔ 86 طالب علموں نے کہا کہ ”ہاں“ وہ دیگر مسالک اور عقائد کے لوگوں سے رابطہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اہم امر یہ ہے کہ 13 فیصد نے اس سوال کا جواب دینا ہی نہیں چاہا۔ اس طرح ایسے طلبہ جنہوں نے جواب دیا نہیں دیا وہ کل طلبہ کی تعداد کا 37 فیصد بنتے ہیں۔

ان 26 طلبہ میں سے جنہوں نے کہا کہ وہ دیگر مسالک و عقائد کے لوگوں سے رابطہ رکھنے میں دلچسپی نہیں رکھتے، 13 کا تعلق دیوبندی مدارس سے تھا۔ شرح فیصد کے لحاظ سے سب سے زیادہ تعداد جماعت اسلامی کے مدارس سے وابستہ طلبہ کی تھی جنہوں نے کہا کہ وہ دیگر

9- وہ مضامین جو نصاب سے ہٹ کر پسندیدہ ہیں طلبہ کو ایسے مضامین کی ایک فہرست دی گئی جو مدارس میں نہیں پڑھائے جاتے مگر مدارس کے علاوہ دیگر تعلیمی اداروں میں یہ لازمی پڑھائے جاتے ہیں۔ ان سے یہ پوچھا گیا کہ انہیں ان میں سے کونسے مضامین پسند ہیں۔ ان مضامین میں اردو، ریاضی، تاریخ، جغرافیہ، سائنس، اور دیگر شامل تھے۔ اس کے علاوہ ان سے یہ بھی پوچھا گیا تھا کہ کیا ان کے علاوہ بھی اگر وہ کسی مضمون کو پسند کرتے ہیں تو اپنی رائے سے آگاہ کریں۔ یہاں بھی ایک طالب علم ایک سے زائد مضامین میں اپنی پسندیدگی کا اظہار کر سکتا ہے۔

- 70 طلبہ نے تاریخ کو اپنا پسندیدہ مضمون قرار دیا۔ 55 طلبہ نے اردو کو جبکہ 47 نے کمپیوٹر کو اپنا پسندیدہ مضمون کہا۔ مطالعہ پاکستان اور سیاسیات کو بالترتیب 45 اور 44 طلبہ نے اپنا پسندیدہ مضمون بتایا۔

- تاریخ کا مضمون ماسوائے مسلک اہلحدیث سے وابستہ طلبہ کے بقیہ تمام مسالک کے طلبہ کا پسندیدہ مضمون تھا۔ مسلک اہلحدیث سے وابستہ طلبہ نے مطالعہ پاکستان کو اپنا پسندیدہ مضمون قرار دیا۔ تاہم صرف ایک اہلحدیث طالب علم نے کمپیوٹر کو اپنا پسندیدہ مضمون کہا۔

- سائنس کو بھی پسندیدہ مضمون کے طور پر چنا گیا اگرچہ اس کی پسندیدگی کا اظہار زیادہ نہیں تھا۔ شیعہ اور یوبندی مدارس کے طلبہ سب سے کم طلبہ تھے جنہوں نے اسے اپنا پسندیدہ مضمون کہا خاص طور پر جب ہم رائے میں شامل طلبہ کی کل تعداد میں ان کا نمونہ دیکھیں تو ان کی تعداد کم تھی۔

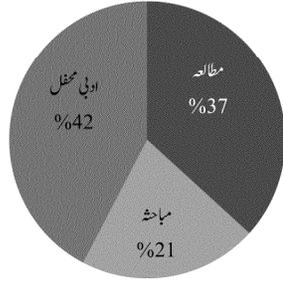
| تعداد | طالب علم کا رہائشی ضلع | مدرسے کا مقام |
|-------|------------------------|----------------------|
| 1 | ہری پور | ایبٹ آباد |
| 1 | ڈیرہ غازی خان | ڈیرہ اسماعیل خان |
| 1 | چکوال | اسلام آباد۔ بارہ کھو |
| 1 | باغ | کراچی |
| 3 | کراچی | کراچی |
| 1 | خیر پور | خیر پور |
| 3 | لاہور | لاہور |
| 1 | لودھراں | لودھراں |
| 1 | مستونگ | مستونگ |
| 2 | میر پور | میر پور |
| 1 | کوہاٹ | نوشہرہ |
| 3 | ایبٹ آباد | پشاور |
| 2 | آواران | کوئٹہ |
| 1 | جیکب آباد | کوئٹہ |
| 1 | کوئٹہ | کوئٹہ |
| 1 | ہری پور | راولپنڈی |
| 1 | سدھانوتی | راولپنڈی |
| 1 | شکار پور | شکار پور |

جدول: مدارس کے شہر اور ان کے طلبہ، اور طلبہ کے آبائی شہر جو دیگر مسالک و عقائد کے طلبہ سے رابطہ نہیں رکھنا چاہتے۔

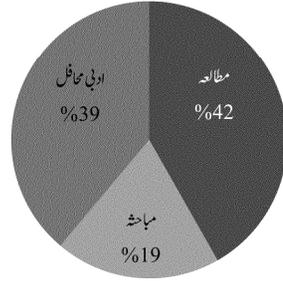
10- مدارس میں ہم نصابی سرگرمیاں

- مدارس میں زیادہ تر ہم نصابی سرگرمیاں تدریس ہی کے ذیل میں رہیں جیسا کہ مطالعہ۔
- 107 طلبہ نے بتایا کہ ان کے مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں کے لیے بزم ادب قائم ہے۔
یہ کل تعداد کا 42 فیصد بنتا ہے۔

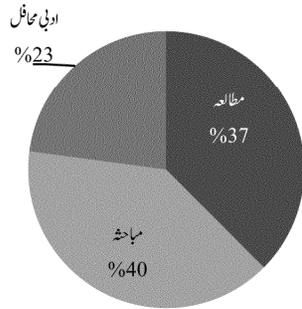
طلبہ: ہم نصابی سرگرمیاں



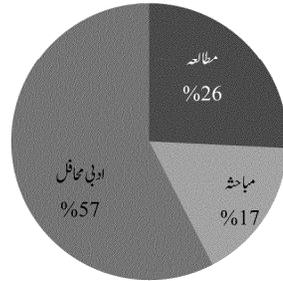
دیوبندی



شیعہ

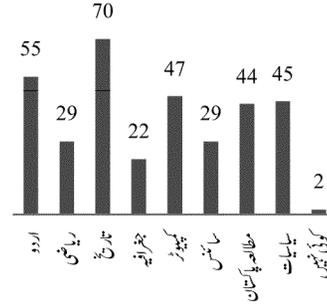


بریلوی

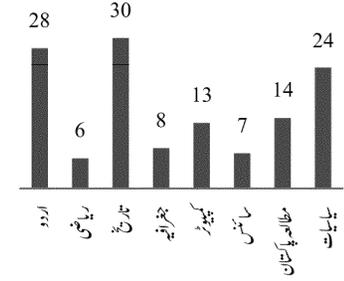


- 93 طلبہ نے مطالعہ کو ہی اپنی ہم نصابی سرگرمی کہا، یہ تعداد کل طلبہ کا 37 فیصد ہے۔
- 53 طلبہ نے بتایا کہ بحث و مباحثہ بھی ان کے مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں کا حصہ ہے۔

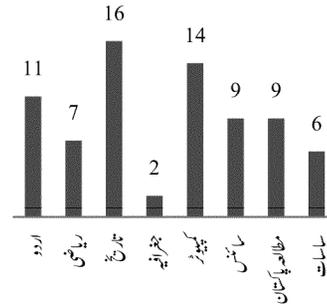
تمام مدارس



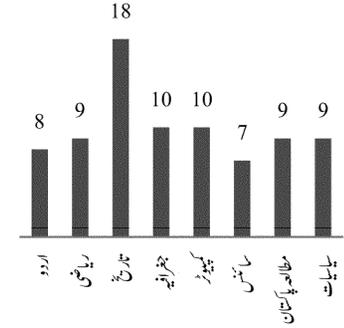
دیوبندی



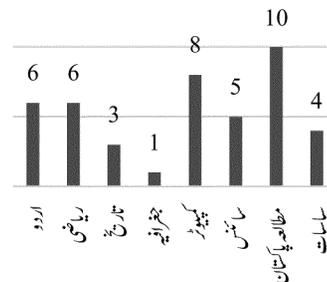
بریلوی



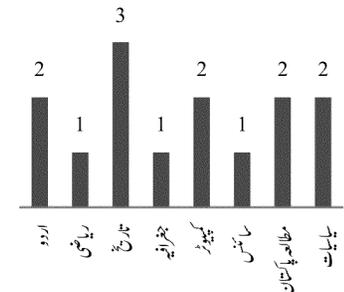
شیعہ



اہل حدیث



جماعت اسلامی



| مسلک | ضلع | طلبہ کی تعداد جنہوں نے "نہیں" میں جواب دیا |
|---------|------------------|--|
| الہحدیث | ایبٹ آباد | 2 |
| | ملتان | 3 |
| | پشاور | 1 |
| بریلوی | لاہور | 3 |
| | پشاور | 3 |
| | راولپنڈی | 1 |
| دیوبندی | ڈیرہ اسماعیل خان | 3 |
| | کراچی | 5 |
| | مستونگ | 1 |
| | میرپور | 3 |
| | ملتان | 2 |
| | کوئٹہ | 2 |
| | راولپنڈی | 2 |

جدول: طالب علم جنہوں نے بتایا کہ ان کے مدارس میں مباحثے کا انتظام موجود نہیں

12۔ مکالمے کے موضوعات

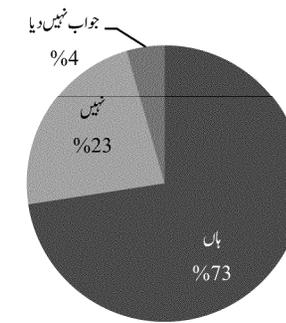
- وہ طلبہ جنہوں نے کہا کہ ”ہاں“ ان کے مدارس میں مباحثے اور مکالمے کا اہتمام کیا جاتا ہے، ان سے مزید یہ سوال پوچھا گیا کہ ان کے مباحثے اور مکالمے کے موضوعات کیا ہوتے ہیں۔ ایک طالب علم ایک سے زائد موضوعات کی بطور جواب نشاندہی کر سکتا تھا۔
- 65 طلبہ کے مطابق وہ تعلیم کے موضوع پر مکالمہ کرتے ہیں جبکہ 58 طلبہ کے مطابق ان کی گفتگو کا موضوع مذہب ہوتا ہے۔
 - مذہب کا موضوع تمام مسالک کے طلبہ نے بتایا ماسوائے جماعت اسلامی کے مدارس کے

- مختلف مکاتب کے مدارس کے طلبہ کی پسندیدہ ہم نصابی سرگرمیاں بھی مختلف تھیں۔ دیوبندی طلبہ نے بتایا کہ مطالعہ کا رواج ان کے مدارس میں ہم نصابی سرگرمی ہے۔ بریلوی طلبہ نے ہم نصابی سرگرمیوں سے متعلق سوال کے جواب میں ادبی محافل کا نام لیا۔ شیعہ طلبہ نے مکالمے اور مباحثے کو اپنے ہاں ہم نصابی سرگرمی کے طور پر بیان کیا۔

11۔ مدارس میں مکالمے اور مباحثے کا اہتمام

- طلبہ کی اکثریت کا کہنا تھا کہ ان کے مدارس مباحثے اور مکالمے کا اہتمام کرتے ہیں۔
- 98 طلبہ کا کہنا تھا کہ ان کے مدارس مکالمے اور مباحثے کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ کل تعداد کا 73 فیصد ہے۔
- 31 طلبہ کے مطابق جو کہ سروے میں شامل طلبہ کی تعداد کا 23 فیصد ہے ان کے مدارس میں مباحثے اور مکالمے کی روایت نہیں ہے۔
- شیعہ اور جماعت اسلامی کے مدارس میں موجود طلبہ میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ ان کے ہاں مباحثے اور مکالمے نہیں ہوتا، شیعہ طلبہ کا گروپ جماعت اسلامی کے گروپ سے تعداد میں زیادہ تھا۔ ان طلبہ کے مدارس کے اضلاع کے ناموں کو جدول میں بیان کیا گیا ہے جہاں مکالمے اور مباحثے کی روایت موجود نہیں تھی۔

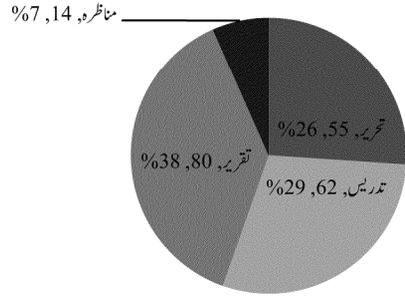
طلبہ: مدارس میں مباحثے کا انتظام



سے زیادہ پسندیدہ تھا جبکہ مناظرے کو تمام مسالک کے مدارس کے طلبہ نے سب سے کم پسندیدہ ذریعہ ابلاغ سمجھا۔

- 14 طالب علموں نے مناظرے کو اپنا پسندیدہ ذریعہ ابلاغ کہا۔ ان میں سے 6 طالب علموں کی عمریں 18 سال تھیں جبکہ 4 کی عمر 22 سال تھی۔ بقیہ 4 طلبہ 20 سال سے زائد مگر مختلف عمروں کے تھے۔

طلبہ: ذریعہ ابلاغ



14- مدارس میں غیر نصابی سرگرمیاں

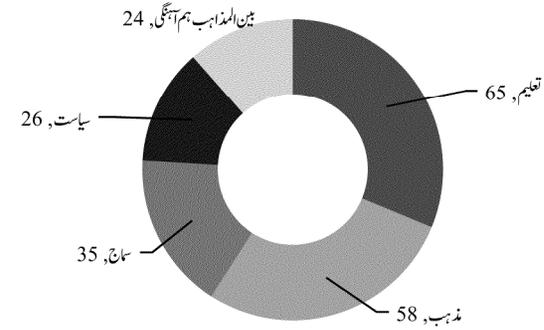
- طلبہ کی اکثریت نے بتایا کہ ان کے مدارس ان کے لیے ہم نصابی سرگرمیاں جیسا کہ کھیل، مطالعہ، کمپیوٹر اور دیگر جسمانی ورزشوں کا بندوبست کرتے ہیں۔
- 123 طلبہ نے بتایا کہ ان کے مدارس ہم نصابی سرگرمیوں کا بندوبست کرتے ہیں۔ یہ تعداد سروے میں شامل طلبہ کی کل تعداد کا 92 فیصد ہے۔
 - 9 طالب علموں کا کہنا تھا کہ ان کے مدارس ہم نصابی سرگرمیوں کا انتظام نہیں کرتے جبکہ 1 طالب علم نے جواب نہیں دیا۔
 - جن طلبہ نے ”نہیں“ میں جواب دیا وہ تمام مسالک کے مدارس کی نمائندگی کر رہے تھے۔ ان کی شرح ہر 10 میں سے 1 تھی۔

طلبہ کے جہاں اس جواب کی شرح کم تھی۔ جماعت اسلامی کے مدارس میں صرف ایک طالب علم نے مذہب کو بطور گفتگو کے موضوع کے بتایا۔

- دیوبندی اور بریلوی مسلک کے بعض طلبہ نے سماج اور سیاست کو بھی اپنا موضوع گفتگو بتایا۔ جبکہ شیعہ طلبہ کے ہاں بین المسالک ہم آہنگی کے موضوع پر گفتگو کی روایت کا بتایا گیا۔

طلبہ: مکالمے اور مباحثے کے عنوانات

بین المذہب ہم آہنگی ■ سیاست ■ سماج ■ مذہب ■ تعلیم

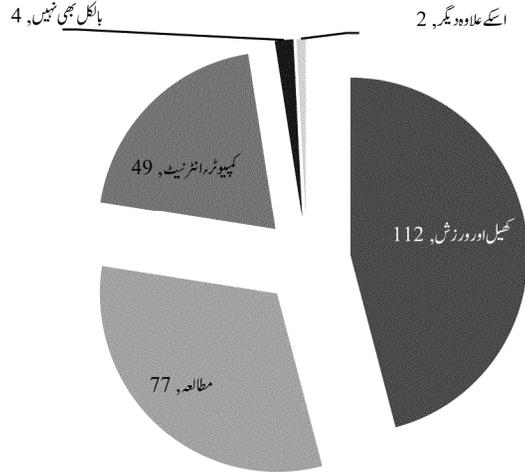


13- پسندیدہ ذریعہ ابلاغ

- طلبہ سے سوال کیا گیا کہ انھیں اپنی بات کے ابلاغ کے لیے کون سا ذریعہ پسند ہے۔ انھیں تحریر، تدریس، تقریر اور مناظرے میں سے کوئی ایک انتخاب کرنے کو کہا گیا۔ طلبہ کی اکثریت نے گفتگو کے ذریعے تبادلہ دلائل کو اپنا پسندیدہ طریق ابلاغ بتایا۔
- 80 طالب علموں نے کہا کہ انھیں تقاریر پسند ہیں جبکہ 62 طلبہ نے کہا کہ وہ تدریس کو پسند کرتے ہیں۔
 - 55 طلبہ کا کہنا تھا کہ انھیں تحریر کے ذریعے اپنی بات کا ابلاغ پسند ہے۔
 - تقاریر کے ذریعے اپنی گفتگو کو بیان کرنے کا عمل تمام مسالک کے مدارس کے طلبہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

سے کم فرق شیعہ طلبہ میں تھا جہاں 18 طالب علموں نے کھیلوں اور ورزشوں کو بطور غیر نصابی سرگرمیاں پسند کیا تھا جبکہ انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے استعمال میں پسندیدگی کا اظہار کرنے والے طلبہ کی تعداد 14 تھی۔

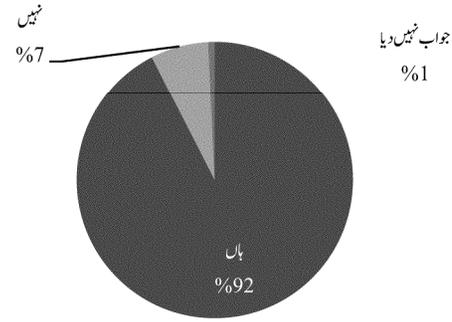
طلبہ: غیر نصابی سرگرمیاں



15- غیر نصابی سرگرمیوں کی مدت

- اکثر طلبہ نے جواب دیا کہ وہ 1 تا 2 گھنٹے غیر نصابی سرگرمیوں میں گزارتے ہیں۔
- 84 طلبہ نے بتایا کہ وہ اپنے دن کے 1 تا 2 گھنٹے غیر نصابی سرگرمیوں میں گزارتے ہیں۔
- 35 طلبہ نے بتایا کہ وہ 1 گھنٹہ غیر نصابی سرگرمیوں کو دیتے ہیں۔ 18 طلبہ نے بتایا کہ وہ 1 سے 2 گھنٹے غیر نصابی سرگرمیوں میں گزارتے ہیں جبکہ 31 طلبہ نے بتایا کہ وہ اپنے دن کے 2 گھنٹے ہم نصابی سرگرمیوں میں گزارتے ہیں۔
- 17 طلبہ نے کہا کہ وہ اپنے دن کے 2 سے زائد گھنٹے غیر نصابی سرگرمیوں میں گزارتے ہیں۔
- کچھ طالب علموں نے 4 گھنٹے غیر نصابی سرگرمیوں میں گزارنے کا بتایا۔

طلبہ: غیر نصابی سرگرمیاں

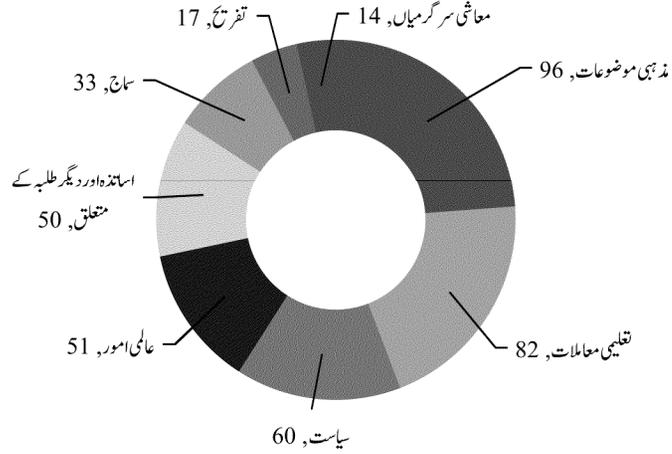


14- غیر نصابی سرگرمیوں کی نوعیت

- جن طلبہ نے کہا کہ ان کے مدارس میں غیر نصابی سرگرمیوں کے مواقع دیے جاتے ہیں ان سے یہ پوچھا گیا کہ ان ہم نصابی سرگرمیوں کی نوعیت کیا ہوتی ہے۔
- 112 طلبہ نے بتایا کہ ان کے مدارس میں غیر نصابی سرگرمیاں کھیل یا ورزش کی ہوتی ہیں۔ یہ تعداد جواب دینے والے طلبہ کی کل تعداد کا 46 فیصد بنتی ہے۔
- 77 طلبہ نے کہا کہ ان کے مدارس میں مطالعہ غیر نصابی سرگرمیوں میں سے ایک ہے۔ یہ کل تعداد کا 31 فیصد بنتا ہے۔
- 49 طلبہ نے بتایا کہ ان کے مدارس میں انٹرنیٹ یا کمپیوٹر کے استعمال کے مواقع مہیا شدہ غیر نصابی سرگرمیوں میں سے ایک ہیں۔ یہ کل تعداد کا 20 فیصد ہے۔
- کھیل اور ورزش تمام مسالک کے مدارس کے طلبہ کے مطابق ان کی پسندیدہ غیر نصابی سرگرمیوں میں سے تھے جبکہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ اس فہرست میں سب سے آخر پہ تھے۔
- ایلجڈیٹ مسالک کے مدارس کے طلبہ میں ان دونوں سرگرمیوں کے درمیان فرق بہت بڑا تھا جہاں 16 طلبہ نے کھیلوں اور ورزش کو جبکہ 5 طالب علموں نے انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے استعمال کو اپنی پسندیدہ غیر نصابی سرگرمی کہا۔ جبکہ ان دونوں سرگرمیوں کے درمیان پسندیدگی کا سب

- 50 طلبہ کا کہنا تھا کہ وہ اساتذہ اور ساتھی طلبہ کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔
- بہت کم طلبہ جن کی تعداد 33 تھی نے کہا کہ وہ سماجی معاملات پہ بات کرتے ہیں جبکہ 17 طلبہ نے تفریحی اور 14 طلبہ نے معاشی سرگرمیوں پہ بات چیت کرنے کا بتایا۔
- تمام مسالک کے مدارس کے طلبہ نے مذہبی گفتگو کو اپنا خاص موضوع بتایا ماسوائے جماعت اسلامی سے وابستہ مدارس کے طلبہ کے جن کے مطابق سیاست اور عالمی موضوعات ان کی گفتگو کا موضوع رہتے ہیں۔ (اگرچہ سروے میں شامل طلبہ میں ان کی تعداد کم تھی)

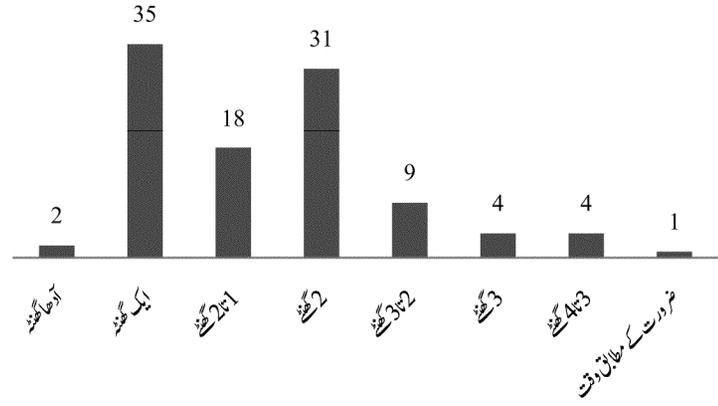
طلبہ: آپس میں گفتگو کے موضوعات



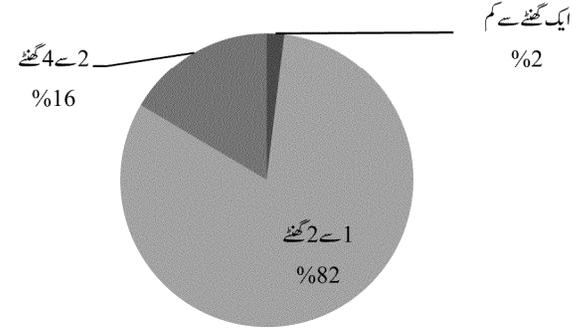
18- طلبہ کی غیر نصابی سرگرمیوں کی نوعیت

- اگرچہ اکثر طلبہ مدارس سے باہر مذہبی طرز کی غیر نصابی سرگرمیوں میں شریک ہوتے تھے تاہم ایک بڑی تعداد ایسی بھی تھی جو سیر و تفریح اور کھیلوں میں مشغول ہوتی تھی۔
- 89 طلبہ نے بتایا کہ وہ مدارس سے باہر غیر نصابی طور پر مذہبی اجتماعات اور کانفرنسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ 37 طلبہ نے بتایا کہ وہ سیر و سیاحت کے لیے جاتے ہیں جبکہ 35 طلبہ نے کہا کہ وہ تفریحی سرگرمیوں اور کھیلوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ مختلف پس منظر کے حامل

طلبہ: غیر نصابی سرگرمیوں میں گزارا وقت



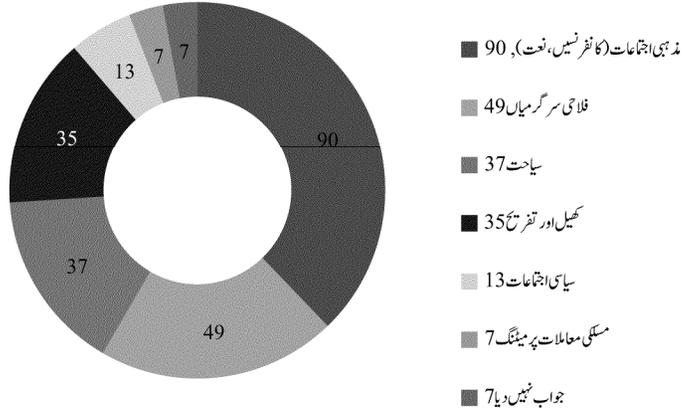
طلبہ: غیر نصابی سرگرمیوں میں گزارا مجموعی وقت



17- اپنے مدرسے کے دیگر طلبہ سے گفتگو کا موضوع

- طلبہ نے بتایا کہ وہ اپنے مدرسے کے ساتھی طلبہ سے جو گفتگو کرتے ہیں ان کے موضوعات تعلیمی یا مذہبی ہی ہوتے ہیں۔
- 96 طلبہ نے بتایا کہ وہ مذہب کے عنوان پر گفتگو کرتے ہیں جبکہ 82 طلبہ نے کہا کہ وہ تعلیم کے موضوع پر بات کرتے ہیں۔
- اسی دوران 60 طلبہ نے کہا کہ وہ سیاست جبکہ 51 کے مطابق وہ عالمی امور پر گفتگو کرتے ہیں۔

طلبہ: غیر نصابی سرگرمیاں



| مسلکی معاملات پہ گفتگو | سیاسی اجتماعت میں شرکت | ضلع | |
|------------------------|------------------------|-----------|---------|
| | 2 | ایبٹ آباد | الہحدیث |
| | 1 | ماتان | |
| 2 | 1 | پشاور | |
| 1 | | کراچی | بریلوی |
| | 1 | لاہور | |
| 2 | 1 | خیر پور | دیوبندی |
| | 1 | مانسہرہ | |
| 1 | 3 | مستونگ | |
| | 1 | پشاور | |
| 1 | 1 | کوئٹہ | |
| | 1 | کوئٹہ | شیعہ |

مختلف مسالک کے طلبہ نے ان مشاغل کا انتخاب کیا۔

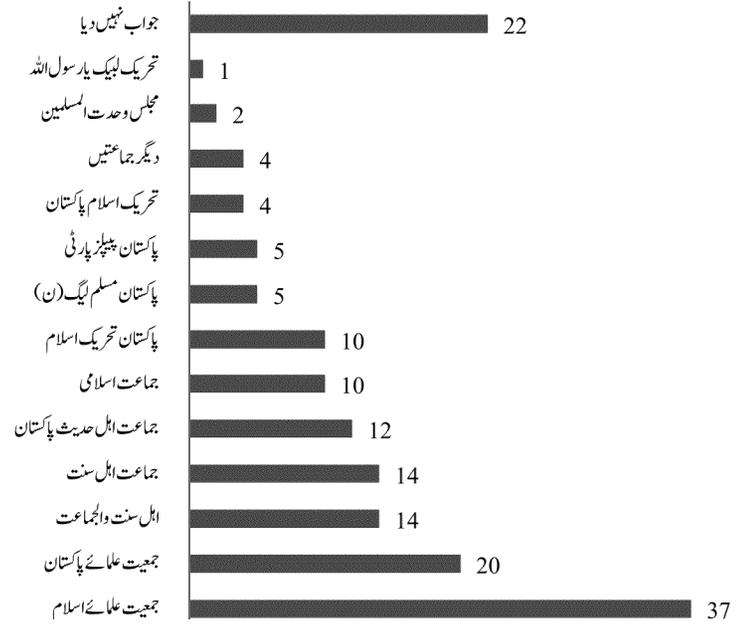
- 49 طلبہ نے کہا کہ وہ فلاجی سرگرمیوں میں مصروف ہوتے ہیں۔ دلچسپ طور پر ان میں سے 11 کا تعلق کراچی سے تھا۔
- بہت کم تعداد میں طلبہ ایسے تھے جنہوں نے بتایا کہ وہ ایسے اجتماعت میں شامل ہوتے ہیں جہاں مسلکی موضوعات پر بات چیت ہوتی ہے۔ ان کی تعداد صرف 7 تھی۔ مزید برآں، یہ انتخاب کرنے والے 4 طلبہ مجموعی طور پر پشاور اور خیر پور سے تھے۔ جہاں یہ جواب دینے والے دونوں طالب علموں نے کہا کہ وہ مسلکی موضوعات پر گفتگو کرتے ہیں۔
- اسی طرح 13 طلبہ نے بتایا کہ وہ سیاسی اجتماعت میں شریک ہوتے ہیں۔ ان میں سے 7 دیوبند مسلک کے مدارس سے تھے جبکہ 4 کا تعلق الہحدیث سے تھا۔
- مختلف مسالک کے طلبہ کے درمیان غیر نصابی سرگرمیوں کے انتخاب میں بظاہر تفاوت تھا تاہم مذہبی سرگرمیوں میں شرکت تمام مسالک کے طلبہ کے ہاں زیادہ تھی۔ جبکہ الہحدیث اور جماعت اسلامی کے مدارس سے وابستہ طلبہ کے لیے فلاجی سرگرمیوں میں شرکت دوسری پسندیدہ ترین غیر نصابی سرگرمی تھی۔
- طلبہ کی جانب سے سب سے کم انتخاب کی جانے والی غیر نصابی سرگرمیوں میں سیاسی اجتماعت میں شرکت اور مسلکی موضوعات پر ہونے والی گفتگو میں شرکت شامل تھی۔ یہ صرف چند اضلاع کے طلبہ تک محدود تھا۔ جیسا کہ جدول میں دیکھا جاسکتا ہے مستونگ سے تعلق رکھنے والے 3 دیوبندی طلبہ نے بتایا کہ وہ سیاسی اجتماعت میں شریک ہوتے ہیں اور 2 الہحدیث طالب علموں نے ایبٹ آباد سے یہی جواب دیا۔ صرف 1 شیعہ اور 1 بریلوی طالب علم نے بتایا کہ وہ سیاسی اجتماعت میں شریک ہوتے ہیں۔ جہاں تک مسلکی موضوعات پر گفتگو میں شریک ہونے کا سوال تھا تو جن 7 طلبہ نے بتایا کہ وہ مسلکی گفتگو میں شریک ہوتے ہیں ان میں سے پشاور سے تعلق رکھنے والے 2 الہحدیث طالب علم تھے جبکہ 2 دیوبندی طلبہ تھے جن کا تعلق خیر پور سے تھا۔

19- پسندیدہ سیاسی جماعت

طلبہ کی اکثریت نے اپنے مسلک سے وابستہ سیاسی جماعتوں کو پسند کیا۔

- جمعیت علمائے اسلام سروے میں شامل طلبہ کی اکثریت کو پسند تھی۔ اس کے چاہنے والوں کی تعداد 37 تھی۔ اس کے بعد جمعیت علمائے پاکستان کے حمایتی طلبہ کی تعداد 20 تھی۔

طلبہ: سیاسی جماعت کی پسند



- خاص مسلکی شناخت کی حامل سیاسی جماعتوں کی پسندیدگی کی شرح انہی طلبہ میں زیادہ تھی جو اس مسلک سے وابستہ تھے۔ بے یو آئی کو پسند کرنے والے 37 طلبہ میں سے 31 دیوبندی تھے جبکہ بے یو پی کو پسند کرنے والے 20 میں سے 17 بریلوی طلبہ تھے۔ اسی طرح وہ تمام 12 طلبہ جنہوں نے جماعت اہلحدیث کو پسند کیا وہ مسلکی طور پر اہلحدیث تھے۔

مذہبی جماعتوں کو پسند کرنے والے بعض طلبہ ایسے بھی تھے جو خود اس مذہبی جماعت کے مسلک سے نہیں تھے۔ یہ رجحان کراچی میں زیادہ تھا یا یہ ان طلبہ میں دیکھا گیا جنہوں نے ایک سے زائد جماعتوں کو اپنا پسندیدہ سمجھا۔

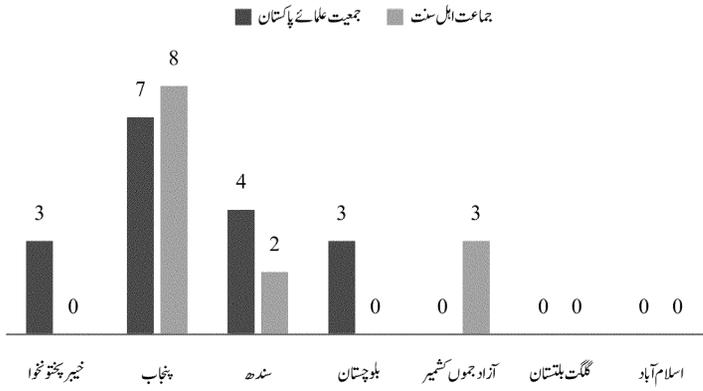
- دیوبندی طلبہ کی پسندیدہ ترین جماعتوں میں پہلے نمبر پر جمعیت علمائے اسلام تھی جسے 32 طلبہ نے پسند کیا اس کے بعد 13 طلبہ نے اہل سنت والجماعت کو پسند کیا جسے کسی حد تک انتہا پسند جماعت سمجھا جاتا ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کی پسندیدگی ملک بھر دیوبندی طلبہ میں تھی۔ دونوں جماعتوں سے متعلق پسندیدگی کی شرح میں بڑا فرق خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان میں دکھائی دیا۔ اہل سنت والجماعت کو پسند کرنے والے طلبہ کی زیادہ تعداد پنجاب اور آزاد جموں کشمیر میں تھی۔

- بریلوی مسلک کے طلبہ کی دو پسندیدہ جماعتوں میں پہلے نمبر جمعیت علمائے پاکستان تھی جسے 17 طلبہ نے پسند کیا۔ اس کے بعد بریلوی طلبہ میں دوسرے نمبر پر مقبول ترین جماعت اہل سنت تھی جسے 13 طلبہ نے پسند کیا۔ ان دونوں کو ہی مرکزی سیاسی جماعتیں سمجھا جاتا ہے۔ جماعت اہل سنت کی موجودگی پنجاب اور آزاد جموں کشمیر میں زیادہ نمایاں ہے۔

- شیعہ طلبہ میں مرکزی سیاسی جماعتیں پسندیدہ تھیں جن میں پاکستان تحریک انصاف، پاکستان پیپلز پارٹی شامل ہیں اور اس کے بعد تحریک اسلامی کا نام آتا ہے جسے ایک ہی طالب علم نے پسند کیا۔

- جماعت اسلامی کے مدارس اور اہلحدیث مسلک کے مدارس کے طلبہ میں اپنے مسلک اور منشور کی حمایت والی جماعتوں میں ہی زیادہ دلچسپی تھی۔ 12 اہلحدیث طلبہ نے جماعت اہلحدیث کو اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت قرار دیا جبکہ 3 نے پاکستان مسلم لیگ ن کے لیے پسندیدگی کا اظہار کیا۔ جبکہ جماعت اسلامی سے وابستہ 5 طلبہ نے جماعت کو ہی بطور سیاسی جماعت پسندیدہ کہا۔ محض 1 طالب علم نے دیگر سیاسی جماعت کو پسندیدہ کہا۔

بریلوی مسلک کے طلبہ کی پہلی دو پسندیدہ سیاسی جماعتیں



20۔ اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کے قائدین سے رابطے کے مواقع

74 طلبہ کا کہنا تھا کہ انہیں اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کے قائدین سے بات چیت کا موقع ملا ہے۔ یہ سروے میں شامل طلبہ کی کل تعداد کا 55 فیصد تھا۔

34 طلبہ نے کہا کہ انہیں پسندیدہ سیاسی قائدین سے ملاقات کا موقع نہیں ملا جبکہ 21 طلبہ نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔

زیادہ اضلاع کے طلبہ کا کہنا تھا کہ انہیں اپنے پسندیدہ سیاسی قائدین سے ملاقات کا موقع ملا ہے۔

قریب تمام ہی سیاسی جماعتوں کو پسند کرنے والے طلبہ کا کہنا تھا کہ انہیں ان کی پسندیدہ جماعت کے قائدین سے ملنے کا موقع ملا ہے۔

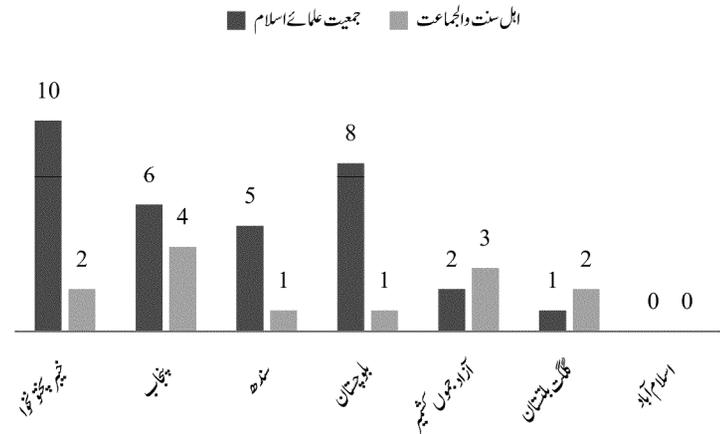
قریب 50 فیصد سے زائد وہ طلبہ جنہوں نے مذہبی سیاسی جماعتوں کو اپنی پسندیدہ جماعت

قرار دیا تھا، نے کہا کہ انہیں اپنی پسندیدہ سیاسی جماعتوں کے قائدین سے بات چیت کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح کے سب سے زیادہ مواقع بریلوی مسلک کی سیاسی جماعتوں کو پسند کرنے والے طلبہ کو میسر تھے جبکہ سب سے کم اپنے سیاسی قائدین سے بات چیت کے مواقع بالترتیب اہل حدیث مسلک اور دیوبند مسلک کے طلبہ کو ملے تھے۔

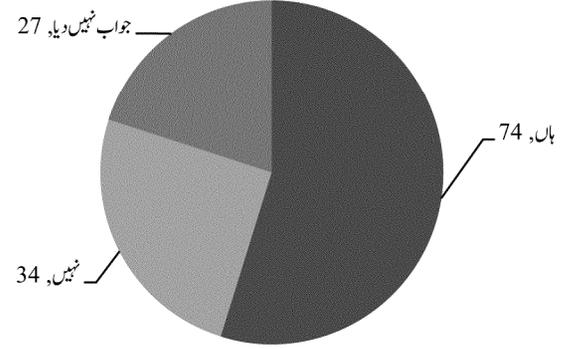
مرکزی سیاسی جماعتوں کو بھی مدارس کے طلبہ کی جانب سے پسندیدہ کہا گیا۔ پیپلز پارٹی کو شیعہ اور دیوبند مسلک کے طلبہ کی حمایت ملی۔ پی ٹی آئی کو شیعہ اور بریلوی مسلک کے طلبہ نے بھی اپنی پسندیدہ جماعت کہا۔ ان دونوں مسالک کے مدارس 4 طلبہ حمایتی تھے۔ پی ٹی آئی کو ایک جماعت اسلامی کے طالب علم اور ایک دیوبند طالب علم کی بھی حمایت ملی۔ پاکستان مسلم لیگ ن کو دیوبندی اور اہلحدیث طلبہ کی پسندیدگی ملی۔

قریب تمام مذہبی سیاسی جماعتوں کو پسند کرنے والے طلبہ میں ایسے انفرادی لوگ تھے جنہوں نے پہلے سوال میں یہ جواب دیا کہ وہ دیگر مسالک کے لوگوں سے بات چیت نہیں کرنا چاہیں گے۔ مرکزی سیاسی جماعتوں میں سے پی ٹی آئی اور پی ایم ایل این کو پسند کرنے والوں میں سے کسی نے بھی دیگر مسالک کے لوگوں سے بات چیت رکھنے سے انکار نہیں کیا البتہ 2 پیپلز پارٹی کے حمایتی طلبہ اور 1 دیوبندی اور 1 بریلوی طالب علم نے کہا کہ وہ دیگر مسلک کے لوگوں سے رابطے یا بات چیت نہیں چاہتے۔

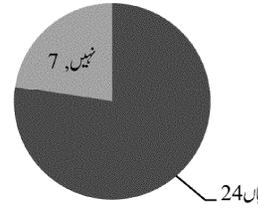
دیوبندی مدارس کے طلبہ کی پہلی دو پسندیدہ جماعتیں



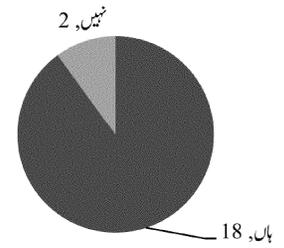
- 50 فیصد یا اس سے کم طلبہ، جنہوں نے غیر مذہبی سیاسی جماعتوں کو اپنی پسندیدہ جماعت کہا تھا، کے مطابق وہ اپنے سیاسی قائدین سے بات چیت کرتے ہیں۔
 طلبہ: پسندیدہ سیاسی رہنما سے ملاقات کے مواقع



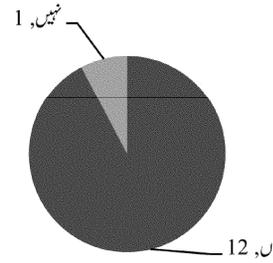
جمیعت علمائے اسلام



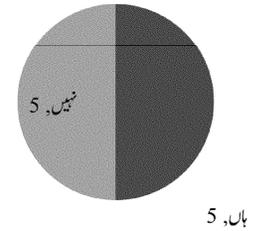
جمیعت علمائے پاکستان



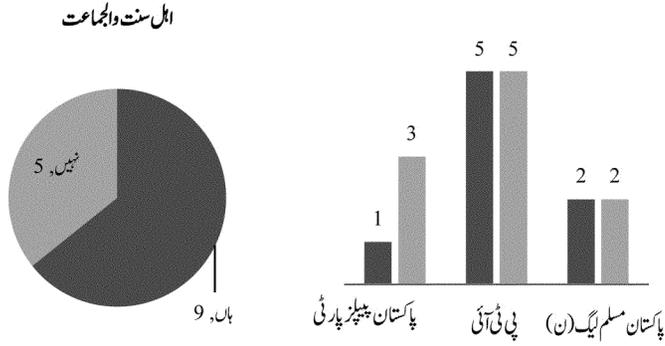
جماعت اہل سنت



جماعت اہل حدیث



غیر مذہبی جماعتیں
 ■ ہاں ■ نہیں



21- اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں شرکت

اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں شریک نہ ہونے والے طلبہ کی تعداد سیاسی سرگرمیوں میں شریک ہونے والے طلبہ کی نسبت کچھ زیادہ تھی۔

- 48 طلبہ نے بتایا کہ وہ اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ کل تعداد کا 38 فیصد ہے۔

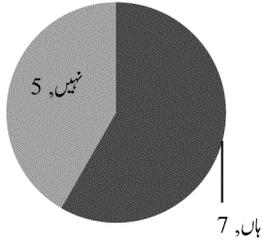
- 56 طالب علموں نے بتایا کہ وہ اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں شریک نہیں ہوتے۔ یہ کل تعداد کا 44 فیصد ہے۔

- 22 طلبہ نے جواب نہیں دیا۔

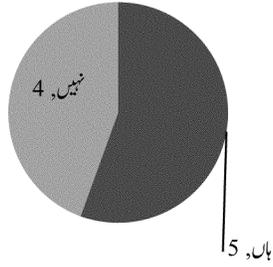
- وہ طلبہ جنہوں نے کہا کہ وہ اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں شریک ہوتے ہیں ان میں زیادہ تعداد مذہبی جماعتوں کو پسند کرنے والے طلبہ کی تھی۔

- غیر مذہبی سیاسی جماعتوں کو پسند کرنے والے طلبہ اور جمیعت اہل حدیث جیسی مذہبی جماعت کو پسند کرنے والے طلبہ کا کہنا تھا کہ انہیں اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں شرکت کرنے کا موقع ملتا ہے۔

اہل سنت والجماعت

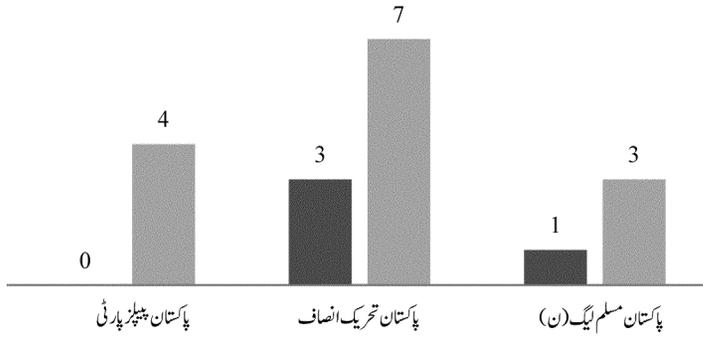


جماعت اسلامی



غیر مذہبی جماعتیں - سرگرمیوں میں شرکت؟

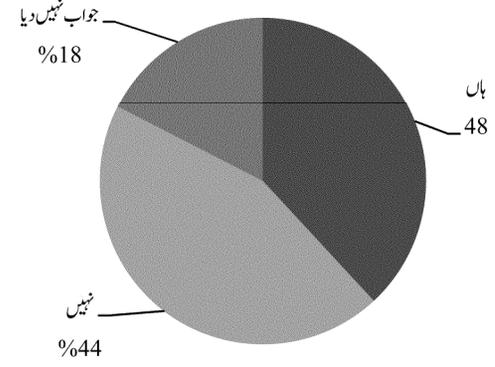
■ ہاں ■ نہیں



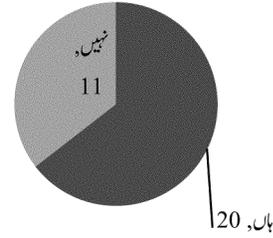
- جن طلبہ نے بتایا کہ وہ اپنی پسندیدہ سیاسی جماعتوں کی سرگرمیوں میں شریک ہوتے ہیں ان سے مزید سوال پوچھا گیا تھا کہ وہ کس نوعیت کی سرگرمیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اکثر نے یہ جواب دیا کہ وہ اجتماعات یا احتجاج میں شرکت کرتے ہیں جو عام طور پر مذہبی مقاصد کے لیے منعقد ہوتے ہیں۔

- 11 طالب علموں نے بتایا کہ وہ اپنی پسندیدہ جماعت میں ہونے والی سیاسی سرگرمیوں اور ان کی سیاسی حکمت عملی و مشاورت کے لیے بلائی گئی میٹنگز میں شریک ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر انتخابات کی تیاری یا کارنر میٹنگز کا انعقاد۔ یہ سیاسی جماعت کا باقاعدہ حصہ ہونے کی بنا پر ہے۔

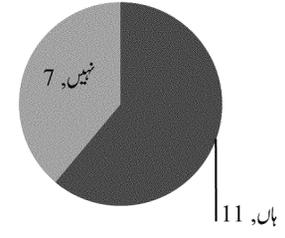
طلبہ: اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں شرکت



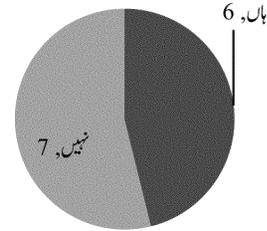
جمعیت علمائے اسلام



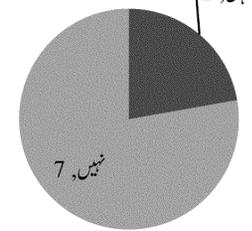
جمعیت علمائے پاکستان



جماعت اہل سنت

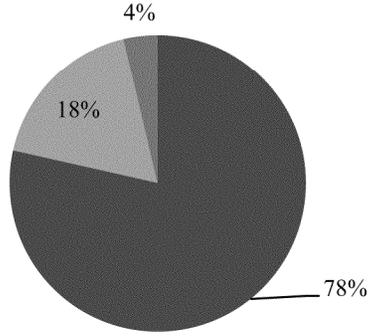


جماعت اہل حدیث

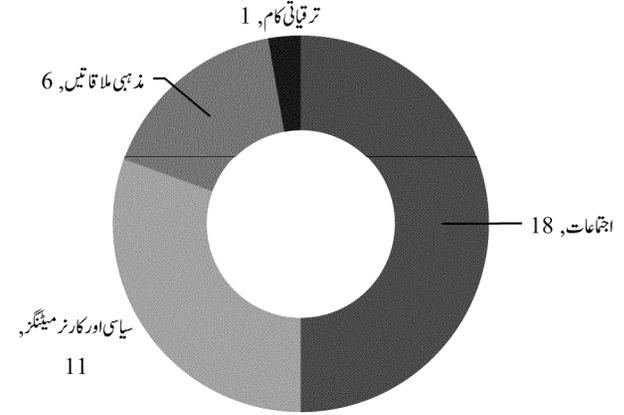


طلبہ: سماجی میڈیا کا استعمال

جواب نہیں دیا ■ نہیں ■ ہاں



سیاسی سرگرمی کی نوعیت



| تعداد | مدرسے کی مسلکی وابستگی | طالب علم کا آبائی ضلع |
|-------|------------------------|-----------------------|
| 1 | جماعت اسلامی | باغ |
| 1 | بریلوی | بہاولنگر |
| 1 | دیوبندی | بہاولپور |
| 1 | دیوبندی | بگرام |
| 3 | شیعہ | دیامیر |
| 1 | دیوبندی | گلگت |
| 1 | اہل حدیث | جھنگ |
| 1 | دیوبندی | کراچی |
| 1 | بریلوی | قصور |
| 1 | دیوبندی | خیبر پور |
| 1 | اہلحدیث | خانپور |
| 1 | بریلوی | خضدار |
| 1 | بریلوی | لاہور |

22۔ سماجی میڈیا کا استعمال

- 106 طلبہ نے بتایا کہ وہ سماجی میڈیا کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ سروے میں شامل طلبہ کی کل تعداد کا 78 فیصد ہے۔
- 24 طلبہ نے بتایا کہ وہ سماجی میڈیا کا استعمال نہیں کرتے اور یہ اس تعداد کا 18 فیصد ہے۔
- وہ 24 طلبہ جنہوں نے کہا کہ وہ سماجی میڈیا کا استعمال نہیں کرتے ان کا تعلق پسماندہ علاقوں مثال کے طور پر بہاولنگر، بگرام، گلگت، قصور اور دیگر شہروں سے تھا۔ مکمل فہرست جدول میں دی گئی ہے۔
- ان 24 طلبہ میں سے صرف 3 ایسے تھے جنہوں نے پہلے سوالوں میں کہا کہ وہ دوسرے مسالک کے افراد سے رابطہ نہیں رکھنا چاہتے۔ اسی طرح ان میں سے 5 ایسے تھے جن کا خیال تھا کہ سماجی میڈیا عقلی صلاحیتوں میں اضافے کا سبب نہیں ہوتا۔

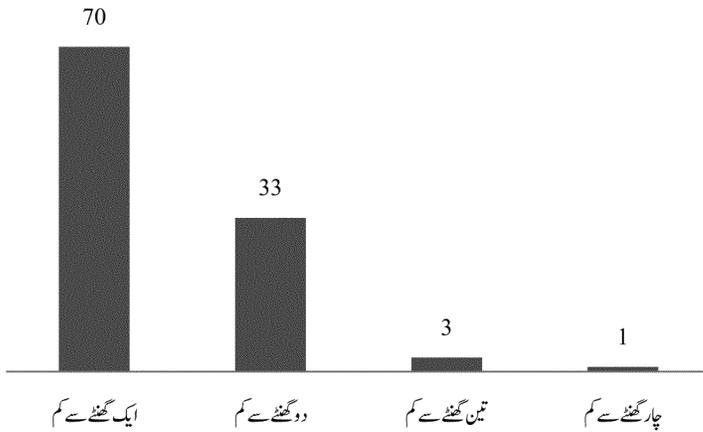
استعمال کرتے ہیں۔
 - کسی بھی طالب علم نے نہیں کہا کہ وہ لنکڈ ان استعمال کرتا ہے جو کہ آسامیوں کی تلاش میں
 معاونت کرنے والی سماجی میڈیا سائٹ ہے۔

24۔ سماجی میڈیا پر گزارا وقت

اکثر طلبہ نے بتایا کہ وہ دن کے 2 گھنٹے سماجی میڈیا پر گزارتے ہیں۔ اس سوال کا جواب
 107 طلبہ نے دیا۔

- 70 طلبہ نے کہا کہ وہ اپنے دن کا 1 گھنٹے سے کم وقت سوشل میڈیا پر گزارتے ہیں۔ 33 طلبہ
 نے کہا کہ وہ اپنے دن کے 1 تا 2 گھنٹے سوشل میڈیا پر صرف کرتے ہیں۔ یہ دونوں اعداد مل
 کر 103 ہو جاتے ہیں۔ یہ سروے میں شامل تعداد کا 96 فیصد ہے۔
 - صرف 4 طالب علموں نے کہا کہ وہ 2 گھنٹے سے زیادہ اور 4 گھنٹے سے کم وقت سوشل میڈیا پر
 صرف کرتے ہیں۔ ان میں سے 3 طالب علم کراچی میں جبکہ 1 ملتان میں پڑھتا تھا۔

طلبہ: سوشل میڈیا پر گزارا وقت

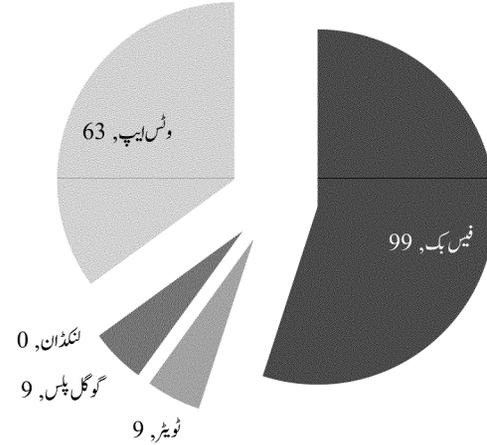


| | | |
|---|---------|----------|
| 1 | بریلوی | لورالائی |
| 1 | بریلوی | ملیر |
| 1 | بریلوی | ملتان |
| 1 | دیوبندی | مظفر گڑھ |
| 1 | بریلوی | نیلم |
| 1 | دیوبندی | پونچھ |
| 1 | دیوبندی | کوئٹہ |
| 1 | دیوبندی | شکار پور |
| 1 | دیوبندی | صوابی |

23۔ سماجی میڈیا کی اقسام

اکثر طلبہ مشہور سماجی میڈیا ایپس مثال کے طور پر فیس بک اور وٹس ایپ استعمال کرتے ہیں۔

طلبہ: سماجی میڈیا کی قسم



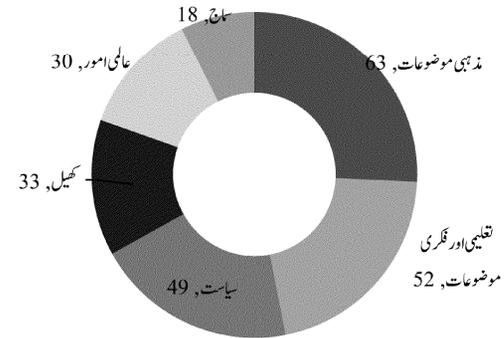
- 99 طلبہ نے کہا کہ وہ فیس بک استعمال کرتے ہیں اور 63 طلبہ نے کہا کہ وہ وٹس ایپ

25۔ سوشل میڈیا پہ گفتگو کے موضوعات

طلبہ کی اکثریت سوشل میڈیا پہ مذہبی موضوعات پہ گفتگو کرتی ہے جبکہ اس کے بعد دیگر فکری موضوعات، تعلیمی موضوعات اور سیاست پہ بات چیت ہے۔

- 63 طلبہ نے کہا کہ وہ مذہبی موضوعات پہ گفتگو کرتے ہیں۔ اس کے بعد 52 طلبہ ایسے تھے جنہوں نے کہا وہ تعلیمی یا فکری موضوعات پہ بات کرتے ہیں۔ یہ دو موضوعات تمام مسالک کے مدارس میں موجود طلبہ میں دلچسپی کے لحاظ سے سرفہرست تھے۔
- سیاسی موضوعات بھی ان کی گفتگو کا حصہ تھے۔ 49 طالب علموں نے سیاست کا انتخاب کیا جبکہ 30 نے کہا کہ وہ عالمی امور پہ تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ سیاست پہ بات چیت کا انتخاب کرنے والے 49 طالب علموں میں سے 32 طالب علم صوبائی دارالحکومتوں میں سے تھے جبکہ 4 کا تعلق ڈیرہ اسماعیل خان سے تھا۔ اسی طرح عالمی امور سے دلچسپی کا اظہار کرنے والے 30 طلبہ میں سے 19 کا تعلق صوبائی دارالحکومتوں سے تھا جبکہ 4 طالب علم ملتان سے تعلق رکھتے تھے۔

طلبہ: سماجی میڈیا - گفتگو کے موضوعات



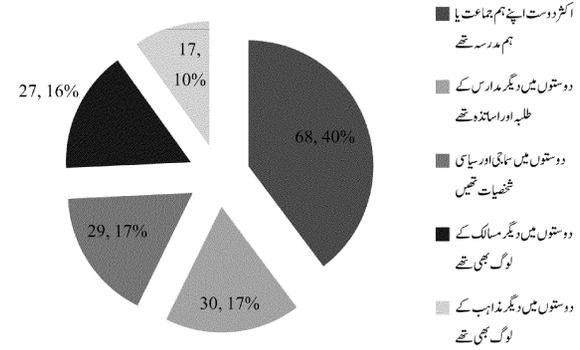
- 33 طالب علموں نے کہا کہ وہ سوشل میڈیا پہ کھیلوں سے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ 18 طالب علموں نے کہا کہ وہ سوشل میڈیا پر عمومی سماج کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔

26۔ سماجی میڈیا پہ دوستوں کی اقسام

مدارس کے طلبہ کی اکثریت اپنے ہم جماعتوں اور مدرسے کے دیگر طلبہ ہی سے سماجی میڈیا پہ دوست تھی تاہم بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے دیگر مسالک اور عقائد کے لوگوں سے سماجی میڈیا پہ دوستی کر رکھی تھی۔ اس سوال کے جواب میں ایک طالب علم ایک سے زیادہ انتخاب کر سکتا تھا۔

- 68 طلبہ نے کہا کہ انہوں نے سماجی میڈیا پہ اپنے ہی مدرسے کے طلبہ اور ساتھیوں سے دوستی کر رکھی ہے۔ یہ انتخاب کرنے والے 40 فیصد ہیں۔ یہ انتخاب تمام مسالک کے مدارس کے طلبہ میں یکساں تھا۔ دیوبندی، بریلوی اور دیگر مسالک کے طلبہ کی اکثریت نے کہا کہ وہ اپنے مدرسے کے طلبہ اور ہم جماعتوں ہی سے سوشل میڈیا پہ دوستی رکھتے ہیں۔
- 27 طلبہ نے بتایا کہ انہوں نے سماجی میڈیا پہ دوسرے مسالک اور عقائد کے لوگوں سے بھی دوستی کی ہوئی ہے۔ یہ انتخاب کرنے والوں کی شرح 16 فیصد ہے۔ دیوبندی اور بریلوی مسلک کے طلبہ نے بھی اس انتخاب پہ ”ہاں“ میں جواب دیا۔ بہت کم تعداد میں اہل حدیث طالب علموں نے بھی اس انتخاب کو چنا۔
- 17 طالب علموں نے کہا انہوں نے سوشل میڈیا پہ دیگر مذاہب کے لوگوں سے دوستی رکھی ہے یہ تعداد 10 فیصد ہے۔ بریلوی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی کے صرف ایک ایک طالب علم نے کہا کہ ان کی دوستی دیگر مذاہب کے لوگوں سے بھی ہے۔ اگرچہ سروے میں شامل جماعت اسلامی کے مقابلے میں بریلوی طلبہ کا گروپ بڑا تھا۔ اس کے مقابلے میں 8 شیعہ طلبہ نے کہا کہ وہ سماجی میڈیا پہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے دوست ہیں۔ اگرچہ سروے میں شامل ان کا گروپ چھوٹا تھا۔
- سماجی اور سیاسی شخصیات بھی طلبہ کے دوستوں کے حلقے میں تھیں۔ یہ انتخاب کرنے والے 29 طلبہ میں 18 دیوبندی اور 2 بریلوی تھے۔

سماجی میڈیا: دوستوں کی اقسام

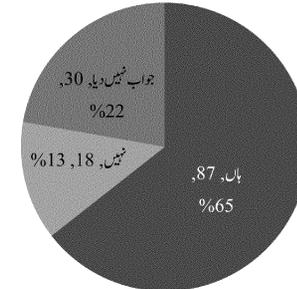


27- سماجی میڈیا: فکری صلاحیتیں بڑھانے میں کردار

طلبہ کی اکثریت نے کہا کہ سماجی میڈیا ان کی فکری صلاحیتوں میں اضافے کا باعث ہے۔ 87 طالب علموں نے کہا کہ سماجی میڈیا ان کی فکری صلاحیتوں میں اضافے کا باعث ہوا ہے۔ یہ تعداد جواب دینے والوں کی کل تعداد کا 65 فیصد ہے۔ ان میں سے 6 وہ طالب علم تھے جنہوں نے کہا کہ وہ سماجی میڈیا کا زیادہ استعمال نہیں کرتے جب ان سے پہلے یہ سوال پوچھا گیا تھا۔

18 طالب علموں نے کہا کہ سماجی میڈیا فکری اور تعلیمی صلاحیتوں میں اضافے کا باعث نہیں ہے۔ ان میں 5 طلبہ ایسے تھے جنہوں نے کہا کہ وہ سماجی میڈیا کا بالکل استعمال نہیں کرتے۔

طلبہ: سماجی میڈیا کا صلاحیتیں بڑھانے میں کردار؟

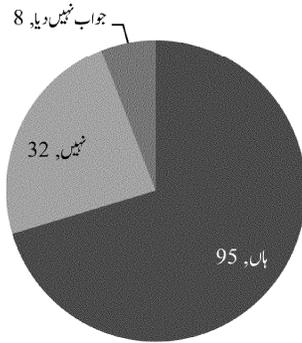


75

28- اخبار کا مطالعہ

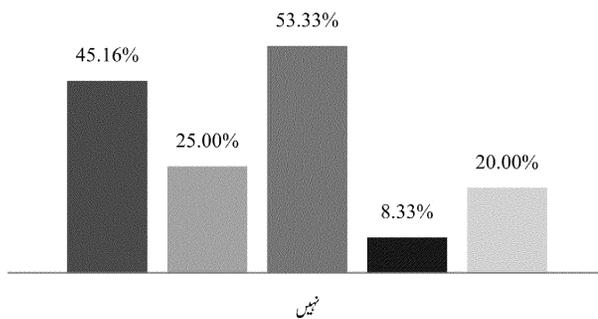
- 95 طلبہ نے کہا کہ وہ اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ جواب دینے والوں کی کل تعداد کا 70 فیصد ہیں۔ تمام مسالک کے طلبہ نے کہا کہ وہ اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں۔
- 32 طلبہ نے کہا کہ وہ اخبارات کا مطالعہ نہیں کرتے۔
- اگر سیمپل گروپ کے لحاظ سے طلبہ کی تعداد کا ذکر کیا جائے تو دیوبند مسلک کے طلبہ کی تعداد اخبارات کا مطالعہ کرنے والوں میں سب سے زیادہ تھی۔ لیکن شرح فیصد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو جو طالب علم اخبار نہیں پڑھتے وہ بھی دیوبند مسلک ہی سے تھے۔

طلبہ: اخبارات کا مطالعہ



طلبہ: شرح فیصد جو اخبار کا مطالعہ نہیں کرتے

جماعت اسلامی، اہمیت، شیعہ، بریلوی، دیوبندی



76

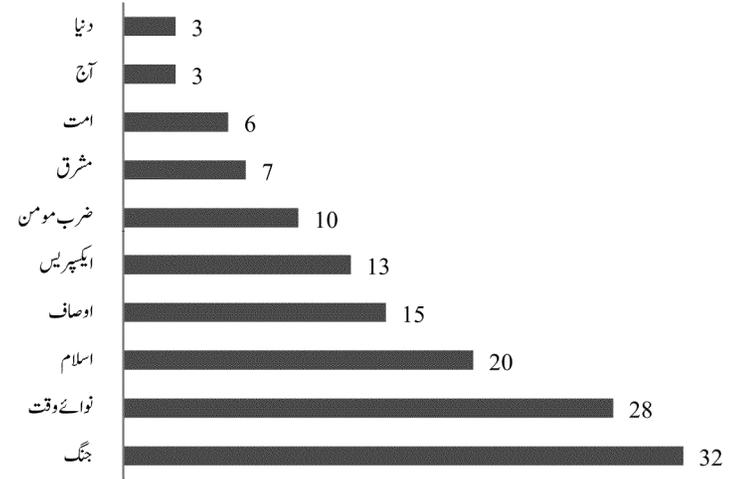
- 32 طلبہ نے بتایا کہ وہ ”جنگ“ اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں جو کہ ملک کا مقبول اردو اخبار ہے۔ اس کے بعد 28 طلبہ نے کہا کہ وہ ”نوائے وقت“ اخبار پڑھتے ہیں یہ بھی ایک مقبول اردو اخبار ہے۔ یہ دو اخبارات تمام مکاتب فکر کے طلبہ میں مقبول تھے۔
- خیبر پختونخواہ میں طلبہ ”مشرق“ اور ”آج“ اخبارات کا بھی مطالعہ کرتے تھے جو کہ وہاں کے مقبول اردو اخبارات ہیں۔ ”آج“ کو خیبر پختونخواہ کے علاوہ نہیں پڑھا جاتا۔ ”مشرق“ کا مطالعہ بلوچستان میں بھی کیا جاتا ہے۔ ”امت“ کو سندھ کے علاوہ نہیں پڑھا جاتا۔
- بعض طلبہ انتہا پسندانہ اخبارات مثال کے طور پر ”ضرب مومن“ (10 طلبہ) ”اسلام“ (20 طلبہ) اور ”امت“ (6 طلبہ) کو بھی پڑھتے تھے۔
- ”امت“ اور ”ضرب مومن“ کے قاری طلبہ کی اکثریت دیوبند اور اہلحدیث تھی۔ دلچسپ یہ کہ جو 8 دیوبندی مسلک سے وابستہ طلبہ ”ضرب مومن“ اخبار پڑھتے تھے انہوں نے جماعت اسلامی کو اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کہا تھا۔ اہل سنت والجماعت کو پسند کرنے والا کوئی بھی طالب علم اس اخبار کا قاری نہیں تھا، اسی طرح جمعیت علمائے اسلام کی طرف جھکاؤ رکھنے والے 14 طلبہ نے ”اسلام“ اخبار کا انتخاب کیا، جبکہ 3 طلبہ اہل سنت والجماعت کو پسند کرتے تھے۔
- اہل سنت والجماعت کی طرف جھکاؤ رکھنے والے 5 طلبہ ایسے تھے جو ”اوصاف“ اخبار کا مطالعہ کرتے تھے۔
- ”ضرب مومن“ اور ”اسلام“ کے زیادہ قاری خیبر پختونخواہ میں تھے۔ اس کے بعد پنجاب میں تھے۔
- ”امت“ اخبار کو جماعت اسلامی سے وابستہ طلبہ پڑھتے تھے۔ مگر سندھ سے باہر اس کا قاری کوئی نہیں تھا۔

| جدول: طلبہ جنہوں نے کہا کہ وہ اخبارات کا مطالعہ نہیں کرتے | | |
|---|--------------|-------|
| مکتبہ فکر | مدرسے کا ضلع | تعداد |
| اہلحدیث | ایبٹ آباد | 1 |
| بریلوی | کراچی | 5 |
| | لاہور | 1 |
| | پشاور | 2 |
| دیوبندی | کراچی | 3 |
| | خیبر پور | 3 |
| | لودھراں | 3 |
| | مانسہرہ | 1 |
| | ملتان | 1 |
| | کوئٹہ | 2 |
| | شکار پور | 1 |
| | کراچی | 1 |
| جماعت اسلامی | کراچی | 1 |
| شیعہ | گلگت | 3 |
| | کراچی | 1 |
| | لاہور | 1 |
| | پشاور | 2 |
| | کوئٹہ | 1 |

29۔ اخبارات کے نام جن کا مطالعہ کیا جاتا ہے

طلبہ کی اکثریت جن اخبارات کا مطالعہ کرتی تھی وہ وہی اخبارات تھے جو ملک بھر میں اور صوبے میں مقبول ہیں۔

طلبہ: اخبار کا نام جس کا مطالعہ کیا جاتا ہے



30۔ پسندیدہ اخباری کالم نگار

طلبہ: پسندیدہ اخباری کالم نگار



افراد جن کا ذکر کیا گیا، درج ذیل ہیں:

| | |
|-----------------------|--|
| جاوید چوہدری | کالم نگار، اینٹکر پرسن |
| اوریا مقبول جان | کالم نگار، اینٹکر پرسن |
| انور غازی | کالم نگار |
| حامد میر | کالم نگار، اینٹکر پرسن |
| مفتی منیب الرحمن | مذہبی سکالر (بریلوی) چیئر مین روایت ہلال کمیٹی |
| ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی | کالم نگار |
| مولانا زاہد الراشدی | مذہبی سکالر (دیوبند) |
| اجمل نیازی | کالم نگار |
| ایاز میر | کالم نگار (انکے انگریزی مکالمے روزانہ اردو زبان میں شائع ہوتے ہیں) |

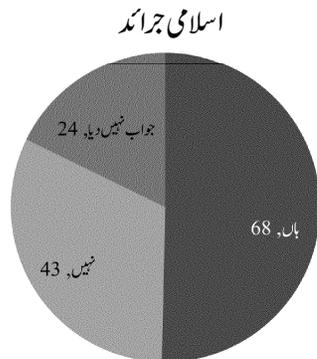
31۔ اسلامی جریدوں کا مطالعہ

زیادہ تر طلبہ نے بتایا کہ وہ جریدوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

68 طلبہ نے کہا کہ وہ اسلامی جریدے کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ کل طلبہ کا نصف حصہ ہیں۔

43 طلبہ کل 32% نے کہا کہ وہ اسلامی جراند کا مطالعہ نہیں کرتے، جبکہ 24 طلبہ نے کوئی

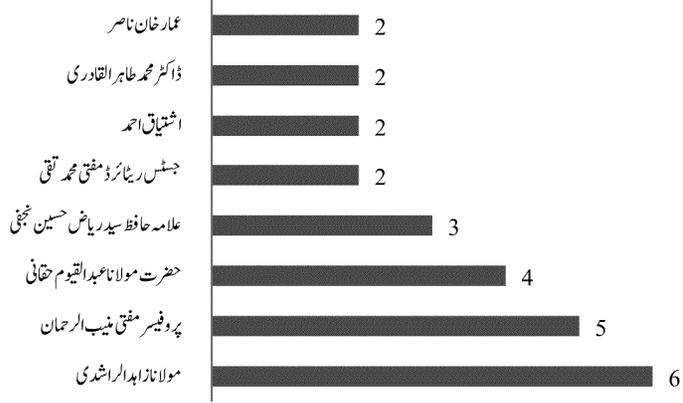
جواب نہیں دیا۔



3 سے زائد طلبہ کے منتخب کردہ مطبوعات میں سے کچھ اہم مندرجہ ذیل ہیں:
الشریعہ، بچوں کا اسلام، وفاق المدارس، عرفات، الحق، ضیائے حرم
کم از کم 15 جرائد کا انتخاب صرف ایک ہی بار ہوا۔

33۔ پسندیدہ مصنف

ایک ہی مکتبہ فکر کے ایک سے زائد طلبہ نے جن مصنفین کا انتخاب کیا



کلیدی افراد جن کا ذکر کیا گیا، درج ذیل ہیں:

مولانا زاہد الراشدی
پروفیسر مفتی منیب الرحمان
حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی
علامہ حافظ سید ریاض حسین نجفی
جسٹس ریٹائرڈ مفتی محمد تقی عثمانی
اشتیاق احمد
ڈاکٹر محمد طاہر القادری
عمار خان ناصر
مدیر، بچوں کا اسلام، افسانہ نگار
چیمبرمین پاکستان عوامی تحریک، بانی منہاج القرآن بین الاقوامی
مدیر، الشریعہ

| مکتبہ فکر | مدرسہ ضلع | تعداد |
|--------------|------------------|-------|
| دیوبندی | ڈیرہ اسماعیل خان | 3 |
| | کراچی | 2 |
| | خیرپور | 1 |
| | لودھراں | 1 |
| | مانسہرہ | 2 |
| | ملتان | 2 |
| | نوشہرہ | 1 |
| | پشاور | 1 |
| | کوئٹہ | 1 |
| بریلوی | کراچی | 5 |
| | لاہور | 2 |
| | پشاور | 5 |
| | کوئٹہ | 1 |
| | راولپنڈی | 1 |
| اہل تشیع | گلگت | 2 |
| | کراچی | 3 |
| | لاہور | 2 |
| | ملتان | 1 |
| | پشاور | 3 |
| اہل حدیث | ایبٹ آباد | 2 |
| جماعت اسلامی | کراچی | 1 |

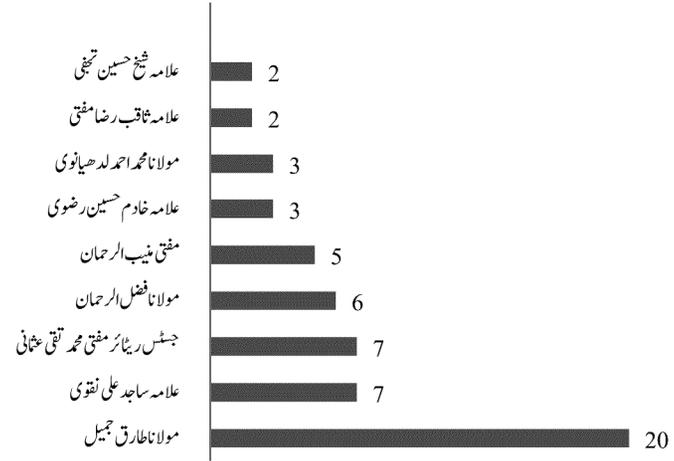
32۔ مطالعہ کردہ جرائد کے نام

طلبہ مختلف قسم کے جرائد کا مطالعہ کرتے ہیں۔
49 طلبہ نے 20 سے زائد مطبوعات کا انتخاب کیا۔

34۔ موجودہ پسندیدہ شخصیت

ان میں سے کوئی ایک بھی ایسی شخصیت نہیں تھی جس کو دو مختلف مکاتب فکر کے طلبہ نے منتخب کیا۔ مثال کے طور پر دیوبندی مدرسہ کے طلبہ نے مولانا طارق جمیل جبکہ شیعہ طلبہ نے سید نقوی کو منتخب کیا۔

طلبہ: موجودہ پسندیدہ شخصیت



کلیدی افراد جن کا ذکر کیا گیا، درج ذیل ہیں:

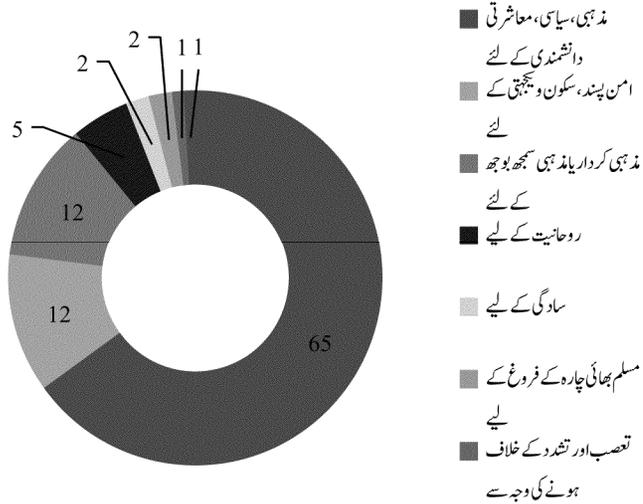
| | |
|-----------------------------------|---------------------------------------|
| مولانا طارق جمیل | اسلامی عالم، مبلغ |
| علامہ ساجد علی نقوی | سربراہ تحریک اسلام |
| جسٹس ریٹائرڈ مفتی محمد تقی عثمانی | مدیر، البلاغ |
| مولانا فضل الرحمان | رہنماء جماعت علمائے اسلام |
| مفتی منیب الرحمان | بریلوی عالم، چیئر مین رویت ہلال کمیٹی |
| علامہ خادم حسین رضوی | سربراہ تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ |
| مولانا محمد احمد لدھیانوی | چیئر مین اہل سنت والجماعت |

علامہ ثاقب رضا مفتی
بریلوی عالم
علامہ شیخ محمد حسین نجفی
شیعہ عالم

35۔ پسند کرنے کی وجوہات

65 طلبہ نے کہا کہ انہیں سیاسی، مذہبی اور معاشرتی طور پر ذہین لوگ پسند ہیں، بقیہ 35 طلبہ کی پسند کچھ اور تھی۔ حتیٰ کہ اگر 12 طلبہ نے بھی مذہبی وجوہات کی بنیاد پر کسی شخصیت کو پسندیدہ قرار دیا ہے، دانشور مذہبی وجوہات کی کل تعداد بڑھ کر 78 ہو جائے گی۔

طلباء: پسندیدہ شخصیات کی وجوہات



36۔ اساتذہ کے ساتھ باہمی تعامل

- کافی طلبہ نے کہا کہ ان کا اساتذہ کے ساتھ باہمی تعامل ہے۔
- 120 طلبہ، 89 فیصد نے بتایا کہ ان کا اساتذہ کے ساتھ باہمی تعامل ہے۔
- صرف 11 طلبہ، کل 8 فیصد نے بتایا کہ ان کا اساتذہ کے ساتھ باہمی تعامل نہیں ہے

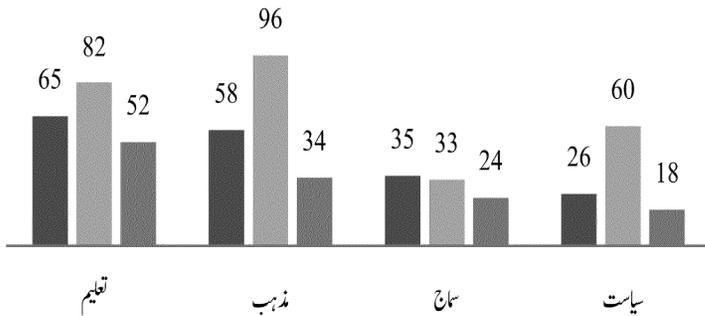
| | | |
|---|--------------|---------|
| 1 | جماعت اسلامی | |
| 1 | شیعہ | لاہور |
| 2 | دیوبندی | مانسہرہ |
| 2 | دیوبندی | پشاور |
| 2 | بریلوی | |

دیگر مواقع پر زیر بحث موضوعات سے موازنہ:

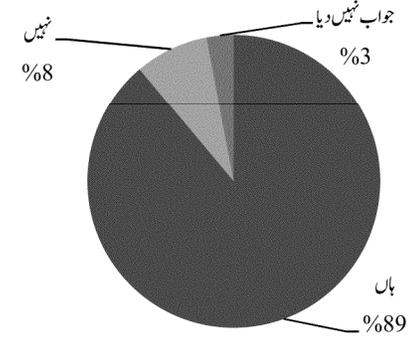
اساتذہ کے ساتھ زیر بحث موضوعات کے علاوہ طلبہ سے ان موضوعات کے بارے میں بھی سوال کیا گیا جو رسمی اور غیر رسمی سرگرمیوں میں زیر بحث لائے جاتے ہیں۔ کچھ عمومی زیر بحث موضوعات میں تعلیم، مذہب، معاشرہ اور سیاست شامل ہیں۔ سماجی ہم آہنگی اور عالمی سیاست زیادہ تر خاص زیر بحث موضوعات میں شامل ہیں

طلبہ: اہم زیر بحث موضوعات

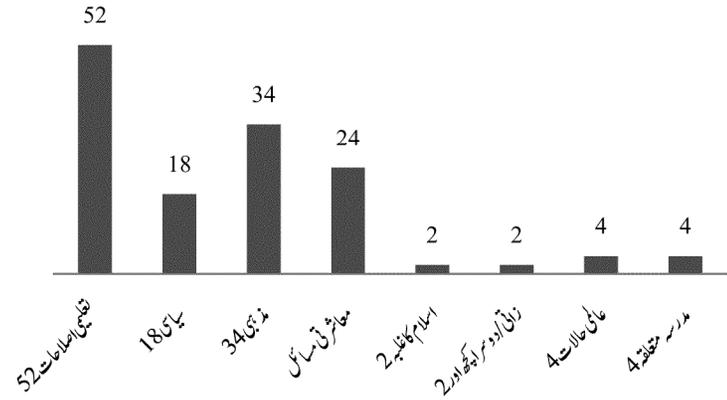
- غیر نصابی بحث و مباحثہ کے موضوعات
- ایک دوسرے کے ساتھ بحث کے لئے موضوعات
- اساتذہ کے ساتھ بحث کے لئے موضوعات



اساتذہ کے ساتھ بحث و مباحثہ



37- اساتذہ کے ساتھ بحث و مباحثہ کا موضوع



وہ طلبہ جنہوں نے کہا کہ ان کا اساتذہ سے باہمی تعامل نہیں ہے

| تعداد | مکتب فکر | مدرسہ ضلع |
|-------|----------|-----------|
| 1 | شیعہ | کراچی |
| 1 | دیوبندی | |
| 1 | بریلوی | |

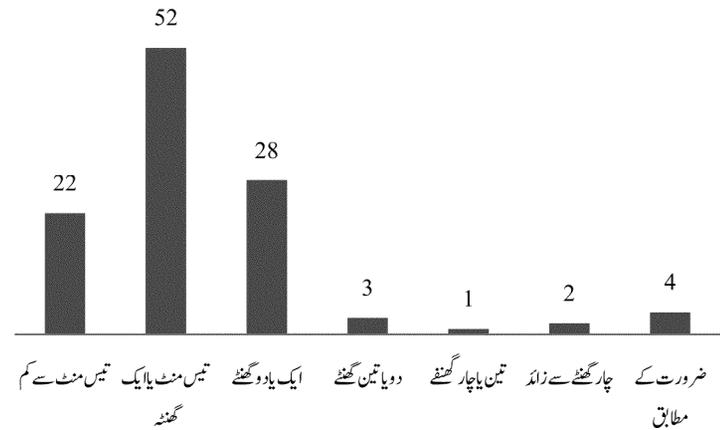
دوران ہم نصابی بحث و مباحثہ

| | |
|----|---------------------------------------|
| 24 | بین المذہبی موضوعات |
| | ایک دوسرے سے بحث کے دوران عالمی حالات |
| 51 | بین الاقوامی صورتحال |
| 17 | تفریح |
| 14 | معاشرتی سرگرمیاں |

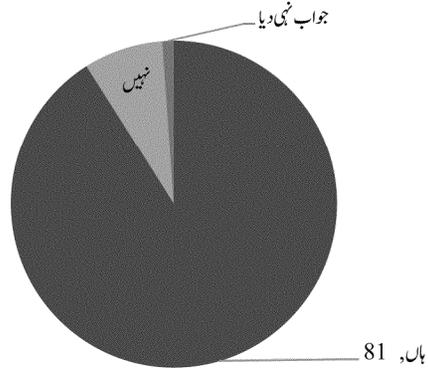
38۔ اساتذہ کے ساتھ بیٹھنے کا دورانیہ

112 طلبہ نے جواب دیا کہ زیادہ تر طلبہ 2 گھنٹے اساتذہ کے ساتھ گزارتے ہیں۔ کل مدرسوں سے 91 فیصد، 102 طلبہ اساتذہ کے ساتھ 2 گھنٹے گزارتے تھے، اسی دورانیہ کے اندر، 30 منٹ سے ایک گھنٹے تک کا وقت گزارتے تھے۔ 22 طلبہ 30 منٹ سے کم جبکہ 28 طلبہ نے 1 گھنٹے سے زیادہ دورانیہ اساتذہ کے ساتھ گزارا۔ صرف 6 نے 2 گھنٹے سے زیادہ کے دورانیہ کا انتخاب کیا جن میں سے 5 بریلوی اور ایک کا تعلق اہل حدیث سے ہے۔

طلبہ: اساتذہ کے ساتھ بیٹھنے کا دورانیہ



3- تعلیمی اور مذہبی ضرورت کے پیش نظر مضامین پر اطمینان کی شرح



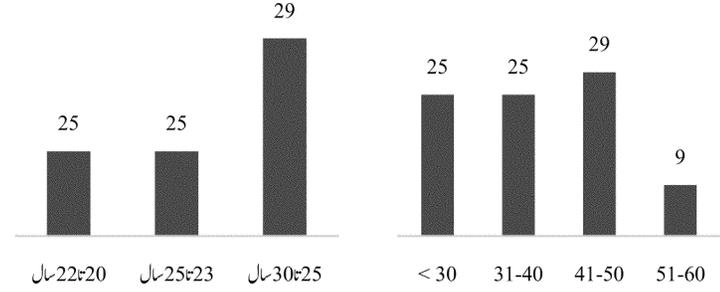
4- اساتذہ کے پسندیدہ مضامین



اساتذہ کے رد عمل کی تریسی نقشہ کشی

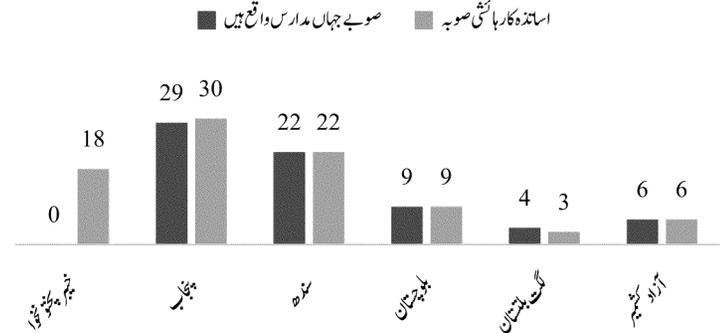
1- عمر کے حساب سے اساتذہ کا گوشوارہ

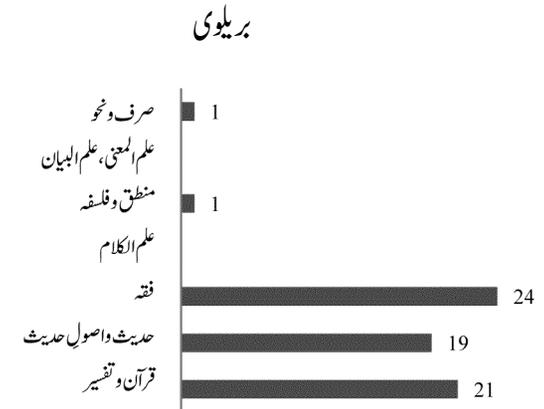
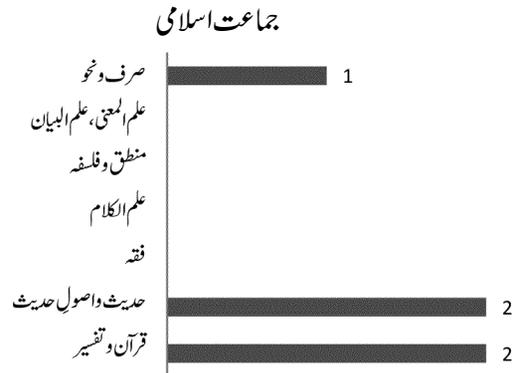
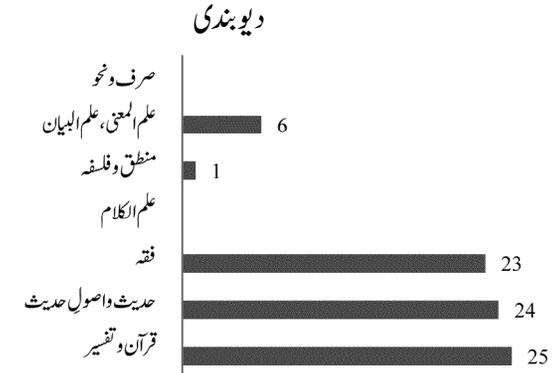
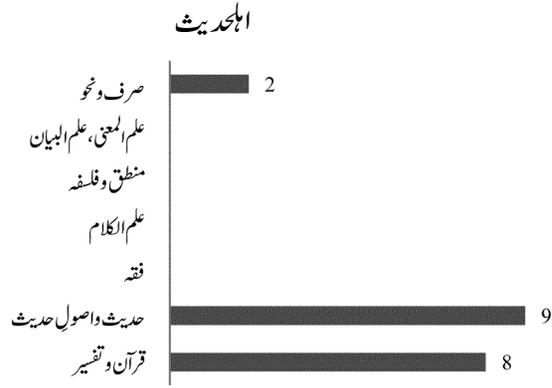
اساتذہ کی عمریں 25 سال سے کم اساتذہ



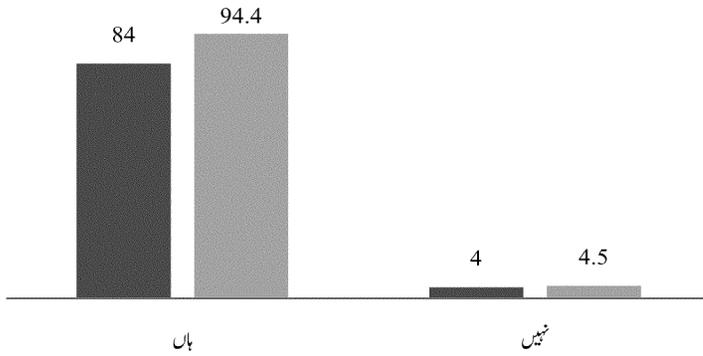
2- مقامات، جہاں مدارس واقع ہیں

اساتذہ: علاقہ، صوبے کے لحاظ سے

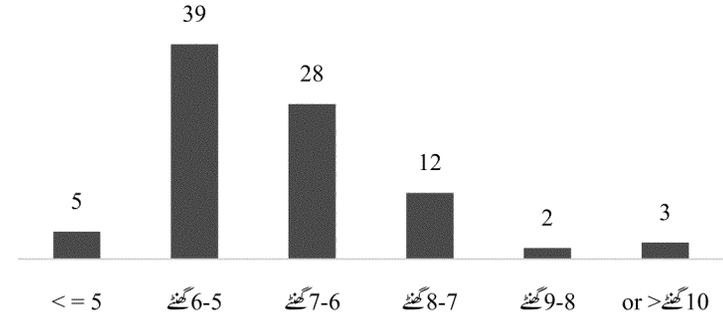




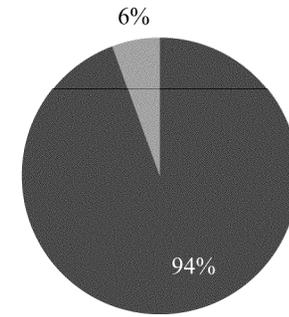
5- فہم و دانش میں اضافے کے لیے مضامین سے اطمینان



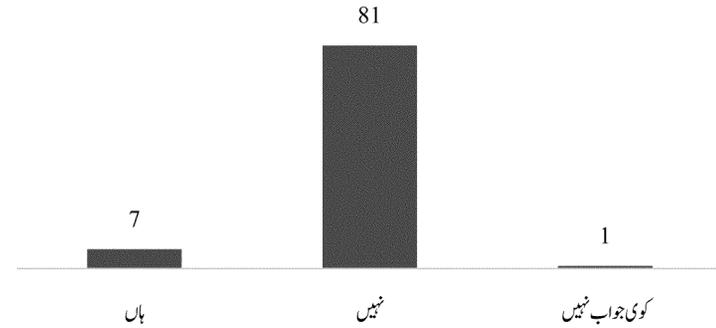
6- پڑھائی کا دورانیہ



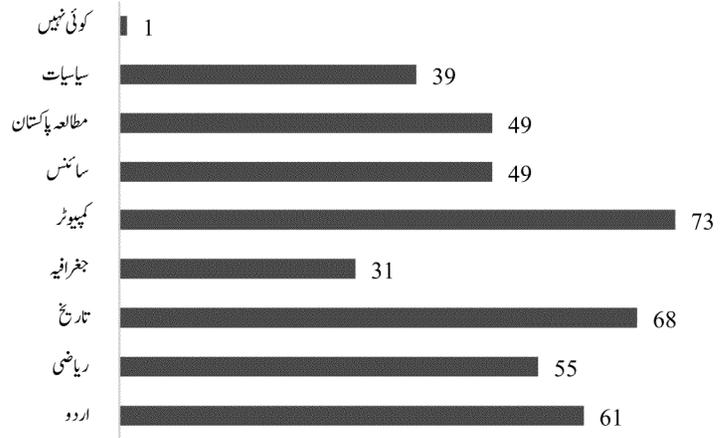
7- پڑھائی کے دورانیے سے اطمینان



8- مضامین اور سماجی تعلقات



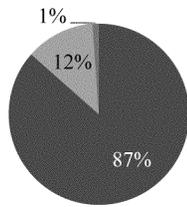
9- نصاب سے ہٹ کر پسندیدہ مضامین



10- مدارس میں ہم نصابی سرگرمیاں



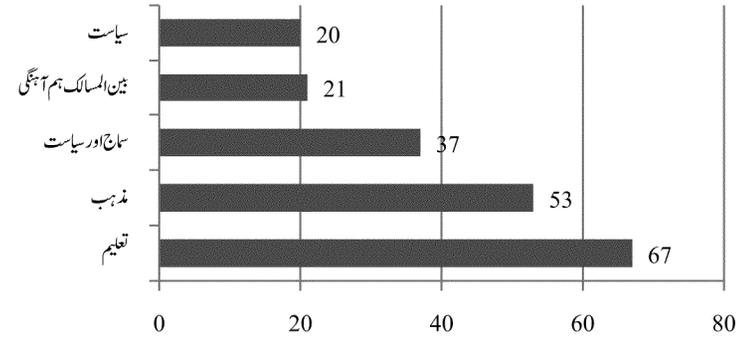
11- مدارس میں مکالمے اور مباحثے کا اہتمام



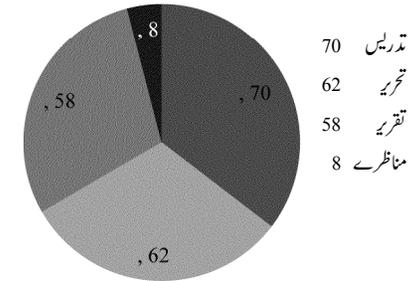
94

93

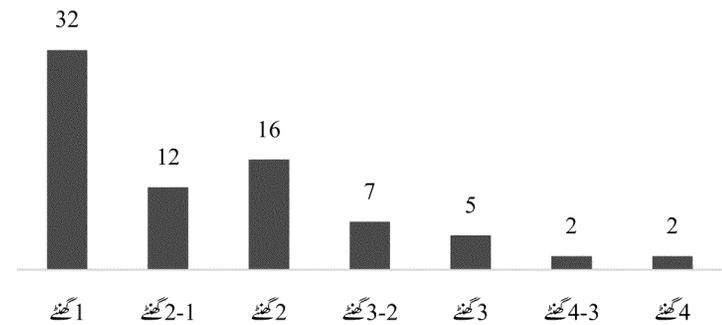
12- مکالمے کے موضوعات



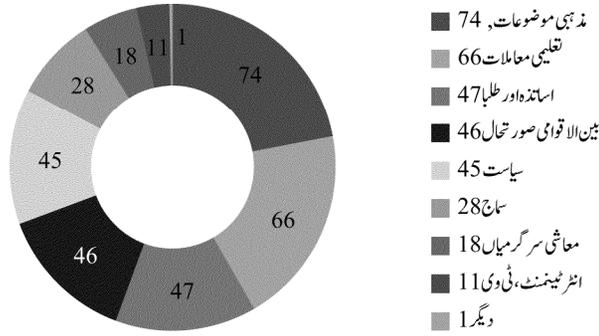
13- پسندیدہ ذریعہ ابلاغ



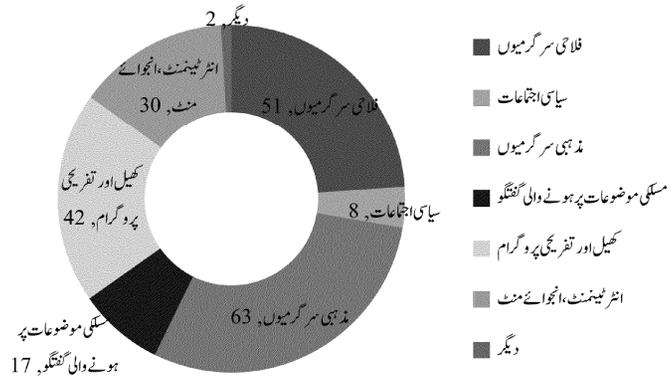
14- ہم نصابی سرگرمیوں کی مدت



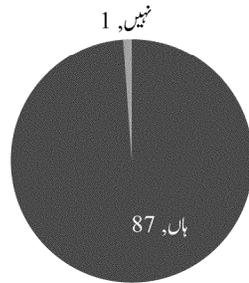
15- اپنے مدرسے کے دیگر اساتذہ سے گفتگو کا موضوع



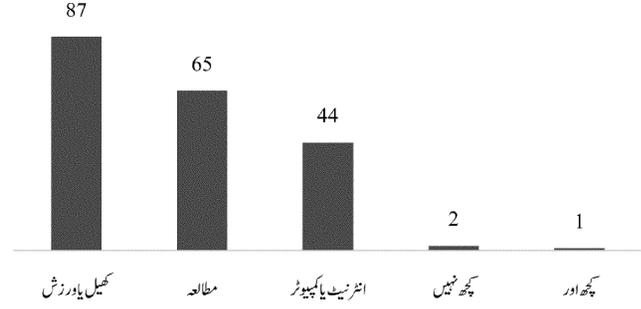
16- غیر نصابی سرگرمیوں کی نوعیت



17- غیر نصابی سرگرمیاں



18- طلبہ کی غیر نصابی سرگرمیوں کی نوعیت

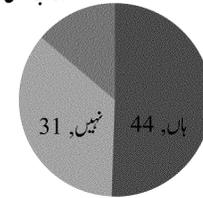


19- پسندیدہ سیاسی جماعت



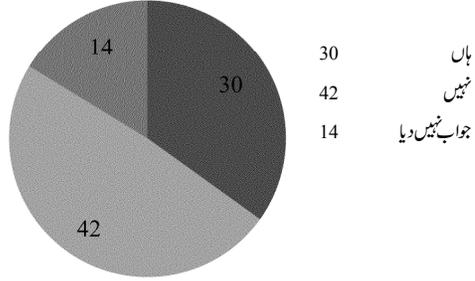
20- طلبہ کو انکے پسندیدہ سیاسی رہنما سے ملاقات کے مواقع

جواب نہیں دیا، 12

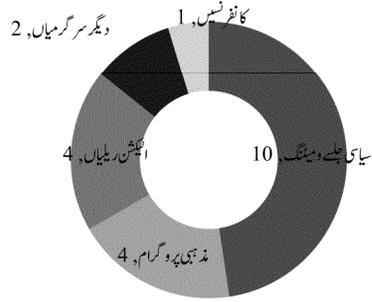


97

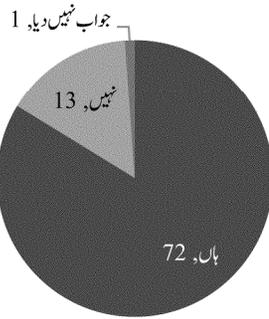
21- اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں شرکت



22- سیاسی سرگرمی کی نوعیت

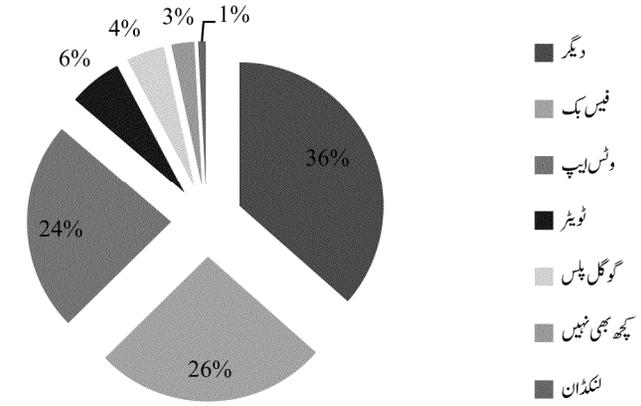


23- سماجی میڈیا کا استعمال

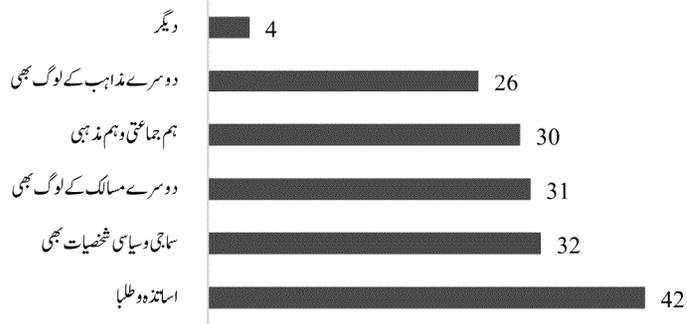


98

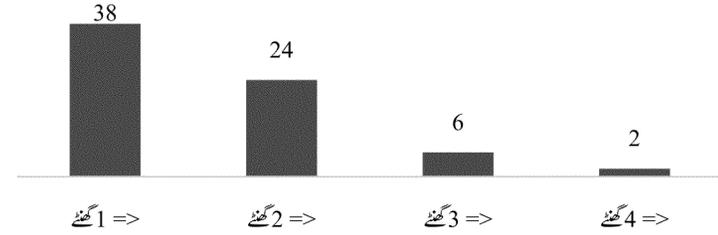
24- سماجی میڈیا کی اقسام



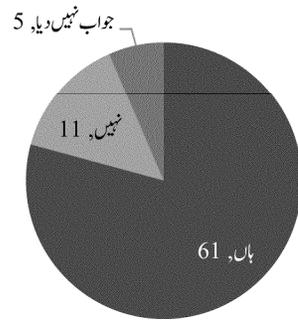
27- سماجی میڈیا پہ دوستوں کی اقسام



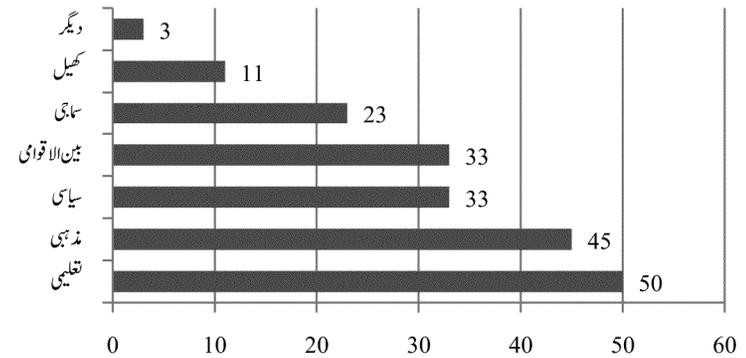
25- سماجی میڈیا پر گزارا وقت



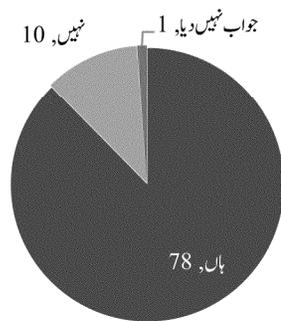
28- سماجی میڈیا: طلبہ کی فکری صلاحیتیں بڑھانے میں کردار



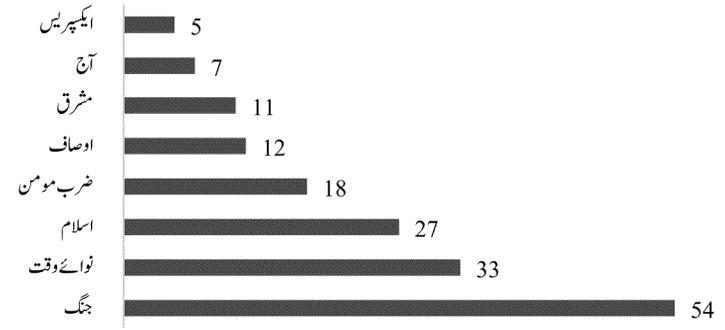
26- سوشل میڈیا پہ گفتگو کے موضوعات



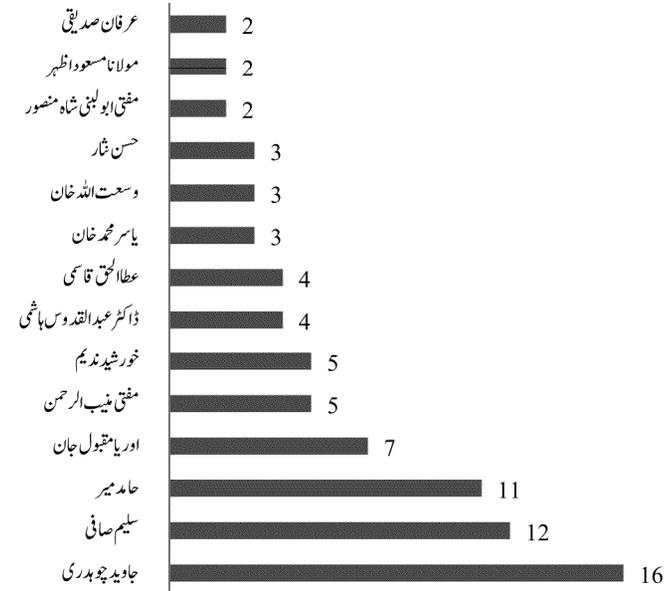
29- اخبار کا مطالعہ



30- اخبارات کے نام جن کا مطالعہ کیا جاتا ہے



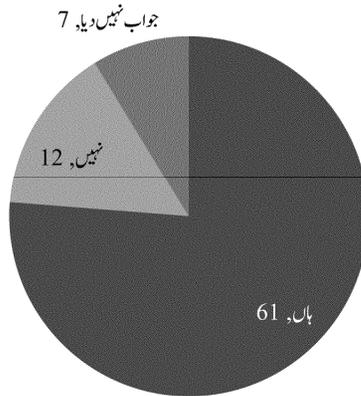
31- پسندیدہ اخباری کالم نگار



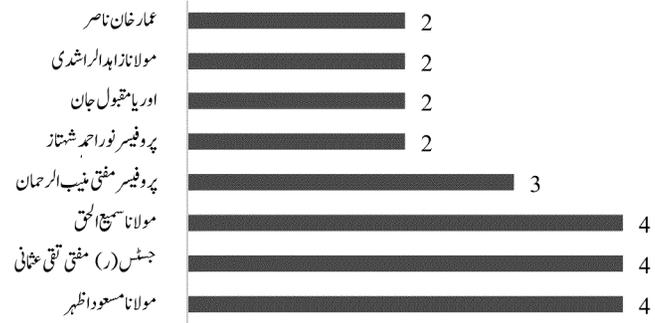
کلیدی افراد جن کا ذکر نہیں کیا گیا، درج ذیل ہیں:

| | |
|------------------------|-------------------------|
| خورشید ندیم | سکار، کالم نگار، اینٹکر |
| عطاء الحق قاسمی | کالم نگار |
| یاسر محمد خان | کالم نگار، ضرب مومن |
| وسعت اللہ خان | کالم نگار |
| حسن نثار | کالم نگار |
| مفتی ابولبنی شاہ منصور | کالم نگار، ضرب مومن |
| مولانا مسعود اظہر | سربراہ جمعیہ محمد |
| عرفان صدیقی | کالم نگار |

32- اسلامی جریدوں کا مطالعہ



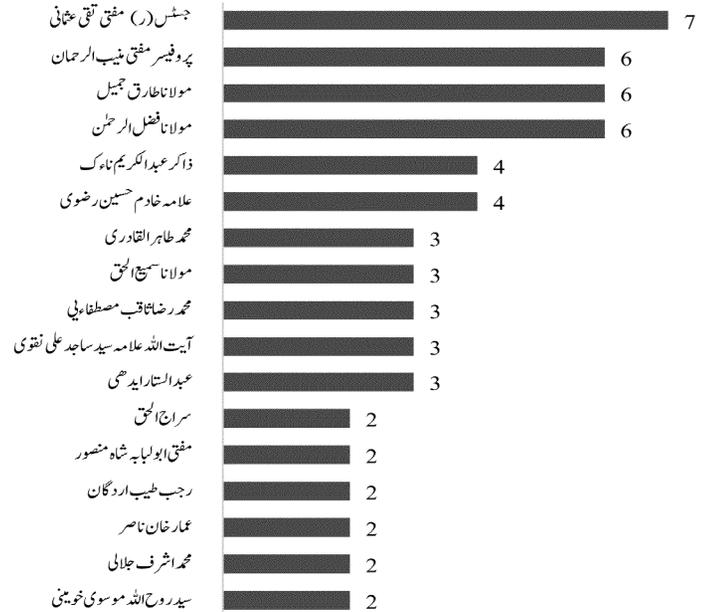
33۔ پسندیدہ مصنف



عمومی طور پر اساتذہ مختلف جریدوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان میں الشریعہ، القاسم، الحق،

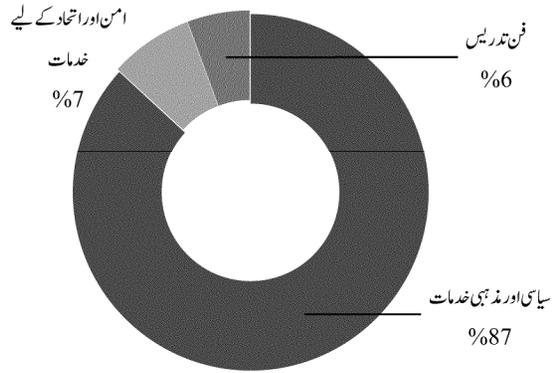
ترجمان القرآن شامل ہیں۔

34۔ موجودہ پسندیدہ شخصیت

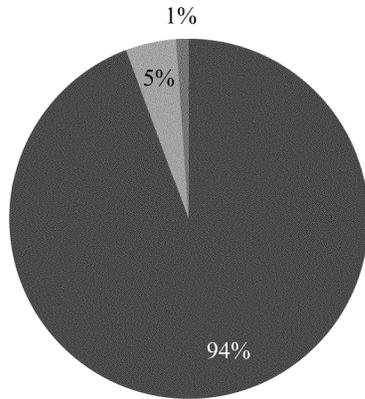


وہ نام جن کا پہلے ذکر نہیں کیا گیا ان میں سے کچھ یہ ہیں: سید روح اللہ موسوی خوینی، ایران کے پہلے راہبر؛ محمد اشرف جلالی؛ رجب طیب اردگان، ترکی کے صدر؛ سراج الحق، امیر جماعت اسلامی۔

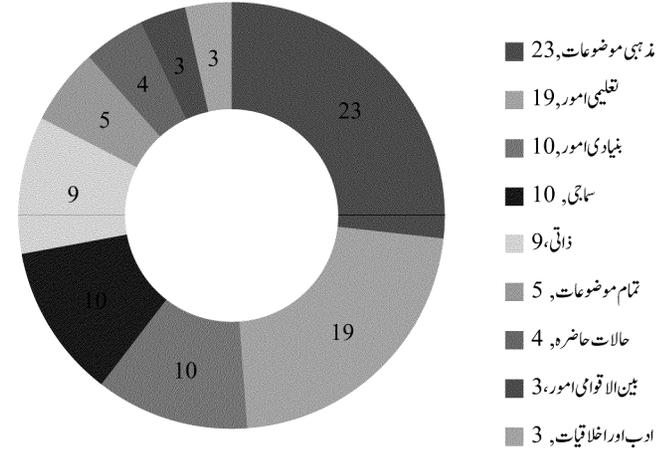
35۔ پسند کرنے کی وجوہات



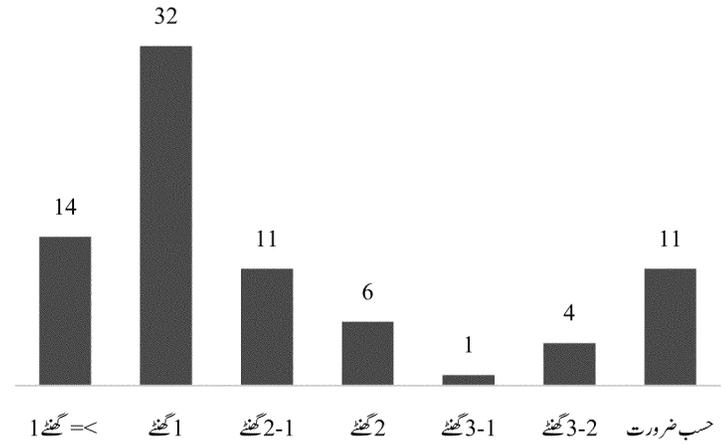
36۔ طلباء کے ساتھ باہمی تعامل

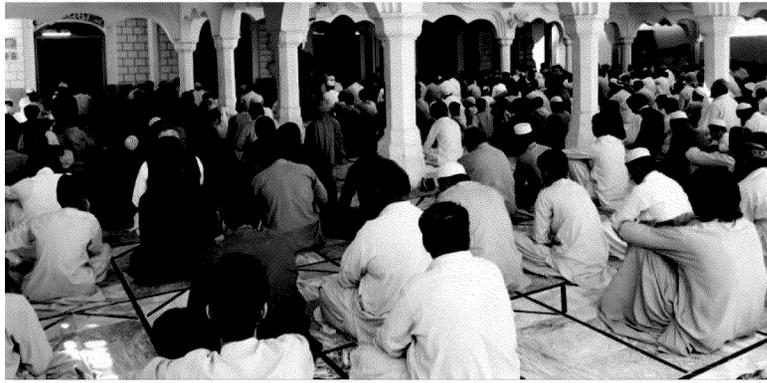


37۔ طلباء کے ساتھ بحث و مباحثہ کا موضوع

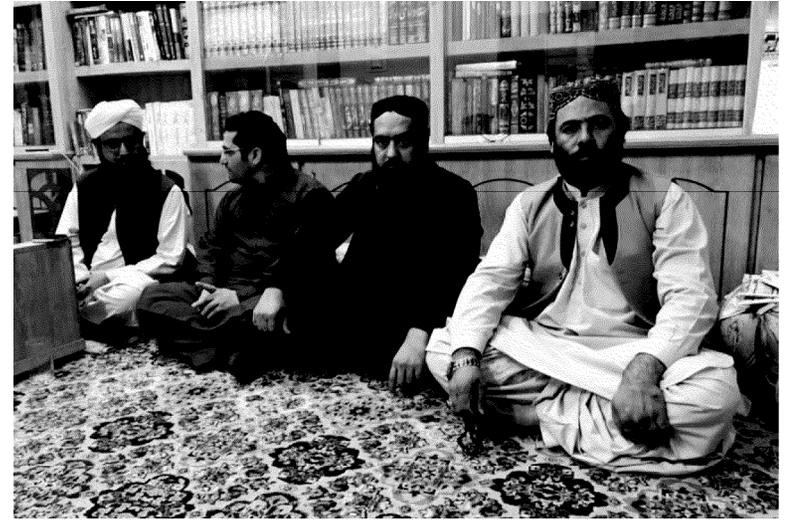


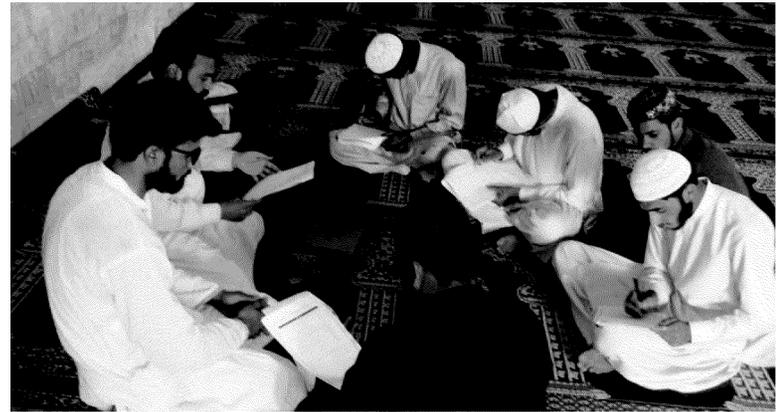
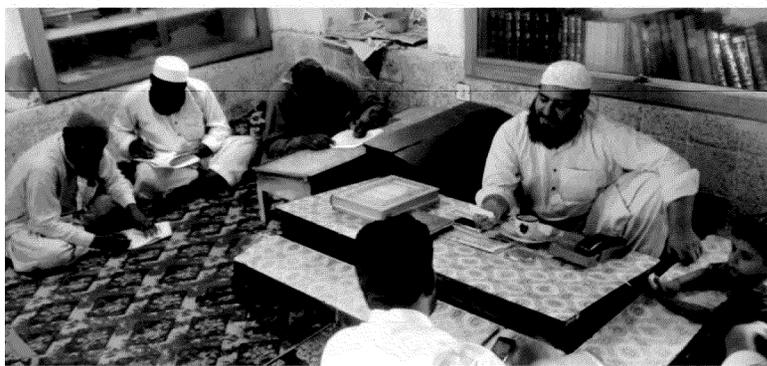
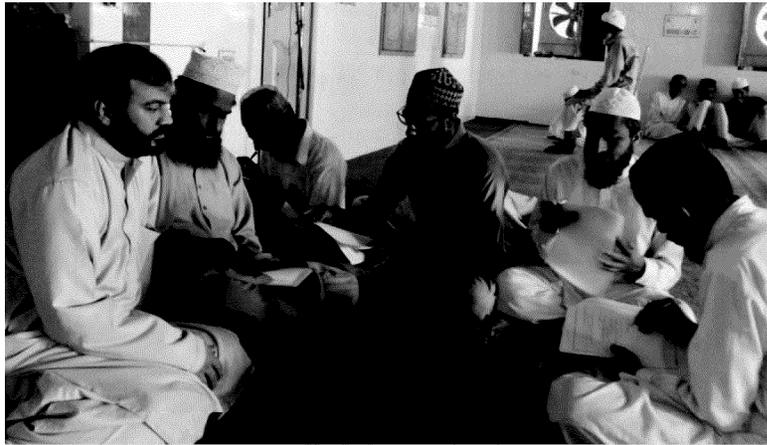
38۔ طلبہ کے ساتھ بیٹھنے کا دورانیہ





تصویرخانه





1: کیا انصاب میں شامل مضامین کو آپ اپنی دینی، تعلیمی ضروریات کے مطابق محسوس کرتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

2: درس نظامی میں آپ کا زیادہ میلان کس مضمون کی طرف ہے؟ (تین آپشن منتخب کئے جاسکتے ہیں)

| | |
|-----------------------------|--|
| قرآن و تفسیر، اصول قرآن پاک | |
| حدیث، اصول حدیث | |
| فقہ، اصول فقہ | |
| علم الکلام | |
| منطق و فلسفہ | |
| معانی بلاغت | |
| صرف و نحو | |
| کوئی اور: | |

3: اگر آپ اپنے دارالعلوم میں نصابی مضامین کے معیار سے مطمئن ہیں، تو کیا یہ آپ کی علمی اور ذہنی استعداد کار بڑھانے میں معاون ہے؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

4: تدریسی مواد پڑھانے کے لئے آپ کے دارالعلوم میں کتنا دورانیہ مختص ہے؟

| | |
|-------------------------|--|
| پانچ گھنٹے سے کم | |
| پانچ سے چھ گھنٹے | |
| چھ سے سات گھنٹے | |
| سات سے آٹھ گھنٹے | |
| آٹھ سے نو گھنٹے | |
| دس گھنٹے یا اس سے زیادہ | |

سوالنامہ برائے طلبہ

سوالنامہ: برائے طلبہ

آپ کی رائے جانچنے کے لئے یہ سر دے پاک انسٹی ٹیوٹ فار جیس سٹڈیز (PIPS) کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ ایک آزاد تحقیقی ادارہ ہے جو پاکستان میں سماجی اور نظری موضوعات پر تحقیق کرتا ہے۔ اس ادارے کے بارے میں مزید معلومات اس کی ویب سائٹ www.pakpips.com سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

سوالات کے جوابات دینے سے پہلے اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ ان سوالات کے جوابات اپنی رائے کے مطابق صحیح اور رضا کارانہ طور پر دے رہے ہیں۔ جو سوال سمجھ میں نہ آئے وہ آپ سروے کرنے والے کارکن سے سمجھ سکتے ہیں۔ اگر ابہام باقی رہے، تو پبلک آپ جواب مت دیں۔ باقی سوالات کے جوابات بھی آپ کی مرضی پر ہی منحصر ہیں۔

جواب دہندہ کے بارے میں

نام طالب علم:

(اگر نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے تو نمبر کا استعمال کریں)

عمر: _____ خلیع: _____ صوبہ: _____

تعلیمی درجہ: _____

آپ مدرسے کے امتحانات میں عمومی طور پر کتنے نمبر لیتے ہیں؟

| | |
|---------------------|--|
| ۱۰۰ فیصد | |
| ۹۰ تا ۱۰۰ فیصد | |
| ۸۰ تا ۹۰ فیصد | |
| ۷۰ تا ۸۰ فیصد | |
| ۶۰ تا ۷۰ فیصد | |
| ۵۰ فیصد یا اس سے کم | |
| کوئی اور: | |

دستخط: _____

10: تدریس کے علاوہ آپ کے دارالعلوم میں ہم نصابی سرگرمیاں کون کون سی ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| مطالعہ | |
| بحث مباحثہ | |
| ہرم ادب | |
| کوئی بھی نہیں | |

11: کیا آپ کے دارالعلوم میں طلباء کے آپس میں مباحثوں کا اہتمام کیا جاتا ہے؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

12: اگر "ہاں" تو آپ کے دارالعلوم میں کن موضوعات پر مباحثوں کا اہتمام کیا جاتا ہے؟

| | |
|---------------------|--|
| مذہب | |
| سیاست | |
| معاشرت | |
| تعلیم | |
| بین لسانیات موضوعات | |

13: دعوت و تبلیغ کے کس ذریعہ کو زیادہ پسند کرتے ہیں؟

| | |
|--------|--|
| تحریر | |
| تدریس | |
| تقریر | |
| مناظرہ | |

5: کیا آپ تدریسی دورانیے سے مطمئن ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

6: کیا آپ کے نصاب میں ایسا کوئی مواد ہے جو آپ کو دیگر مذاہب اور مسالک سے سماجی روابط رکھنے میں منع کرتا ہے؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

7: اگر "ہاں"، کو نیشال دیں:

8: اگر "نہیں"، تو کیا آپ تعلق رکھنا پسند کرتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

9: درج ذیل مضامین میں آپ کس مضمون کی تعلیم میں دلچسپی رکھتے ہیں؟

| | |
|----------------|--|
| اردو | |
| ریاضی | |
| تاریخ | |
| جغرافیہ | |
| کمپیوٹر | |
| سائنس | |
| مطالعہ پاکستان | |
| سیاسیات | |
| کوئی بھی نہیں | |

ج- غیر نصابی سرگرمیوں کے بارے میں

14: کیا آپ کے دارالعلوم میں غیر نصابی سرگرمیوں (کھیل، مطالعہ، کمپیوٹر یا دیگر ذہنی و جسمانی) کا اہتمام ہے؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

15: اگر سوال کا جواب "ہاں" ہے، تو ان کی نوعیت کیا ہے؟ (نوٹ: ایک سے زائد آپشن استعمال کئے جاسکتے ہیں۔)

| | |
|------------------|--|
| کھیل کود، ورزش | |
| کتاب بینی | |
| کمپیوٹر، انٹرنیٹ | |
| کچھ بھی نہیں | |
| کچھ اور: | |
| جواب نہیں دیا | |

16: مذکورہ بالا سوال کا جواب اگر "ہاں" ہے، غیر نصابی سرگرمیوں کے لئے کتنا وقت مختص کرتے ہیں؟

17: آپ کے دارالعلوم کے دیگر طلباء کے ساتھ زیادہ تر کن موضوعات پر بات چیت ہوتی ہے؟ (نوٹ: ایک سے زائد آپشن استعمال کئے جاسکتے ہیں۔)

| | |
|---|--|
| مذہبی موضوعات | |
| دنیا کے حالات | |
| سیاست | |
| معاشرت | |
| معاشری سرگرمیوں سے متعلق موضوعات | |
| دوستوں اور اساتذہ سے متعلق گفتگو | |
| تعلیمی امور پر گفتگو | |
| تفریحی سرگرمیوں / ٹی وی وغیرہ کے پروگراموں سے متعلق | |
| کچھ اور: | |
| جواب نہیں دیا | |

18: دورانِ تعلیم آپ کس طرح کی غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں؟

| | |
|--|--|
| فلاحی سرگرمیاں | |
| سیاسی تنظیموں کے جلوس میں شرکت | |
| مذہبی پروگراموں میں شرکت مثلاً محفلِ نعت، کانفرنس، وغیرہ | |
| مسکلی عنوانات پر ہونے والوں میں شرکت | |
| تفریح اور کھیلوں کے پروگرام | |
| سیر و سیاحت | |
| کچھ اور: | |
| جواب نہیں دیا | |

19: آپ کس سیاسی جماعت کو از پادہ پسند کرتے ہیں؟

| | |
|------------------------|--|
| جمیت علماء اسلام | |
| جمیت علماء پاکستان | |
| جمیت اہل حدیث پاکستان | |
| تحریک اسلامی پاکستان | |
| مجلس وحدت مسلموں | |
| اہل سنت والجماعت | |
| جماعت اہل سنت | |
| جماعت اسلامی | |
| پاکستان مسلم لیگ (نون) | |
| پاکستان تحریک انصاف | |
| پاکستان پیپلز پارٹی | |
| کوئی اور: | |
| جواب نہیں دیا | |

20: کیا آپ کو اپنے دارالعلوم میں اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کے راہنماؤں سے روابط کا موقع ملتا ہے؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

21: آپ اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

22: مذکورہ بالا سوال کا جواب اگر "ہاں" میں ہے تو آپ کو کسی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں؟

د۔ سوشل میڈیا کے بارے میں

23: کیا آپ سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں؟ (سوشل میڈیا: فیس بک، ٹویٹر، گوگل پلس، لنکڈان، ویس ایپ، YouTube وغیرہ)

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

24: سوشل میڈیا میں آپ کا پسندیدہ میڈیم کیا ہے؟ (پہلی دو ترجیحات پر نشان لگائیں۔)

| | |
|---------------|--|
| فیس بک | |
| ٹویٹر | |
| گوگل پلس | |
| لنکڈان | |
| ویس ایپ | |
| کوئی اور: | |
| کوئی بھی نہیں | |

25: سوشل میڈیا کو کتنا وقت دیتے ہیں؟

| | |
|--------------------------|--|
| ایک گھنٹہ یا اس سے کم | |
| ایک سے دو گھنٹے | |
| تین سے چار گھنٹے | |
| چار گھنٹے یا اس سے زیادہ | |

26: سوشل میڈیا میں کن موضوعات پر توجہ رہتی ہے؟

| | |
|-----------------|--|
| مذہبی موضوعات | |
| سیاست | |
| کھیل | |
| معاشرت | |
| تعلیمی اور علمی | |
| عالمی حالات | |
| کچھ اور: | |

27: سوشل میڈیا پر آپ کے دوستوں کی نوعیت کیا ہے؟

| | |
|--|--|
| زیادہ دوست ہم جماعت یا دارالعلوم سے ہیں | |
| دیگر مدارس کے اساتذہ اور طلباء بھی دوست ہیں | |
| دیگر مسالک کے افراد بھی دوستوں میں ہیں | |
| دیگر مذاہب کے لوگ بھی دوستوں میں ہیں | |
| سماجی، سیاسی اور معاشرتی شخصیات بھی دوست ہیں | |
| کچھ اور: | |

28: کیا انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا آپ کے علمی اور ذہنی استعداد کار بڑھانے میں بھی معاون ہے؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

خبر و نظر کے بارے میں

29: کیا آپ اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

30: اگر سوال کا جواب "ہاں" ہے، آپ عام طور پر کس اخبار کو پڑھتے ہیں؟

| | |
|-----------|--|
| جنگ | |
| نوائے وقت | |
| اوصاف | |
| آج | |
| مشرق | |
| ضرب مومن | |
| اسلام | |
| کوئی اور: | |

31: آپ کا پسندیدہ کالم نگار یا مضمون نگار کون ہے؟

32: کیا آپ کسی اسلامی جریدے کا مطالعہ کرتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

33: اگر سوال کا جواب "ہاں" ہے، آپ کس جریدے / ماہنامے کا مطالعہ کرتے ہیں؟

| | |
|-----------|--|
| | |
| | |
| | |
| | |
| | |
| | |
| کوئی اور: | |

34: اسلامی میگزین میں آپ کو کس کے مضامین زیادہ پسند ہیں؟

35: آپ کے پسندیدہ شعاریا توں:

36: ہم عصر شخصیات میں کون سی ایسی شخصیات ہیں جن سے آپ متاثر ہیں؟

37: مذکورہ شخصیات سے متاثر ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

اساتذہ سے میل جول کے بارے میں

38: کیا آپ تعلیمی دورانیے کے بعد اپنے اساتذہ کرام کے ساتھ محفل رکھتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

39: اساتذہ کے ساتھ آپکی محفل میں کن موضوعات پر بات چیت ہوتی ہیں؟

40: اساتذہ کے ساتھ آپکی محفل کا عمومی دورانیہ کتنا ہوتا ہے؟

آپ نے یہ سروے مکمل کرنے میں ہماری مدد کی اور اپنا قیمتی دیا۔
آپ کا بہت شکریہ!

سوالنامہ برائے اساتذہ

سوالنامہ: برائے اساتذہ کرام

آپ کی رائے جانچنے کے لئے یہ سروے پاک انسٹی ٹیوٹ فار پیپس سٹڈیز (PIPS) کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ ایک آزاد تحقیقی ادارہ ہے جو پاکستان میں سماجی اور نظری موضوعات پر تحقیق کرتا ہے۔ اس ادارے کے بارے میں مزید معلومات اس کی ویب سائٹ www.pakpips.com سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

سوالات کے جوابات دینے سے پہلے اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ ان سوالات کے جوابات اپنی رائے کے مطابق صحیح اور رضا کارانہ طور پر دے رہے ہیں۔ جو سوال سمجھ میں نہ آئے وہ آپ سروے کرنے والے کارکن سے سمجھ سکتے ہیں۔ اگر ابہام باقی رہے، تو پینک آپ جو اب مت دیں۔ باقی سوالات کے جوابات بھی آپ کی مرضی پر ہی منحصر ہیں۔

جو اب ہندہ کے بارے میں

نام اساتذہ:

(اگر نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے تو نمبر کا استعمال کریں)

عمر:

ضلع:

صوبہ:

تعلیمی درجہ:

آپ کے طلبہ مدرسے کے امتحانات میں عمومی طور پر کتنے نمبر لیتے ہیں؟

| | |
|---------------------|--|
| ۱۰۰ فیصد | |
| ۹۰ تا ۹۹ فیصد | |
| ۸۰ تا ۸۹ فیصد | |
| ۷۰ تا ۷۹ فیصد | |
| ۶۰ تا ۶۹ فیصد | |
| ۵۰ تا ۵۹ فیصد | |
| ۵۰ فیصد یا اس سے کم | |
| کوئی اور: | |

دستخط:

۱- نصاب کے بارے میں

1: کیا آپ اپنے مدرسہ کے نصاب میں شامل مضامین کو آپ اپنی دینی، تعلیمی ضروریات کے مطابق محسوس کرتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

2: درس نظامی میں آپ کے طلبہ کا زیادہ میاں ان کس مضمون کی طرف ہے؟ (تین آپشن منتخب کئے جاسکتے ہیں)

| | |
|-----------------------------|--|
| قرآن و تفسیر، اصول قرآن پاک | |
| حدیث، اصول حدیث | |
| فقہ، اصول فقہ | |
| علم الکلام | |
| منطق و فلسفہ | |
| معانی بلاغت | |
| صرف و نحو | |
| کوئی اور: | |

3: اگر آپ اپنے دارالعلوم میں نصابی مضامین کے معیار سے مطمئن ہیں، تو کیا یہ آپ کے طلبہ کی علمی اور ذہنی استعداد کار بڑھانے میں معاون ہے؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

4: تدریسی مواد پڑھانے کے لئے آپ کے دارالعلوم میں کتنا دورانیہ مختص ہے؟

| | |
|------------------|--|
| پانچ گھنٹے سے کم | |
| پانچ سے چھ گھنٹے | |
| چھ سے سات گھنٹے | |

| | |
|----------------|--|
| مطالعہ پاکستان | |
| سیاست | |
| کوئی بھی نہیں | |

ب۔ ہم نصابی سرگرمیوں کے بارے میں

10: تدریس کے علاوہ آپ اپنے طلبہ کو کوئی ہم نصابی سرگرمیاں کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| مطالعہ | |
| بحث مباحثہ | |
| بزم ادب | |
| کوئی بھی نہیں | |

11: کیا آپ اپنے طلبہ کے درمیان مختلف عنوانات پر مباحثے منعقد کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

12: اگر "ہاں"، تو آپ کے دارالعلوم میں کن موضوعات پر مباحثوں کا اہتمام کیا جاتا ہے؟

| | |
|---------------------|--|
| مذہب | |
| سیاست | |
| معاشرت | |
| تعلیم | |
| بین الممالک موضوعات | |

13: آپ دعوت و تبلیغ کے کس ذریعہ کو زیادہ پسند کرتے ہیں؟

| | |
|--------|--|
| تحریر | |
| تدریس | |
| تقریر | |
| مناظرہ | |

| | |
|-------------------------|--|
| سات سے آٹھ گھنٹے | |
| آٹھ سے نو گھنٹے | |
| دس گھنٹے یا اس سے زیادہ | |

5: کیا آپ اس تدریسی دورانیے سے مطمئن ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

6: کیا آپ اپنے طلبہ کو کوئی ایسا مواد پڑھاتے یا اس سے متعلق آگاہی دیتے ہیں جو طلبہ کو دیگر مذاہب اور مسالک سے

سماجی روابط رکھنے میں منع کرتا ہے؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

7: اگر "ہاں" کوئی مثال دیں:

8: اگر "نہیں"، تو کیا آپ اپنے طلبہ کو مختلف مذاہب و مسالک کے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے کی اجازت دیتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

9: درج ذیل مضامین میں سے کون سے ایسے مضامین ہیں جنکی تعلیم طلبہ کو دی جانی ضروری ہے؟

| | |
|---------|--|
| اردو | |
| ریاضی | |
| تاریخ | |
| جغرافیہ | |
| کمپیوٹر | |
| سائنس | |

ج- غیر نصابی سرگرمیوں کے بارے میں

14: کیا آپ اپنے طلبہ کو غیر نصابی سرگرمیوں (کھیل، مطالعہ، کمپیوٹر یا دیگر ذہنی و جسمانی) میں حصہ لینے کی اجازت دیتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

15: اگر سوال کا جواب "ہاں" ہے، تو ان کی نوعیت کیا ہے؟ (نوٹ: ایک سے زائد آپشن استعمال کئے جاسکتے ہیں۔)

| | |
|------------------|--|
| کھیل کود، ورزش | |
| کتاب بینی | |
| کمپیوٹر، انٹرنیٹ | |
| کچھ بھی نہیں | |
| کچھ اور: | |
| جواب نہیں دیا | |

16: اگر مذکورہ بالا سوال کا جواب "ہاں" ہے، تو آپ غیر نصابی سرگرمیوں کے لئے کتنا وقت مختص کرتے ہیں؟

17: دارالعلوم کے اساتذہ زیادہ تر آپس میں کن موضوعات پر بات چیت کرتے ہیں؟ (نوٹ: ایک سے زائد آپشن استعمال کئے جاسکتے ہیں۔)

| | |
|---|--|
| مذہبی موضوعات | |
| دنیا کے حالات | |
| سیاست | |
| معاشرت | |
| معاشرتی سرگرمیوں سے متعلق موضوعات | |
| علماء و طلبہ سے متعلق گفتگو | |
| تعلیمی امور پر گفتگو | |
| تفریحی سرگرمیوں / ٹی وی وغیرہ کے پروگراموں سے متعلق | |
| کچھ اور: | |
| جواب نہیں دیا | |

18: دورانِ تعلیم آپ کے طلبہ کس طرح کی غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہتے ہیں؟

| | |
|--|--|
| فلا جی سرگرمیاں | |
| سیاسی تنظیموں کے جلوس میں شرکت | |
| مذہبی پروگراموں میں شرکت مثلاً محفلِ نعت، کانفرنس، وغیرہ | |
| مسکلی عنوانات پر ہونے والے جلسوں میں شرکت | |
| تفریح اور کھیلوں کے پروگرام | |
| سیر و سیاحت | |
| کچھ اور: | |
| جواب نہیں دیا | |

19: کس سیاسی جماعت کو آپ زیادہ پسند کرتے ہیں؟

| | |
|------------------------|--|
| جمیت علماء اسلام | |
| جمیت علماء پاکستان | |
| جمیت اہل حدیث پاکستان | |
| تحریک اسلامی پاکستان | |
| مجلس وحدت المسلمین | |
| اہل سنت و الجماعت | |
| جماعت اہل سنت | |
| جماعت اسلامی | |
| پاکستان مسلم لیگ (نون) | |
| پاکستان تحریک انصاف | |
| پاکستان پیپلز پارٹی | |
| کوئی اور: | |
| جواب نہیں دیا | |

20: کیا آپ اپنے طلبہ کو اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کے راہنماؤں سے روابط رکھنے اور دارالعلوم میں لانے کا موقع دیتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

21: آپ اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

22: مذکورہ بالا سوال کا جواب اگر "ہاں" ہے تو آپ کو کسی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں؟

د۔ سوشل میڈیا کے بارے میں

23: کیا آپ سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں؟

(سوشل میڈیا: فیس بک، ٹویٹر، گوگل پلس، لنکڈان، وٹس ایپ، YouTube وغیرہ)

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

24: سوشل میڈیا میں آپ کا پسندیدہ میڈیم کیا ہے؟

(پہلی دو ترجیحات پر نشان لگائیں۔)

| | |
|---------------|--|
| فیس بک | |
| ٹویٹر | |
| گوگل پلس | |
| لنکڈان | |
| وٹس ایپ | |
| کوئی اور: | |
| کوئی بھی نہیں | |

25: سوشل میڈیا کو کتنا وقت دیتے ہیں؟

| | |
|--------------------------|--|
| ایک گھنٹہ یا اس سے کم | |
| ایک سے دو گھنٹے | |
| تین سے چار گھنٹے | |
| چار گھنٹے یا اس سے زیادہ | |

26: سوشل میڈیا میں کن موضوعات پر توجہ رہتی ہے؟

| | |
|-----------------|--|
| مذہبی موضوعات | |
| سیاست | |
| کھیل | |
| معاشرت | |
| تعلیمی اور علمی | |
| عالمی حالات | |
| کچھ اور: | |

27: سوشل میڈیا پر آپ کے دوستوں کی نوعیت کیا ہے؟

| | |
|--|--|
| زیادہ دوست ہم جماعت یا دارالعلوم سے ہیں | |
| دیگر مدارس کے اساتذہ اور طلباء بھی دوست ہیں | |
| دیگر مسالک کے افراد بھی دوستوں میں ہیں | |
| دیگر مذاہب کے لوگ بھی دوستوں میں ہیں | |
| سماجی، سیاسی اور معاشرتی شخصیات بھی دوست ہیں | |
| کچھ اور: | |

28: کیا انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا آپ اور آپ کے طلبہ کے علمی اور ذہنی استعداد کار بڑھانے میں بھی معاون ہے؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

29: کیا آپ اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

30: اگر سوال کا جواب "ہاں" ہے، تو آپ عام طور پر کس اخبار کو پڑھتے ہیں؟

| | |
|-----------|--|
| جنگ | |
| نوائے وقت | |
| اوصاف | |
| آج | |
| مشرق | |
| ضرب مومن | |
| اسلام | |
| کوئی اور: | |

31: آپ کا پسندیدہ کالم نگار یا مضمون نگار کون ہے؟

32: کیا آپ کسی اسلامی جریدے کا مطالعہ کرتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

33: اگر سوال کا جواب "ہاں" ہے، آپ کس جریدے / ماہنامے کا مطالعہ کرتے ہیں؟

34: اسلامی میگزین میں آپ کو کس کے مضامین زیادہ پسند ہیں؟

35: آپ کے پسندیدہ موضوعات کون سے ہیں؟ جن سے متعلق آپ اکثر مطالعہ کرتے ہیں۔

36: ہم عصر شخصیات میں کون سی ایسی شخصیات ہیں جن سے آپ متاثر ہیں؟

37: مذکورہ شخصیات سے متاثر ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

طلبہ سے میل جول کے بارے میں

38: کیا آپ تعلیمی دورانیے کے بعد اپنے طلبہ کو اپنے ساتھ ملنے اور بات چیت کا موقع فراہم کرتے ہیں؟

| | |
|---------------|--|
| ہاں | |
| نہیں | |
| جواب نہیں دیا | |

39: تعلیمی دورانیے کے علاوہ طلبہ آپ کے ساتھ کن موضوعات پر بات چیت کرتے ہیں؟

40: طلبہ کے ساتھ آپ کی محفل کا عمومی دورانیہ کتنا ہوتا ہے؟

آپ نے یہ سروے مکمل کرنے میں ہماری مدد کی اور ہمیں اپنا قیمتی وقت فراہم کیا۔
آپ کا بہت شکریہ

| | | | | |
|-----|----------------------------|----------|----------------|--------------|
| 22. | جامعہ اشراعیہ | پشاور | خیبر پختونخواہ | اہل حدیث |
| 23. | دانش گاہ امام خمینی | گلگت | گلگت بلتستان | شیعہ |
| 24. | جامعہ نصرت العلوم | گلگت | گلگت بلتستان | دیوبندی |
| 25. | جامعہ اسلامیہ | کوئٹہ | بلوچستان | دیوبندی |
| 26. | جامعہ غوثیہ رزویہ | کوئٹہ | بلوچستان | بریلوی |
| 27. | جامعہ ناصر یہ | مستونگ | بلوچستان | دیوبندی |
| 28. | مطلع العلوم | کوئٹہ | بلوچستان | دیوبندی |
| 29. | جامعہ امام صادق | کوئٹہ | بلوچستان | شیعہ |
| 30. | جامعہ ابی بکر | کراچی | سندھ | اہل حدیث |
| 31. | جامعہ مجدد | کراچی | سندھ | اہل حدیث |
| 32. | دارالعلوم | کراچی | سندھ | اہل حدیث |
| 33. | جامعہ نعمانیہ | کراچی | سندھ | دیوبندی |
| 34. | دارالعلوم جامعہ خیر العلوم | خیبر پور | سندھ | دیوبندی |
| 35. | جامعہ مقال العلوم | شکار پور | سندھ | دیوبندی |
| 36. | جامعہ ہدایہ | خیبر پور | سندھ | دیوبندی |
| 37. | جامعہ الفلاح | کراچی | سندھ | جماعت اسلامی |
| 38. | دارالعلوم جعفریہ | پشاور | خیبر پختونخواہ | اہل تشیع |
| 39. | جامعہ غوثیہ مدنیہ | پشاور | خیبر پختونخواہ | بریلوی |
| 40. | امام حسین فاؤنڈیشن | کراچی | سندھ | اہل تشیع |
| 41. | دارالعلوم حنفیہ رضویہ | کراچی | سندھ | بریلوی |
| 42. | دارالہدا | کراچی | سندھ | دیوبندی |
| 43. | جامعہ فیض نورانی | کراچی | سندھ | بریلوی |

مدارس کی فہرست

| نمبر شمار | مدارس کے نام | ضلع | صوبہ | مکتبہ فکر |
|-----------|---------------------------------------|------------|---------------------|--------------|
| 1. | دارالعلوم مکی | میرپور | آزاد جموں اور کشمیر | بریلوی |
| 2. | دارالعلوم جامعہ العلوم اسلامیہ | میرپور | آزاد جموں اور کشمیر | دیوبندی |
| 3. | دارالعلوم گلزار حبیب | میرپور | آزاد جموں اور کشمیر | بریلوی |
| 4. | جامعہ نعیمیہ | لاہور | پنجاب | بریلوی |
| 5. | جامعہ مدینۃ العلم | اسلام آباد | اسلام آباد | اہل تشیع |
| 6. | رضویہ نیا العلوم | لاہور | پنجاب | بریلوی |
| 7. | دارالعلوم مرکز العلوم اسلامیہ، منصورہ | لاہور | پنجاب | جماعت اسلامی |
| 8. | جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن | ملتان | پنجاب | بریلوی |
| 9. | جامعہ اسلامیہ خیر المد | ملتان | پنجاب | بریلوی |
| 10. | جامعہ المنظر | لاہور | پنجاب | اہل تشیع |
| 11. | دارالعلوم محمدیہ، غوثیہ داتا گنگ | لاہور | پنجاب | بریلوی |
| 12. | جامعہ اسلامیہ | راولپنڈی | پنجاب | دیوبندی |
| 13. | جامعہ نعمانیہ نظامیہ | ملتان | پنجاب | دیوبندی |
| 14. | مرکز ابن القاسم | ملتان | پنجاب | اہل حدیث |
| 15. | جامعہ اسلامیہ باب العلوم | لودھراں | پنجاب | دیوبندی |
| 16. | جامعہ مخزن العلوم جعفریہ | ملتان | پنجاب | اہل تشیع |
| 17. | جامعہ سراج العلوم | ڈی اے خان | خیبر پختونخواہ | دیوبندی |
| 18. | جامعہ سید احمد شہید | مانسہرہ | خیبر پختونخواہ | دیوبندی |
| 19. | جامعہ ابو ہریرہ | نوشہرہ | خیبر پختونخواہ | دیوبندی |
| 20. | جامعہ عثمانیہ | پشاور | خیبر پختونخواہ | دیوبندی |
| 21. | جامعہ تدریس القرآن و حدیث | ایبٹ آباد | خیبر پختونخواہ | اہل حدیث |

مدارس میں غیر نصابی سرگرمیاں

طلباء کے سماجی اور تعلیمی رجحانات کا ایک جائزہ



PAK INSTITUTE FOR PEACE STUDIES (PIPS)
P.O Box. No: 2110, Islamabad, Pakistan
Tel: +92-51-8359475-6 Fax: +92-51-8359474
Email: pips@pakpips.com
www.pakpips.com

